

ہر دو عم جناب شاہ محمد عمر و شاہ محمد مظہر اور راقم سطور کے بین استفادہ باطنی حضرت
 مصنف یعنی اپنی برادر کلان سربہی کیا ہی ایک حال اس رسالہ میں نہونا خالی
 غرا بے نہیں لہذا ابتدا اس فصل کی آپ کے ذکر مختصر سربہی ولادت شریف آپ کی
 موضع مغلیورہ قریب مقام سبزی منڈی بیرون شہر دہلی بقاصلہ دو میل شہر
 بست و پنجم شعبان ۱۰۸۰ بارہ سو پینتیس ہجری میں واقع ہوئی آثار صلاح و تقوی
 زمانہ طفولیت آپ کی ذات شریفہ میں پیدا ہوئے صغر سن میں شیرینی تلخی میں فرق نہ
 کرتے تھے ہر شاہدہ حال مذکور آپ کے والد فرماتے تھے کہ یہ فرزند درویش ہوگا آپ
 فرمایا کرتے تھے کہ میں چار سالہ تھا کہ حضرت والد مجھ کو اپنی پیرو مرشد حضرت شاہ
 غلام علی قدس سرہ کی خدمت میں لے گئے تھے ہنوز صورت شریف حضرت شاہ صاحب
 کی خوب یاد ہر برکات صحبت میں سے اب تک ہرہ پائے ان اوسے عمر میں طالبین آپ کے
 گرد بیٹھ کر عرض کرتے ہوں توجہ و بجز آپ کی توجہ سے اونکو تائید ہوتی تھی صغر سن میں سے
 راعب علوم دینیہ واقع ہوئی تھی لہذا بعد حفظ قرآن شریف تحصیل اوائل علوم
 مولانا حبیب اللہ مرحوم سے کی اوسے زمانہ میں کہ عمر فیض پانزدہ سالہ تھی آپ کی
 والد ماجد آپ کو اپنے ہمراہ حرمین شریفین کو لے گئے حج و زیارت سے مشرف ہوئے
 عالم علامہ شیخ محمد عابد انصاری سندھی مدنی سے کہ بڑی محدث و فقیہ تھے سند
 علم حدیث کی حاصل کی اجازت سلسلہ بالادلیہ بلکہ جمیع مرویات شیخ کہ
 کتاب حصر اکتساب دین میں آپ کو دی نمبر مراجعت بلدہ ٹونک میں آپ کے والد ماجد
 کا انتقال ہوا آخر وقت میں آپ کو وصیت کی تھی اتباع سنت و اجتہاد بنیاد اپنی
 اور فرمایا تھا کہ اگر ان کے دروازہ پر جاؤ گے دلیل ہو گے والہا تمہاری دروازہ پر نہ

و تدقیق و نہایت متوق و دوق سے کی تھی تمام رات مطالعہ میں گذر جاتی تھی وقت خلعت
 توجہ اپنے پیرومرشد کے خدمت میں حاضر ہوا کرتے چونکہ اردہام خلاق سو مکان بہر جاتا حضرت
 کی آپ نے نظر رتی اشارہ ہلا کر ایک طرف اپنی مسند کے بٹھا کر پڑی زور و قوت سے توجہ اٹکویہ
 تک دیتی تو اکثر آپ کے پیرومرشد آپ کی طرف خطاب کر کے فرمایا کرتے کہ ہماری توجہ تمہاری بات
 سے موقوف نہیں ہوتی حاضر غائب ایکساں رہتی ہر حالت غیبت میں اپنے والد ماجد سے توجہ
 لیتی ہو پندرہ برس خدمت میں اپنے پیرومرشد حضرت شاہ صاحب کی حاضر رہی آپ کی خاص توجہات سے
 سلوک طریقہ نقش بند یہ مجددیہ نہایت تک طرف مایا نسبت اس خاندان عالیشان کی بہت
 بلند حاصل کی کیفیت ہر مقام آپ پر بخوبی منکشف ہوئی انہارار رجبہ جو آپ کا سالہ ہوا میں
 لکھا کہ حضرت پیرومرشد نے اپنی توجہات سے مقامات مجددی میں بجکوسہ فرار فرمایا ہے استعلا
 ناقص اپنی کیفیت و برکات حالات ہر مقام جدا جدا اسرار و انوار علاحدہ علیحدہ محکم
 دریافت ہوئی بعض اسرار لائق استعارہ میں کہ او کو بیان کا حکم مجھ کو نہیں ہے سبحان اللہ قوت توجہ
 حضرت پیرومرشد کی کیا بیان کیجا تو ہر مقام میں کہ اول توجہ دیتی تھی یوں مکشوف ہوتا تھا کہ اس
 مقام کو اپنے محل سے لاکر چھپ ڈال دیا یا مجھ لاش کو پستی امکان سے اوٹھا کر اس مقام عالمیں
 کر دیا عنایت و شفقت حضرت کی جو اس نازل پر تھی اگر تمام عمر خاکروبی آج کو آستانہ فیض
 نشانہ کی اپنی آنسو نشی کروں عشر عشیر ہی آپ کے حق تربیت کا ادا نہ ہو سکے گریہ میں
 زبان شود ہر سو یک شکر تو از ہزار توانم کردہ ایک روز اپنی از غایت بندہ نوازی اس
 طلب ما کر اپنی قرینہ کر فاتحہ ارواح مبارک حضرات پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم پر پڑ کر متوجہ
 ہوئی دیکھا میں کہ حضرت سید المرسلین صلو اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مجدد الف ثانی

شریف الامین حضرت مجدد حضرت کی جای پر نشتر کہتے ہیں اور اوپر مبارک حضرت محمد
 زہور صفا صابہ سے عرصہ ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم توجہ شریف اس مذوی پر مبذول فرماتے ہیں اس طور سے کہ فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کا بواسطہ حضرت مجدد اس خاکسار پر پہنچتا ہے اور اس ذرہ بے مقدار کو ذرہ اکثر ہے
 ایسی کیفیت عجیب و غریب حاصل ہو کہ نہ قلم کو قوت تحریر نہ محکموں کو قوت منطیر ویر تک لجات
 بیہوشی دریک نسبت خاصہ میں ڈوبار یا اور انہیں ایام میں بروز عید قربان مجمع عالم میں
 اس سگ استانہ کو دستار و کلاہ و پیر میں خاص اپنے دست شریف سے پہنایا اور اجازت
 خلافت مطلقہ سے معزز فرمایا الحمد للہ برکت توجہ و عنایت حضرت پیر و سنگیر سے مناسبت سے
 نسبت اس خاندان کی حاصل ہوئی حق تعالیٰ قادر ہے کہ انتہائی مناعہ دل ملی نہ ہو عبادت
 حضرت مصنف قدس سرہ کی آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت صاحب ابی محکم بشارت سیر مرادی
 اور مشرب محمدی کی دینی باجملہ آپ کے پیروم شد یعنی حضرت شاہ صاحب کو نزدیک مرتبہ آپکا
 اپنی خلفا میں بہت بڑا تہا ہزاروں مرید سیکڑوں خلفا میں چار خلفا کو امتیاز دیا تھا حضرت
 شاہ ابو سعید مجددی والد حضرت مصنف دوسرے حضرت مصنف تیسرے جناب شاہ روضہ
 مجددی چوتھے حضرت مولوی بشارت اللہ بڑا چچ رحمۃ اللہ علیہم چنانچہ یہ امتیاز مکتوبات
 شاہ صاحب سے ظاہر ہے اپنی خلفا کو احوال مقامات میں تعلیم خود حضرت شاہ صاحب نے لکھی ہیں اول
 نام آپ کے والد کا لکھا ہے بعد نام آپکا چنانچہ آپکا حال بہت شریف یوں لکھا ہے کہ حضرت احمد
 سعید فرزند حضرت ابو سعید علم و عمل و حفظ قرآن مجید و احوال نسبت شریفہ میں آپ والد
 جد کے قریب ہیں اور یہ بھی بدست شریف لکھا ہے حضرت احمد سعید فرزند حضرت ابو
 سعید حافظ و عالم و فاضل امیر والد ماجد کم نہیں من احازت تعلیم طریقہ کی فقہ سوائے ائمہ حنفی

م
 یہاں اردو
 لکھا ۱۲ سن

تمام سہولی عبارت حضرت شاہ صاحب کی مولوی محمد جان رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت شاہ صاحب
 کے بزرگ خلیفہ صاحب ارشاد مکہ معظمہ میں رہے اور وہیں رحلت کی نقل کرتے ہوئے کہ حضرت شاہ صاحب
 آپ کی تعریف بلند استعدادی و توصیف سرعت سیر و سلوک بہت فرماتی تھی یہاں تک کہ ایجاب
 میں حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر تھا والد ماجد آپ کے اور آپ بھی حاضر تھے کہ حضرت
 شاہ صاحب فی بجانب حاضریں مٹا ہو کر فرمایا کہ ان دونوں میں کون عالی مرتبہ اور فاضل معلوم
 ہوتا ہو کسی نے کچھ جواب دیا آخر خود ہی فرمایا کہ میری نظر میں سپر بہتر ہے ہر آپ کو والد
 ماجد فرماتی تھی کہ حضرت شاہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مجھ ناکس سے چار شخص ظہور میں آئے ابو سعید
 احمد سعید رؤف احمد بشارت اللہ حضرت شاہ صاحب فی انہی کتابات میں زیب قلم فرمایا ہے
 حضرت ابو سعید حضرت احمد سعید حضرت رؤف احمد مولوی بشارت اللہ میری سرگزیدہ صحابہ
 ہیں اور لکھا ہی ہے حضرت ابو سعید اسعد ہم اللہ سبحانہ احمد سعید حبلہ اللہ محمود
 رؤف احمد رؤف اللہ بشارت اللہ حبلہ اللہ بشارت اللہ قبولہ اللہ تعالیٰ تم چار شخصوں کو سلا
 رکھو کہ ارتباط محبت بہتر قرابت سے ہو اور ہر ایک کی عمر میں برکت عطا کر دو کہ طریقہ کو شہرت ہو
 اور رواج پائے آئین انتہی آپ فرماتی تھی کہ حضرت پیر و مرشد نے منجھ کو مشرف فرمایا تھا اپنی
 امامت خاص سے اور آپ کے حکم سے توجہ آپ کو مرید و ملو زمانہ حیات میں آپ کے دینا اور
 رسائل سلوک طریقت کو اور لکھ پڑھانا تحقیقات مقامات مجددیہ کی اور لکھ سچا نا چنانچہ
 حضرت سید امین مدنی اور حضرت مرزا عبد الغفور خوجوی کہ بڑی بڑی اصحاب اہل
 خلفاء حضرت شاہ صاحب کی تھو آپ سے توجہ لیتی تھی اور رسائل تصوف پڑھتی تھی ہر آپ کے والد
 ماجد کی اگر کوئی تعریف کرتا تو وہ فرماتے تھے کہ میں اس لائق نہیں ہوں کہ میرے بزرگ
 اکبر جامع کمالیات ظہری و باطنی ہیں اللہ تعالیٰ ہر کی ہر کی میں آئے ہو کہ جس نے

لا
 الحمد للہ
 رب
 العالمین
 آمین

الف ثانی رضوانہ تعالیٰ عنہ کی عنایت خاص مجھ پر چنانچہ اپنی خلافت خاص مجھ کو
مشرف فرمایا اور آپ کی مقامات خاصہ میں اس سوجہ سے کمال قوت حاصل ہے

فصل دوسری بیان جلوس مسند ارشاد میں جب آپ کو والد ماجد کا
عزم باجرم حرمین شریفین کا ہوا آپ کو اپنی اور اپنی پیرو مشد کی جاری پر قائم مقام کیا
تولیت نظم و نسق خانقاہ شریف و کتابخانہ وغیرہ کی آپ کو دی چنانچہ اسی سال میں
کہ ۱۲۹۹ بارہ سواونچاس ہجری تھی اور عمر رشتہ تینتیس برس کی آپ مسند نقشبندیہ

مجید دیہ پر جلوس فرمایا کمال استقامت ظاہر و باطن زریعہ مسند ارشاد ابار کرام
و مشائخ عظام ہوئے خلافت اطراف و جوانب راجع مسکون نچند و ستان و خراسان
و بلخ و بخارا وغیرہ سے بہت فادہ علوم ظاہری و باطنی آپ کی طرف رجوع کی بعد وفات
اپنی پیرو مشد کی یعنی زمانہ حیات آپ کو والد ماجد کا اکثر شتغالی درس و تدریس فرمائی
تو بعد جلوس بر مسند ارشاد فادہ علوم ظاہری و افاضہ نسبت باطنی منحصر آپ کی ذات
والاصفات ہو اس سیکڑوں آدمی استفادہ کرد اس طرح حاضر خدمت رہتی تھی آوازہ فضل
و کمال آپ کا تمام عالم میں مشہور ہوا اجل علماء زمانہ و کمال فضل و وقت آپ کی خدمت

بابرکت میں حاضر ہو کر استفادہ علوم ظاہری و باطنی کرتے تھے طالبین و مریدان
کی جانب توجہ آپ کی باقسام ترتیب مصروف رہتی تھی ہر ایک شخص کو موافق استعداد
تعلیم فرمائی تھی بعض سلوک تفصیلی سے بہرہ ور ہو کر اکثر سلوک اجمالی سے مشرف ہو
کوئی توجہ غائبانہ سے ترقیات مقامات سلوک کرتا کسی کو بطور طفرہ کے توجہ فرماتے
بعض کو مجاہدات و ریاضات کا حکم دیتی بعض کو اپنے حال پر چھوڑ دیتی غرض وجود و فیض
ہر ایک شے طیب حادق کرتا مضرات و منافع ہر ایک کے دیکھ کر اس کی ترتیب فرمائی بہت

علمای بیت سقاوه طاهری حاضر ہو کر مستفید ہوئے تھے جو کہ استفادہ طاہر و باطن سے
 مشرف ہوئے ہیں وہ بہت ہیں حد شمار سے زیادہ سب اہل علم و فضل و کمال ہیں تین وقت
 حلقہ توجہ منعقد ہوتا تھا بعد نماز صبح و بعد ظہر و بعد مغرب اول مریدین ختم مشائخ کرام
 پیر پیر صبح کو پہلے ختم حضرات خواجگان نقشبندیہ کا کہ سات حضرات ہیں حضرت خواجہ
 عبدالحق عجد والی حضرت خواجہ عارف ریوگری حضرت خواجہ محمود انجری قنوی حضرت
 خواجہ عزیزان علی رائیسی حضرت خواجہ محمد بابا سماسی حضرت خواجہ امیر کلال حضرت
 خواجہ خواجگان پیران امام الطریقہ غوث الخلیفہ حضرت خواجہ محمد بن محمد بہاؤ الدین
 نقشبند بخاری شمس کشار رحمۃ اللہ علیہم باین طور کہ اول و آخر سورہ فاتحہ سات
 سات بار پھر اول و آخر درود شریف سو مرتبہ پھر سورہ الم نشرح او ناسی مرتبہ
 بعدہ سورہ قل ھو اللہ احد ۱۰۰۰۰ مرتبہ بعد اسکے ختم امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت
 شیخ احمد فاروقی قدس اللہ تعالیٰ سرہ باین طور کہ اول و آخر درود شریف سو سو
 مرتبہ بعدہ کا حول و کلاؤچ اَلَا بِاللّٰہِ پانچ سو مرتبہ پانچویں صدی میں لفظ
 اَلْعَلٰی الْعَظِیْمِ زیادہ کیے معمول تھا بعدہ ختم اپنی پیر پیر حضرت شاہ غلام
 قدس سرہ کا باین الفاظ یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا ارحم الراحمین و صلی
 اللہ علی سیدنا محمد پانچ سو مرتبہ بعد اکر انتقال کر آیا ختم باین الفاظ پڑھا
 سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ اَحْمَدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ پانچ سو
 مرتبہ اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ آکر پڑھی فرزند جانشین جانشین لڑی
 یا بعدی حضرت شاہ عبدالرشید قدس سرہ کا ختم بعد حلیت باین الفاظ معمول کر
 سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود

شریف سو سو مرتبه الفاظ درود نقیض اللهم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا
 محمد وبارک وسلم یہ ختم ہا مذکورہ صبح کی ہین بعد نماز ظہر اول ختم حضرت
 غوث الثقلین جناب سید عبدالقادر جیلانی رضوان اللہ تعالیٰ عنہ آیتہ شریفہ حسبننا
 اللہ و نعم الوکیل ہ پانچ سو مرتبہ درود شریف اول و آخر سو سو مرتبہ بعدہ ختم
 حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران حضرت خلیفہ ابوالدین نقشبندی بخاری رضوان اللہ
 تعالیٰ عنہ باین الفاظ یا خفی یا اللطیف ادرکنی یا لطیف الخفی پانچ سو مرتبہ
 درود شریف اول و آخر سو سو مرتبہ بعدہ ختم قطب العارفین غوث و قیوم حضرت خواجہ
 محمد معصوم رضوان اللہ تعالیٰ عنہ آیتہ شریفہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت
 من الظالمین ہ پانچ سو مرتبہ درود شریف اول و آخر سو سو مرتبہ یہ ختم ظہر ہین
 بعد نماز مغرب اول ختم صلوۃ تحننا باین الفاظ اللهم صل علی سیدنا محمد وعلی
 آل سیدنا محمد صلوۃ تحننا بہا من جمیع الہوال و الافات و فتنی
 لنا و جمیع الحاجات و تطہرنا بہا من جمیع السیئات و ترفعنا بہا
 عندک اعلی الدرجات و تبلیغنا بہا اقصى الغایات من جمیع الخیر
 فی الحیوۃ و بعدک لما مات انک علی کل شیء قدیر ہ تین سو تیرہ مرتبہ ثواب اسکا
 ہدیہ روح پر فتوح حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین
 کر کے ختم حضرت خواجگان نقشبندیہ جو بعد صبح کو مذکور ہوا معمول تھا یہ چند الفاظ
 زیادہ ہیں جا تو ہین یا قاضی یا حاجات یا کافی المہمات یا رافع الدرجات
 یا دافع البلیات یا حل المشکلات یا شافی المرقی یا مسبب الخیر
 یا مجیب الدعوات یا ارحم الراحمین ہ ایسا معمول تھا بعد یہ ختم شریف

دعا کرتے اور تھاگو مع اہل حلقہ فرماتے ثواب ختم جس بزرگ کا ہوتا اور اسکی روح کو پہنچا
 کرتے اور اس کے وسیلہ سے فیض ان فیوض و حصول حاجات ظاہری و باطنی ہوتا
 حضرت حق جل و علا سے چاہتے بعد فراع ختم سہ وقت مریدین حاضرین کو توجہ دیتے
 اس طور سے کہ اہل حلقہ ہر فرد اپنے مقام تعلیم یافتہ کی جانب منتظر فیض الہی و درجہ
 مراقب ہو کر بیٹھتا اور توجہ بجا نب پر شخص فردا فردا اس صفت سے فرماتا کہ تسبیح و
 مبارکین لیکر شمار انفاس کر کے اور مبارک کو حرکت خفیفہ دیتا اور وقت میں
 ایک آواز ہلکی بھی دہن شریف سے پیدا ہوتی اس صورت سے القای فیوض سکینہ
 بعض فہمت قویہ دلہا و سالکین پر فرماتے درود تجلیات ہر مقام و کیفیات
 عروج و نزول علیحدہ علیحدہ متوجہ الیہ پاتا کبھی بجمال ذوق و شوق و عشق اعلیٰ شعا
 سے نمک پاشی جراثیم لہجائی عاشقین مشتاقین پر کرتے اہل حلقہ کی عجیب حالت
 ہوتی تھی کوئی حالت وجد میں کوئی مبتلا و آہ و نالہ کوئی گریان کوئی خندان کوئی
 مستغرق دریا بخود کوئی بیتا شور و شریستی کوئی فانی مشاہدہ جمال محبوب
 حقیقی غرض وہ وقت عجیب و غریب ہوتا تھا کہ دیکھنے پر موقوف تھا۔
 انہ توفی شناسی بخدا تانہ چشمی حاضرین حلقہ شریف مقاصد دلی و تمنای قلبی
 زیادہ ہر ایک فائز المرام ہوتا ہر سال میں کئی اشخاص کو شرف اجازت و خلافت
 شرف فرماتے آپ فرماتے تھے چونکہ زمانہ قرب قیامت ہے ظلمات کفر و بدعت
 محیط عالم ہیں لہذا مہما مکن ارسال اجازت یافتگان باطراف جہاں بنظر رشد
 و ایت طالبان طوطی کہ قلوب خلائق انوار ہدایت سے متعلیٰ ہو کفر و بدعت سے محفوظ
 رہیں و خدا پرست رہیں و کمالات ظاہری و باطنی کی

تھے بحال تعلیم و تکریم پیش کرتے تھے بلکہ مخالفین کو قدرت مخالفت و سرتابی نہ تھی۔
تا وقتیکہ آپ علی بن قسطنطین کہتے تھے فرقہ وہابیہ کو مجال دم زدن تھا اس فرقہ
کو بحال شدہ بزرگان و تجرید فرما تے چند رسالو اور فتوے کے بعد لکھو ہیں چونکہ یہاں
علوم بدرجہ غایت تھی جو رسالہ یا فتویٰ لکھا کیسے رونہ کیا اللہ تعالیٰ وفات علی
مرتب آپ کی حامی دین تین نائب حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و صحبہ
و باطن میں کی تھی اور جو شریف پکا مثل آفتاب جہان تاب و شن کر جہان اہل جہان
تھا گرنہ بیت بدو ز شہ پر چشم چہ چشمہ آفتاب چہ گناہ آفتاب بدو ز شہ
شہ آفتاب چہ شک زندہ بدو ز شہ پر بر آفتاب سپکڑون جزارون بلکہ لکھو
نے بیواسطہ و بواسطہ فیوضات الہیہ و تجلیات غیر قناہیہ حاصل کنو درس
علوم ظاہر مثل تفسیر و حدیث و فقہ و اصول و تصوف ہر روز ہوتا تھا زبان
گو ہر نشان بیان نکات عجیبہ و تحقیقات قیمہ و معارف حقیقت اسرار طہیث و
رموز شریعت میں ترجمان لسان الغیب تھی ہر بیان کو وہ طاق اور ہر تحقیق کو وہ قوت
تھی کہ سارے کیسا ہی زمین و طباع ہوتا بخیر قبول و تسلیم چاہیہ نہ تھا بخیر و اج
معارف حقیقت دریا ناپیدا کنار علوم بیشت تھی رسالہ حق البین فی رد جوابہ
و ذکر الشریف فی اثبات المولد المنیف نواد الصابطہ فی اثبات الربط کس نور
قوت سے تحریر فرمائے ہیں جس مسئلہ کو ثابت کیا ہوا بادلہ شرعیہ ثابت
کیا بخیر و سعید البیان فی مولد سید الانس و اہلجان اور ایک رسالہ تصوف
میں مسمیٰ بانخار اربعہ تالیف کیا ہے مختصر اول میں اذکار و اشعار و مناقب
طریقہ نقشبندیہ مجددیہ رستم فرمائے ہیں مختصر دوم میں اشعار

واذکار طریقہ قابریہ زیب قلم کئی نہر سویم میں اذکار و اشغال طریقہ پشت تہ ضبط
کئے نہر چارم میں شرح اصطلاحات طریقہ لفظ بندیہ مشر و حایان فرماؤ ہیں
خاتمہ میں شجرہ ہادی ہر سہ طریقہ لکھو اس رسالہ کو بہت قبولیت ہوئی بعض علما نے
مکہ معظمہ میں اوسکا ترجمہ بزبان عربی ۱۲۵۵ھ بارہ سو ستاون ہجری میں کیا اور
بطلب بعض علماء مجہدین ترجمہ فوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ اس فقیر نے مدنیہ کو
میں ۱۲۵۶ھ بارہ سو چوراسی میں لکھا چنانچہ یہ دونوں رسالے طبع کئے گئے ایک جلد
مکتوب فیض آیات شجرہ معارف کثر و ذائق آپکی ہر مجلس آپکی منبع انوار الہیہ
و مصدر فیوضات نبویہ مصطفویہ تھی معانی ارواح طیبہ انبیاء و اولیاء و مشاہدہ
نزول ملائکہ اہل بصیرت کو ہوتا تھا بلکہ حلقہ حاضرین از خواص و عوام پر توجہ انوار
و برکات و فیوضات و تجلیات بھرہ و رموزی ذکر دنیا و اہل دنیا کہ موجب غفلت
پر گزرتا تھا۔

فصل بیسری اوصاف و اخلاق و بیان میں
اخلاق صوریہ و اوصاف مخویہ آپ کے اسیر تھے کہ فقیر کو مجال و قدرت نہیں کہ ضبط
قلم کرے حکم ایسا تھا کہ کسی سے کسی میں تقصیر و خطا صادر ہو بھی بیشدت بلکہ نرمی
بھی مواخذہ نہ کیا غصہ اور قہر کا تو ذکر کیا گفتگو نرم شیریں دل پذیر کہ سنی والا فقیہ
ہوتا کلام ایسی تامل و آمستگی سے ادا فرماتی تھی کہ فقیر نے کسی سے نہیں بلکہ جمیع
اصحاب اسکو قائل تھے اخلاق و محبت و شفقت و عنایت بہ نسبت اہل و اولاد
مریدین و مجہدین و مخلصین کے ایسی تھی کہ ہر ایک شخص کو یقین تھا یہ بوعنایت مجہد
اور کسی پر نہیں سخاوت اس درجہ تھی کہ واسطی غیہ کے بہتر اپنی ذات کے واسطی
بدتر اختیار فرماتے تھے بلکہ حالت عسرت میں بھی دوسرے کی حاجت کو اپنی حاجت

پر مقہوم رکھنے نہ دے اور نہ آپکا خیر البتہ تھا استقامت ایسی تھی کہ کوہ ہل جاوے
 آپکو نبیش نہ تو کل حصہ آپکا تھا سو سے زیادہ آدمی ہمیشہ آپ کے خاندان میں رہتے تھے
 انکا مایحتاج الیہ آپ پر منحصر تھا کل ہوائی و ضروری و غیر ضروری کو مستحصل آپ ہی
 تھے ایک پیسہ کی بھی کہین سے مقرر آمدنی نہ تھی فقیر فقیر کہہ سکتا ہے کہ یہی قسم کی
 تکلیف کسی کو نہ پونجی علاوہ تلمذ ظاہری و استفادہ باطنی کو سیکڑوں اہل حاجت ظاہری
 از قسم مرض وغیرہ اپنی حاجات مرادات پاتے بعد حلقہ صبح کی ہر روز بہت مردوزن
 اہل حاجت واسطے حصول مقاصد حاضر خدمت والا ہوتے کوئی پانی دم کرتا کوئی
 تعویذ لکھواتا کوئی تشریان لکھواتا کوئی دم کرتا کوئی کچھ مطلب عرض کرتا کوئی
 حصول مراد کی دعا طلب کرتا آپ سب کے حاجت روائی کرتے وہ اپنی مرادیں
 بوسیلہ ذات اقدس پاتے اہل دنیا اگر حاضر ہوتے مکارم اخلاق اولیٰ و سنیٰ آویز ہوتے
 کہ دریا گھیرت میں غوطہ کھاتے فرمایا کرتے تھے کہ حضرت پیر و مرشد اکثر اہل دنیا کو
 اپنی مجلس میں نہ آنے دیتے تھے مگر ہم اپنے اخلاق سے کچھ کہہ نہیں سکتے رقیق القلب
 ایسے تھے کہ خارج از بیان ہر باوجود ایسے اخلاق کے ہیبت ظاہری ایسی ہی کوئی
 کیسا ہی باجلال و جشم ہو مجال دمزدن آپکی حضور میں تھی ہیبت حق
 این از خلق نیست ہیبت این مرد حصہ دلق نیست ہر مرتبہ حضور و یاد الہی اس
 تھا کہ کسی وقت غفلت نہ ہوتی تھی از درون شوآشنا و ز برون بیگانہ و
 اینچنین زیبا و خوش کم مری بود اندر جہان ہر محبت خلق اللہ پر شیوہ مرضیہ آبکار
 نہایت متواضع تھے باوصف کہ ذات شریف جامع کمالات ظاہری و باطنی تھی
 کبھی کسی نے آپکی زبان سے یہ نہیں سنا کہ یہ کمال ہلکو حاصل ہی آدمی خادم

اپنی ذات کو کم نہ سمجھتے تھے بل منحل و کمال سے بلکہ یم و عظیم پیش آنے خصوصاً علما
و مشائخ کی سر و قد تعظیم کرنے محل نصیحت میں کوتاہی فرماتے صلہ رحمی موافقت
یا ان جہت طہیت تھی حیا ایسی تھی کہ کسی کی جانب بہ نظر غور نہ دیتے قناعت ایسی
تھی کہ جو موجود ہوتا وہی کونش رہتے کہا لو پیسے میں کچھ قید نہ تھی جو کچھ مسیروا
خواہ اچھا خواہ برا نوش کرتے کلام بہت کم فرماتے طعام بہت کم کھاتے شب
روز میں پاؤ اتار سے کم نوش جان فرماتے بہت کم سوتے سفر و حضر میں تہجد تک
قضا نہ ہوتی قرآن شریف ایسوسن لحن اور تجویدی پڑھتے کہ کیفیت اوسکی موقوف
بر سماع تھی خصوصاً تراویح میں سیکڑوں آدمی بارادہ استماع نزدیک و دور
حاضر ہو کر متاثر ہوتے جو لوگ حساب نسبت و ارباب و جہان تھے اوشکا حال اور ہی
ہوتا تھا سامعین پر ہر تو اقرآت حقیقی کا پڑتا فیضان قرأت شریف نمونہ شجر موسوی
تھا کوئی پردہ حائل نہ رہتا مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز و پردہ در
صحبت زندان خبری نیست کہ نیست امامت نماز پنجگانہ و جمعہ و عیدین بذات خود دہلی
میں فرماتے تھے مگر بعد از وقت عذر اپنے بڑے فرزند والد ماجد فقیر جناب حضرت شاہ
عبدالرشید قدس سرہ کو بجائی اپنے قائم مقام فرماتے سلامت عقل و استقامت دین
و اصابت فکر و حسن را بدرجہ غایت تھی عقلی وقت تصفیہ امور مشککہ میں اگر عاجز ہوتے
آیسے حل کراتے جس مقدمہ میں حکام وقت سالہا سال فیصلہ نہ کر سکتے تھے اگر خصمین
آج کو حکم کرتے ایک ہی مجلس میں فیصلہ فرما دیتی خصمین بکمال خوشی قبول کرتے
حکام کو نہایت تعجب ہوتا بلکہ حکام وقت فی درخواست کی اگر اجازت ہو مقدمات مشککہ
بمشورہ عالی حل کریں فرمایا ہمیں فرصت اس کام کی نہیں ہے شامل ظاہری الیسی تھی

کہ جو آپ کو دیکھتا سیفۃ جمال و فرقیۃ کمال ہوتا معتدل القامت مائل ہراری
 سر مبارک کلان پیشانی نور افشانی کشادہ آنکھیں شادہ جمال پیشانی مشوق
 حقیقی سے سرشار و مخمور چہرہ زیبا چون آفتاب تابان یا مہتاب درخشان جسکی دیکھنی
 سے خدایا داتا تہا ریش مبارک کلان بہت گہنی سینہ بکینہ تک اعضای جسم مبارک
 نہایت نرم بغایت نازک جو قریب ہوتا خوشبو سے معطر ہو جاتا روح مجسم نور مطہر ہو تو بجا
 سے نہ جنس غایتی دارد نہ سعدی راسخن پایاں نہ بیمرد شہ مستسق و دریا بچیان
 باقی نہ باجملہ اوصاف حمیدہ و صفات جمیلہ آپ کے لائق و لائق تھی ہیں سیر کیا نقد
 ایک شمع ہی لکھوں بان بوجہ ہمیش دوستان چند سطریر التفامی سے گران
 جملہ راسعدی انشا کند مگر دفری دیگر ادا کند فصل چوتھی بعض کرامات
 کی بیان میں چند کرامات ہدیہ مجبین مشتاقین کرامتوں بہت بڑی کرامت
 دوستان خدا کو نزدیک محبت خدا و اتباع سنت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وسلم و تصفیہ قلوب مریدین و تزکیہ نفوس طالبین اور زندہ کرنا دلہا می مردہ کا دور
 کرنا و افسے گرفتاری ماسوا ہدایت خلق الہی حصول مرتبہ دوام حضور و اگاہی حل
 مشکلات قضا کا جات یہ سب اوصاف اپنی ذات جامع کمالات میں از قسم بدیہیات
 موجود تھی مگر عوام تصدیقات جو بطور خرق عادات و ظاہر ہوتے ہیں اونکو کرامت جاتین
 یہ بھی بہت ظہور میں آتی ہیں کرامت عام اکبر مولانا شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
 تھے کہ بحسب اتفاق سفر میں راہ بہول کر نہایت پریشان تھا کہ ناگاہ دیکھا آپکو ظاہر
 ہو کر لگام سپ کی پکڑ کر راہ راست پر لے آئے چند بار ایسا ہی واقعہ ہوا پھر باطمینان تمام
 لگام سپ چھوڑ کر بارام مسافت سفر طے کرتا کبھی واقعہ مذکور پیش نہ آتا کرامت

چچا حسد نہ کر کے عہد کجاق کو قرینہ س سال کی منتفی ہو چکے تھے بسبب بعض
 عوارض کو اور انہیں ہوئی تھی جناب دیکھا مرحومہ ہمیشہ اس بارہ میں عرض
 کرتی تھیں اقارب زوجہ بھی مشکوک تھے لہذا آخر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اگر توبہ
 ہونا نوشتہ بھی نہ ہو تب بھی ممکن ہے تغیر تبدیل اوسیکے ہاتھ میں ہر انشاء اللہ تھا
 فرزند پیدا ہو گا بموجب بشارت آپ کے فرزند دلہند پیدا ہوا بلکہ بعدہ دو فرزند اور
 بھی پیدا ہوئے کرامت عم اصغر مولوی شاہ محمد مظہر علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ جب بارہ
 حج بند رہی میں پہنچا بسبب قوع قتال عرب و ترک آمد و رفت جہاز موقوف تھی لہذا
 دو ماہ تک انتظار میں منتفی ہو کر کوئی جہاز نہیں ہوا پریشان حال ہو کر استمداد آپسے
 چاہی دیکھا کہ حضرت کھارہ دریا پر عصاب دست ہتادہ میں مالکان جہازوں کو نام نام
 فرماتے ہیں کہ میرے فرزند کو اتنا خون انتظار میں گذرے اس کو اتناک سوار نہیں کیا
 جلدی سوار کر دو تین دن گذری تھے کہ جہاز واسطے سوار کیے موجود ہوا سوار ہو کر روا
 ہوئے جب بندر خدیجہ سے اگروانہ ہوا طوفان شدت طغیان پیدا ہوا پر دے
 پہنچے و گل ٹوٹ گیا حال جہاز دیکھ کر اہل جہاز کی نوبت مایوسی کی ہوئی ناخدا
 معلوم ہی مایوس تھے اسوقت استغاثہ و استمداد آپسے کی دیکھا کہ آپ ظاہر ہوئے
 جہاز کو اپنی پشت پر اوٹھا کر اس طوفان عظیم الطغیان سے علیحدہ کر دیا ہوا موقوف
 ہو گئی دریا ساکن ہو گیا جہاز مع اہل جہاز محفوظ و سلامت رہا۔ کرامت ملازمین
 بخاری خلیفہ جلیل حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہما کہ بر صابر نعت قوی
 و کشف جلی تہر نقل کرتے تھے کہ ایک روز بوقت حلقہ صبح آپ کی خدمت میں مرثیہ
 بیٹا تھا حالت غیبت میں دیکھا کہ ایک بزرگ آپ کے دہنی طرف بیٹھیں میں ایک

او کما پاتہ میں ہے مینی پوچھا یہ کیا کتاب ہے او نہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے
 نام اولیاء متقدمین و متاخرین لکھا ہوں بس یہی میری خدمت ہے میں نے عرض کیا
 کہ نام آپکا بھی لکھا فرمایا کہ ہاں لکھا ہی واسطے صحت کے لایا ہوں عم اصغر شاہ محمد
 بہی فرماتے تھے کہ مجھ کو بھی ایسا ہی مشاہدہ ہوا بلکہ نام آپکا زمرہ اولیاء متقدمین
 میں مثل حضرت علیؓ جنید بغدادی حضرت معروف کرخی حضرت داؤد طائی
 حضرت عقیب عجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں لکھا دیکھا یہاں سے بزرگی آپکی سمجھا چکا
 کرامت عم اصغر شاہ محمد منظر فرماتے تھے کہ ایک بار آپ اسطر عیادت مریض
 تشریف لیگے میں بھی ہمراہ تھا ایک لڑکا نہایت حسین حالت نزع سکرات موت
 میں گرفتار جیس و حرکت دیکھا قریب ہے کہ جان اسکی نکل جاوے والدہ اسکی آپکی
 مرید تھی لڑکے کو آپ کے قدموں پر ڈال کر بہت عجز و زاری عرض کرنے لگی کہ ہلک
 لڑکا میرا رکھ لیا ہے اسکا بھی دم آخر ہو بہت رونی اور بیقرار ہوئی یہاں تک کہ
 حضرت بھی چشم پر آب ہو کر یکرحمت جوش میں آیا اپنے اسکی طرف بجمال
 محبت توجہ فرمائی بعد توبہ نہایت تضرع و یر تک دعا کی اور اسکی مامی خاطر
 جمع کی کہ تیرا لڑکا زندہ رہے گا اوسوقت اوس لڑکے نے حرکت کی اور اٹھ کر
 کھول دین بلکہ کہا نا مانگا حضرت نے بہت خوشی سے چند لقمہ اپنی دست مبارک سے
 اوسکو کھلائے آپ کی ہمت توجہ اور برکت دعا لڑکا اچھا ہو گیا فیض
 روح القدس ارباز مدد فرماید دیگران ہم بکنند انچہ سیجا میکرو دکر امت
 نواب علی الدین احمد خان مرحوم رئیس لوہار وئی بواسطہ ایک شخص کے جو شخص
 کرایا کہ میری اہلیہ حاملہ ہے مجھ کو تردد ہے کہ لڑکا ہو گا یا لڑکی آپ فرمادیں مجھ کو

فرمایا خاطر جمع رکھو، انشاء اللہ تعالیٰ لڑکاپیدا ہوگا جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ظہور میں آیا اگر آ
 میان عبداللہ شاہ مرحوم آپ کے خاندان نقل کرتے ہو کہ ایک بار مجھ کو شوق وطن غالب ہوا حضرت
 اجازت طلب کی آپ نے اجازت نہ دی مینو قصہ کیا کہ حضرت اجازت زیارت حضرت خواجہ
 قطب الدین کی کہ شہر دہلی سے سڑک لیکر وہاں سے وطن کو جاؤں چنانچہ ایسا ہی کر
 دیا کہ خواجہ صاحب کی زیارت کو اجازت ہو جاؤ حضرت نے اجازت زیارت کی دی اور حضرت
 سے جو کوئی نفل زیارت خواجہ صاحب بلا قید رسم عرض کرنا حضرت کے نزدیک حضرت خواجہ
 باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت مراد ہوتی جب بجانب زیارت حضرت خواجہ
 قطب الدین روانہ ہوا راہ میں قدم میرا اولٹھ پڑے تو ہر چند پیچھا ہوتا تھا کہ اوسکو
 جاؤں مکن تھا بلکہ دیکھنے والو بحیرت نگران تھے کہ شہر شخص کیسی راہ چلتا ہی دیا
 ہو گیا ہے کہ بجانب پشت اولٹا چلتا ہی اوس وقت سمجھا کہ میرے حضرت کا تصرف تھا
 عاجز ہو کر بجانب زیارت حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ روانہ ہوا زیارت
 شریف پر حاضر ہو کر بہت ناوم ہوا بحمال عجز و زاری رویا اور مراقب ہو کر تھکا
 کہ ناگاہ مجھ کو غیبت ہوئی اوسی حالت میں کیا دیکھتا ہوں کہ شہر کا دروازہ بند
 میں اوسکو کھول کر باہر نکل آیا سپاہی ہی بقصد گرفتاری میرے چھوڑ دئے تھے
 ہر چند بہاگاسفید ہوا مجھ کو بستہ گرفتہ حاکم کے پاس لے گئے حاکم نے کہا ہے اجازت
 دروازہ شہر کیوں کھولا اور کیوں بہاگا سپاہیوں کو حکم دیا کہ اسو مارو ایسی
 سخت زد و کوبی کی کہ قابل بیان نہیں میں ہر چند چنچا چلا یا کسی نے نہ سنا اور
 مجھے ہوش آیا دیکھا کہ پاتین مزار مبارک حضرت خواجہ باقی باللہ شہر میں
 انھوں نے جاری ہیں انھوں نے بہت سب زد و کوبی کر دے کرتے ہیں افسردہ

دل توبہ کر کے فتح غم سفر کیا پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا بظن غائب یا ل
 زیارت خواجہ صاحب کی کی بجمال خجالت عرض کیا کہ بان آپ بسم فرما کر سکوت کیا سوا
 کرامات مذکورہ بہت کرامات ہیں انہیں چند کرامات پر اکتفا کی آپ چند مکاشفات بدیہ
 شائقین کرتا ہوں **فصل پانچویں** بیان بعض مکاشفات میں فرماتے ہو
 کہ بارہ اشرف دیدار حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی آلہ و صحبہ وسلم سے خواب
 بیداری و مراقبہ میں اعزاز پایا چونکہ فقیر مخموری الشرب ہے لہذا عنایات خاصہ خصوصاً صلا
 وقت مصائب امراض روح پر فتوح حبیب اسلام اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عظیم ہوتی ہیں
 تفصیل اسکی موجب طویل ہو مکاشفہ فرماتے ہو کہ ایک بار ماہ رمضان مبارک میں ایک روز
 شام قنات شریف بوقت نماز تراویح مشاہدہ ہوا کہ حضرت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
 فرج بعض صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نزول اجلال فرمایا سجدہ خاشعہ و سجدہ سحر و جبر
 صاحب ارادہ دار باب کشف تجرید قوہ مشاہدہ جمال اوقاف رسالت سے شرف ہو کر
 سعادت دارین حاصل کی گویا بظہر استماع قرآن شریف اس بندہ ضعیف و فاجر
 فرمایا ہو کہ بعد استماع تحسین قرأت فرمائی صلی اللہ علیہ وسلم مکاشفہ فرمائی کہ
 تیسرا خانہ میں مراقبہ مشاہدہ ہوا کہ حضرت محبوب علیہ السلام درمیان آسمان
 زمین جلوہ افروز ہیں اس کیفیت است پر توجہ فرمائی ہیں اوس توجہ عالی سے ایسی مقامات
 عالیہ اور حالات سامیہ حاصل ہو کہ حد تقریر و تحریر سے خارج ہیں شاید کہ ایسی
 خاص سے کمر افراد امت کو معزز فرمایا ہو مکاشفہ فرماتے ہو ایک بار دیکھا کہ ایک
 شخص گھوڑا آتا ہوا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گھوڑا تمہاری سوار
 واسطی ہے یا جو اور منتظر تمہاری ہیں جلد سوار ہو کر خدمت عالمین حاضر ہو بنوائے دین کیا

کہ حضرت کے گھوڑے پر سوار ہونا کہاں ہے ادبی ہر اوس شخص کو کہا کہ مکان قرینے میں
 پیادہ پا حاضر ہونا ہوں تم گھوڑے آؤ کمال سرعت حضور اقدس میں حاضر ہوا دیکھا
 کہ حضرت محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے رہے تھے اور بہت لوگ حاضر ہیں
 اور ایک جنازہ بھی رکھا ہوا تھا واسطے امامت جنازہ کو مستطریح میں بیٹھنا بیٹھنا پڑھنا
 آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی آلہ وصحبہ وسلم فرمایا حاضرین اقتدا کی اس شکایت سے
 ظاہر ہو جیسے کہ آپ خلیفہ واسطے احیاء کرتے تھے ایسے ہی واسطے اموات کے ہوئے مکاشفہ فرما
 تھو کہ ایک بار دیکھا کہ حضرت سرور دین و دنیا صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ کمینہ خلافت ایک
 محل میں شریک طعام ہیں بلکہ ایک طرف میں کہا تو ہیں سے ازان طرف پذیر و کمال
 او نقصان پوزین طرف شریف روزگار میں باشد مکاشفہ فرماتے تھو کہ ایک بار دیکھا
 کہ حضرت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اس عاصی رویا کیواسطے
 بدست حضرت مجدد دین و دنیا صلی اللہ علیہ وسلم روانہ فرمایا حضرت مذکور نے تشریف لاکر فرمایا
 کہ یہ طعام مخصوص حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھا واسطے ہیجا ہیجا مکاشفہ
 فرماتے تھو کہ ایک شخص نے التماس توجہ فقیر سے نسبت قادریہ کا کیا فقیر نے فاتحہ پڑھ کر
 مبارک حضرت غوث الثقلین قدس سرہ پڑھ کر توجہ ہوا دیکھا کہ حضرت موصوفی ستر
 لائی کیران فقیر پر جلوہ نزول فرمایا اور تاج مرصع خاص سر مبارک سے اوٹا کر فقیر
 سے پہن رکھا اور اپنی نسبت خاصہ سکر فرما کر بہت روز تک مغلوب نسبت اٹکا
 رہا بلکہ اب تک ذوق نسبت کا باقی ہو کیفیت نسبت مخصوصہ حضرت مجدد کی تقدیر
 بیان نہیں مکاشفہ فرماتے تھو کہ زمانہ تالیف رسالہ انہار اربعہ مشہود ہوا
 کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کو جسے کچھ بلال پر یہ مکان جو سامنے ہی اس میں تشریف کرتے ہیں بنو استفسار وجہ بلال کیا
 فرمایا کہ حضرت فرماتے ہیں میرا ذکر ان پر رسالہ میں نہیں کیا میں عرض کیا کہ یہ بلال بہترین
 انعام و اجلال ہے لہذا نہر راجع خاص منسوب حضرت خواجہ کی طرف کہ در اصطلاحات
 آپ کے طریقہ ذکر کو اور اشغال طریقہ سہروردیہ کہ مرکوز خاطر فقیر تہونہ لکھے مکاشفہ فرماتے
 تھے کہ ایک روز مزار پر انوار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی پر حاضر ہوا حضرت خواجہ
 قبر شریف سے نکل آئے چند قدم استقبال کر کے معانقہ سے مشرف گرا اتفاقاً نسبت خاصہ
 سرفراز کیا مکاشفہ پہر ایک مرتبہ حاضر ہوا حضرت خواجہ فرمایا شیشی عطر غایت
 فرمائی کہ خوشبو او سلی اس جہان کی خوشبو سے مناسب نہ رہتی تھی استعمال عطیہ مذکور سے
 کمال قوت نسبت چشتیین حاصل ہو مکاشفہ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ واسطی
 زیارت حضرت خواجہ مذکور کو کر وانہ ہوا راہ میں دیکھا کہ حضرت خواجہ تشریف لائے تھے
 جانب فقیر ہو کر یہ بیت پڑھتے تھے عشق آن خانان خرابی ہست کہ ترا آورد
 بخانہ ماہ اور نہایت مہربانی و انبساط سے فرماتے ہیں باوجودیکہ حضرت خواجہ قدس سرہ
 کو بسبب استغراق فی مشہود کے التفات نسبت زائرین کمتر ہوتا ہو مکاشفہ فرماتے
 تھے کہ محبوب الہی حضرت نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمال التفات بجانب زائرین
 فرماتے ہیں حضرت مذکورہ فقیر ہم مشرب یعنی محمدی المشرب ہیں لہذا نہایت التفات
 و غایت خصوصیت اس فقیر سے ظاہر فرماتے ہیں جسوقت فقیر حاضر ہوتا ہے اور میں
 سے معرض ہو کر خاص فقیر کی جانب توجہ فرماتے ہیں بسبب کثرت محبت کوئی دقیقہ
 اپنی محبوبیت کا فقیر سے مخفی نہ کہا اور ایسوا ایسوا معاملات درمیان میں گذری کہ حد تحریر سے
 خارج ہیں کہ تفصیل او کی موجب تطویل ہو مکاشفہ فرماتے تھے کہ سرہند شریف

میں واسطہ زیارت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حاضر ہوا تھا
 فرار پر انوار حضرت امام کی ایسا منبع فیوضات البیہ مصدر برکات امتنا بیہ یا کوئی فرار
 ایسا نظر سے نہیں گذرگا یا فرار ہی نہ فرار ولی ۵ نبی نیست الا سکل نبی بخیر ذکر و نشر
 ہزاران ولی ۶ اور حضرت مہدیؑ نے کمال عنایت عنایت الطاف اس فقیر پر کیا
 فرمائی اور خاص توجہ سے اول مقامات میں جو خاص آپ پر منکشف ہوئے تھے
 ممتاز کیا اور خلعت خلافت خاصہ کا پہنایا۔ مکاشفہ فرماتے تھے کہ منصفیت
 خاص حضرت خواجہ محمد معصوم فرزند حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہما کو عطا ہوا تھا اور
 برکات اس منصب کے آپ کے فرار پر انوار سے اتناک ظاہر و باہر ہیں بندہ جب آپ کے
 فرار پر حاضر ہوا ایسا ظاہر ہوا کہ ایک بادشاہ والا جاہ تخت سلطنت پر جلوہ افروز
 ہے اور گردا گرد اس کے وزراء و حکام و منشیان حاضر دربار ہیں بموجب حکم و
 احکام امام روئے عین میں جاری کرتے ہیں آپ بھی اس حاضر دربار میں کمال
 الطاف خسروانہ فرما کر اپنی نسبت خاص کر بزرگی بخشی مکاشفہ فرماتے تھے کہ انجیار کے
 خانقاہ میں دیکھا کہ حضرت امام ربانی فرزند حضرت پیر و مشہور برآمد ہوتی اور بجانب فقر و
 ہو کر ارشاد کیا کہ جسے توجہ مرید و نحو و سطو دفع خطرات کے کرتی ہو ایسی ہی توجہ واسطے قطع
 کرنے محتجب علمی کو بھی کیا کرو وہ بھی سدا رہے مکاشفہ اور کرامتیں آپ کی بہت ہیں
 بموجب نقل مشہور ہوتے نمونہ خروار کے چند مکاشفہ اور چند کرامتوں پر نظر اختصار لکھا گیا جو
 باوجود آپ کا سر اس پر است تھا علیٰ نقیض فضائل صوفی و صوفی کمالا ظاہر ہی بالظنی جو کہ ذات
 سبج البرکات میں جمع تھو گات تحریر فقیر سے زائد ہیں کوئی خلیفہ کوئی مرید ہوگا کہ کشفات و
 و کشف قبور و مشہور خطرات و ظہار ہر غیب بیان کرتا ہو میرا کیا مقدر کہ آپ کے علو و عز کے

حالات بالتفصیل لکھوں۔ آیاز خود شناس کا مقام ہے۔ اولیاء غرلت اقطاب اولیاء
اہل خدمت شبکو آپر حلقہ توجہ میں حاضر ہو کر مستغنیہ ہوتے تھے قبل از فرار غرلت اوٹھ جانے تھے
ایک بار جناب مفتی مولوی محمد صدر الدین خان صدر صدر دہلی مرحوم نے کہ بڑی علامہ علوم
عقلی و نقلی تھے آپسے دریت کیا کہ آپ نے دہلی میں قطب محل سکونت کہاں ہے آپ نے لکھا
کہ چاہتی ہو کہ اسرا مخفی ظاہر ہو جائیں اولیاء غرلت کو مخفی ہونا واجب ہے اور اگر اظہار کا
فقیر کو اذن نہیں ہے۔ مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز نہ ورنہ در محفل زندان خبر
نیست کہ نیست فضل حمی بیان بحیرت حرمین شریفین زاد ہما اللہ
و انتقال از در فانی بدار باقی۔ جب عمر شریف آپکی ستاون کو
پہنچی اور چلو پس سندار شاد پرچس برس خانقاہ عالم پناہ دہلی میں پورے
مہینے سو اہوین تاج ماہ مبارک رمضان ۱۲۸۵ بارہ سو تہتر ہجری کو غدر
واقع ہوا یعنی فوج انگریزی اپنے حکام سے بغاوت کر کے دہلی میں آئے
سراج الدین محمد ابو ظفر بھادر شاہ کو باغیہ اپنا حاکم مقرر کیا۔ عجب تہلکہ
عظیم اور بے ساختہ پوش رہا بحکم الہی کہ موجب کمال عبرت ہے واقع ہوا کہ
تقصیر یہ کہ ابو بکر ضبط قلم ہو تو ایک کتاب سستقل لکھی جائے فوج نے بھلے
قتل و غارت تمام کا کیا اور عزم جنگ مصمم تھرا یا اسوقت آپ بذات مبارک
خود مع فرزند ان و مریدین بادشاہ ند کو ریاس تشریف لیگے اور جو ایام
کہ موافق کتاب اللہ و سنت ہول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لایق فہایت اور نصا
کہ قابل اظہار کی تھیں اپنی زبان شریف سے بخوبی بیان فرما کر خانقاہ شریف
میں سعادت کی بدستور سابق عبادات و طاعات وادکار و اشغال توجہ مراعات کیا

مشغول ہو کر عمدہ شہر مضطرب الحال ہو کر استفسار مال کرتے ہو موافق وقت
 و حال آپ کو فکلی تسکین فرماتے ہو چار ماہ بلکہ کچھ زائد وہی تہلکہ تمام شہر و اہل شہر پر
 برپا رہا شب و روز گو کہ باری و جنگ و قتال بے سروار و حرب و جدال کجبال
 بے انتظامی محض بے فائدہ و بیکار وقوع میں آیا کوئی لڑائی ایسی نہ تھی کہ فوج
 نامرد پس پانہوئی ہو مگر کہ جدال سے فرار نہ کیا ہوا آخر ماہ محرم شروع شدہ ۱۲۷۲ھ
 سوچو تھر تھر بڑی معرکہ شروع و فساد برپا رہا نوبت بانچا رسید کہ حکام انگریزی نے
 نصف شہر تک دخل کیا بادشاہ و جمیع اہل شہر امرار و عمائد ادنی و اعلیٰ در حالت
 بے سرو سامانی نہایت اضطراب پریشانی زن و مرد پیر جوان بے ستر و بے حجاب
 پیادہ یا شہر بدر ہو کر اسباب فقہ و جنس و اموال و امتعہ و فرش و غیرہ غرضیکہ جو
 کچھ جسکے پاس تھا بحال خود چھوڑ کر نکل گئے کوئی کسی کا پیرسان نہ تھا اور نہ کوئی
 کسی کو دیکھتا تھا گویا نمونہ قیامت برپا تھا حفظنا اللہ منہا بموجب عرض مخلصین
 بھی سب اہل و عیال بلکہ جمیع عزیز و اقارب و متعلقان بمعیت اپنے فرزند اکبر و لہ
 ماجد فقیر حضرت شاہ عبدالرشید قدس سرہ کے بیرون شہر روانہ گئے خود بذات
 شریف مع چند اشخاص خانقاہ میں گئے فرماتے تھے کہ بموجب حکم پیران کبار یہاں
 بیٹھا ہوں بے حکم او کو جا نہیں سکتا موافق عادت مشغول کار خود ہو بعد تین
 روز کے بالکل شہر خالی ہو گیا شقہ جار و کشن نایا تھا حاضرین نے عرض کیا اب
 یہاں رہنا موجب تکلیف مالا یطاق ہے کہ مایکلج اکیہ ضروری بھی دستیاب
 نہیں ہوتا اپنے وہی جواب سابق دیا دوسرے روز صبح کو فرمایا کہ آج ہلکوبھی حکم خروج ہو گیا
 خادم سے فرمایا کوئی سواری لاؤ حاضرین حیران تھے کہ امرار مرد و زن پیادہ ہیں

بلا حجاب نکل گئے حضرت سواری طالب فرماے میں آخر بموجب حکم تعمیل کو روانہ ہوا
 محض ایک تھوڑی سواری دستیاب ہوئی مجمع رفقہا شہر سے خروج فرمایا مگر اونٹ
 تک نصف شہر سے زائد جس جانب خانقاہ واقع تھی قبضہ و دخل حکام انگریزی نہیں ہوا
 تھا باوجودیکہ تمام شہر خالی تھا گویا وجود سراسر کرامت آپکا مانع تھا جب اپنے خروج فرمایا
 کل شہر پر قبضہ کیا ہم لوگ یعنی متعلقین آپ کے قطب حسب میں تھے آپ ہی وہیں تشریف
 فرما رہے لیکن اس وقت میں بھی آپکو کوئی پریشانی تھی باوجودیکہ ایل و عیال غریز
 و اقارب خدام مریدین بہت لوگ بمعیت حاضر تھے جو عبادات اور ادو ظالیف و حلقہ
 توجہ پہلے معمول تھو وہ ہی اس وقت میں بھی تھو کسی قسم کا فتور لاحق نہ ہوا ہر ہمت
 خیز توکل و کرامت یہ کرامت آپکی بتائید ایزدی دیکھو کہ قطب حسب میں ایک سالدار
 انگریزی مسمی نوزنگ خان کہ بواسطہ آپسے انتساب طریقت رکھتا تھا معہ چند سوار بہ
 حفاظت کہ ظہور حمایت الہی کا تھا حاضر ہوا اور حضرت کو مع جمع متعلقان مقبرہ منضم
 میں کہ محل وسیع و جگہ راحت تھی لگیا حضرت نے وہاں اپنے مرید و اور رفقہا سے مشورہ
 کیا کہ ایسا فسخ سفر کہاں چاہیو سب نے موافق رکھو و عرض کیا فرزند اکبر یعنی والد
 ماجد فقیر نے عرض کیا اولی و افضل سفر حرمین شریفین ہی اسی را کو پسند فرما کر ترجیح
 دی اور عزم ہجرت مصمم کیا رسالدار سے اپنا عزم ہجرت ظاہر فرمایا بموجب مصرع
 عدد و شود سبب خیر گر خدا خواہد حاکم نے پروانہ راہداری بنام نامی مع جمع
 متعلقان بدست رسالدار افغانان مذکور روانہ خدمت کیا باوجودیکہ آپ شہر
 ترین علماء و مشائخ دہلی تھو اسکا کچھ حیار نہ کیا اس کے زیادہ کون بڑی کراہت ہوئی
 اور اوسے مقبرہ میں ایک واقعہ عظیم پیش ہوا یعنی ایک افسر انگریزی معہ چند سوار

مسلح آیا حضرت گفتگو امور گذشتہ دہلی میں بدلائل و تہدید کے جس سے ظاہر ہوتا تھا
 کہ برسر حکومت بلکہ اداۃ قتل پر فقیر کو خوب یاد ہو کہ اس وقت آتش حکم قتل مشتعل
 تھی آپ کی گفتگو میں کسی قسم کا خوف یا رعب نہ تھا بلکہ کجماں بشارت و
 استقامت قدح دلائل اس کی بخوبی فرماتے تھے کہ بجز تسلیم و سکوت کے خصم کو چارہ تھا
 چہرہ مبارک پر کمال نورانیت و طمانیت ہو رہی تھی اور وہ فرط غم و غصہ سے تلواریں
 سنے کالکر بار بار اس سے جھنش دیتا تھا اور لب گزین میں مصروف تھا مگر حماقت
 اتنی ایسی مانع تھی وہ گویا بے دست و پا تھا آخر عاجز ہو کر کہا تمکو بمعیت خود لیجا
 کجماں ذلت پہانے دینگے حضرت نے فرمایا بہت اچھا ہم خود چلتے ہیں خادم سے
 فرمایا سواری لاؤ اوس میں فرش کرو کتاب طیفہ دیکر شیا ضروری نام بنام
 فرماتے تھے اوس میں رکھ دو حاضرین حیران تھے کہ بغرم قتل لیجا تاہ اور آپ ارشاد
 کرتے ہیں کہ جیسے حسب عادت ارشاد ہوتا تھا الغرض سوار ہو گئے فرزندان و
 برادران و مریدین و خادمین گردا گرد سواری استادہ تھے اوس افسر پر اس وقت
 ایسی جیت طاری ہوئی گھوڑے پر بے تحاشا سوار ہو کر فرار ہوا زبانی ایک
 سوار کے کہلا بھیجا پیر صاحب کے کہو آپ شہر میں حضرت سواری کو ترک کر بجاؤ
 معمولی مشغول ہو یہ بھی نہ معلوم ہوا کون آیا تھا کون گیا او کو جانیکو بجاؤ یہی حکام
 انگریزی آئی سختی سخت وشت کھڑا خبر باسی مبدل ہوئی الغرض چند روز
 مقبرہ میں توقف فرما کر بغرم حرمین شریفین روانہ ہو دو تین روز جہاؤنی جو
 خاص مقام جنگ تھا تھیری اذان و نماز ہر وقت بجماعت کثیرا دفرماتے تھے
 حکام انگریزی وغیرہ چشم خود دیکھتے تھے چون و چرا نہ کر سکتے تھے براہ پنجاب بندہ

روانہ بمبئی مع جمیع متعلقان کم و بیش سواستحاصل ہو کر ہوئے مردم ہر شہر و قریہ
 قدوم برکت لزوم غنیمت سمجھ کر جانہ ہو کر مستفید ہو باوجود اس سامانی کے کہ سوا
 پوشش کے کچھ نہ تھا بمعیت اس قدر اشخاص کے ایسی سفر دور و دراز کا عزم بالجزم
 فرمانا آپکا ہی کام تھا طافہ یہ کہ ایسے زمانہ میں کہ تمام ہندوستان میں غرض
 تھا کہ جا بجا حکم مانعیت خاص کر اہل دہلی کیواسطہ نافذ تھا تجسس اور تلاشی جان
 مال علاوہ ازان ہر جگہ موقع پر سپاہیان حراست آئے تہہ باز پرس و قصد
 کرتے تھے مگر کچھ نہ کر سکتے تھے ہر روز عجائب و غرائب کرامات ظاہر ہوتی تھیں حاصل
 یہ کہ سفر خشکی و دریا بجمال آرام و راحت و خوشی طر کر کے بندر ممبئی پہنچے غیب سے
 جمیع سامان ضروری بلکہ زائد ہو نچا تھا مصداق آیت شریفہ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ
 يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ
 حَسْبُهُ کما حقہ ظاہر و باہر تھا علیٰ ہذا القیاس ممبئی میں بھی کل سامان یا
 جہاز وغیرہ مدت قلیلہ میں موجود ہوا باوجود موسم آخر ہونیکے و منع احباب کے کہ
 محل خوف و خطر ہے قبول نفر ما کر مع کل متعلقین و رفقاء ماہ شعبان میں سوار ہو
 آخر ماہ شوال سال مذکور جدہ میں بصحت و سلامتی آئے بعض اعیان مکہ مکرمہ
 بہ نیت استقبال حاضر ہوئے نامق بادشاہ وہاں پیرسند حکومت تھا حاضر ہو کر
 خدمت لائقہ سے پہرہ یاب ہوا مشکفل سامان وصول مکہ مکرمہ شتران و شقاویہ
 وغیرہ ہوا بعض فلاحین تاجدہ بعض بیرون بلدہ محترمہ بہ نیت استقبال حاضر
 بجمال شوق طواف بیت اللہ کیا شاہدہ جلوہ مقصود معزز ہوئے ارکان حج
 بنہایت اہتمام ادا فرمائے اعیان حرم محترم علماء و مشائخ وغیرہ حاضر ہوئے

بعض نے آپ کے دست مبارک پر بیعت طریقیہ نقشبندیہ مجددیہ میں کی بہرہ استفادہ
 حلقہ توجہات میں مستفید ہوئے حلقہ شریفہ کمال جمعیت و کثرت طالبین محرم محرم
 میں قریب مصلّا کھنقیہ منعقد ہوتا تھا لیکن شوق زیارت مدینہ منورہ نہایت اہم
 تھا ماہ صفر میں قصد زیارت فرمایا سامان سفر میں جمیع الوجوہ طیار تھا اور وقت
 جمال نے انکار کیا حضرت کمال ملال ہوا فرمایا خوب نہ کیا خلاف عہد کیا تھا
 خوب نہ ہو گی غیرت الہی کہ اولیاء کی حقین ہوتی ہر طاہر ہوتی یعنی وہ جمال عہد شکن
 راہ میں قتل ہوا ماہ ربیع الاول میں بار دیگر غم زیارت روضہ مقدسہ فرمایا
 مع حضرت والد فقیر و غم کلان و دیگر خدام روانہ ہوئے باقی متعلقین کو مکہ معظمہ
 میں چھوڑا اسی ماہ مبارک میں شرف زیارت روضہ معطرہ سی مشرف ہوئے شاد
 جمال با کمال سرور دین و دنیا سے کہ غایتہ مقصد و نہایت تمنا تھی ہزاران اعزاز و فخر
 پایا حضرت والد قدس سرہ فرماتی تھی کہ اس وقت فقیر بھی شریک دولت تھا حضرت
 کو خلعت خاص عنایت ہوا فقیر و برادر عزیز محمد عمر کو ایک ایک تاج مرحمت ہوا اعیان
 بلدہ طیبہ حضرت کے شرف و روضہ نہایت مسرور ہوئے اکثر افاضل اور سادات وغیرہ فی
 دست مبارک پر بسبب عقیدت کمالات صوری و محنوی طریقیہ نقشبندیہ پر بیعت
 کر کے ملازم حلقہ شریفہ ہوئے اور کمال رغبت باعث اقامت تھو حضرت نے جواب
 ارشاد فرمایا کہ اصل ارادہ ہمارا خاص اسی بلدہ شریف کی اقامت کا ہے لیکن
 تاہم مرضی شریفہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لا ونعم کہہ نہیں سکتا جب مرضی شریف معلوم
 ہوئی نیت اقامت فرمائی حاکم مدینہ منورہ خالد باو شاہ حاضر خدمت بارادہ صادقہ
 ہوا ملک خدمات لایقہ بحسن عقیدت بجا لایا اور وقت عنایت نامہ مکہ معظمہ میں بطلب

متعلقین روانہ فرمایا اوہیں مرقوم تھا کہ عنایات حضرت سید المرسلین محبوب العالمین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کہ دربارہٴ منکاستانہ خود سبذول فرمائے
ہیں کیا بیان کیجائیں کہ مقدور بیان نہیں ہے مگر برتن من زبان شود ہر مونس
یک شکر تو از ہزار تنوا تم کردہ موقوف مشاہدہ پر یضیق صد مری نقد وقت ہر
سناخہ میں ایک مکان متصل مسجد سیتہ ذاعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عنایت ہوا ہے
اوسمیں گنجائش دس خانہ نشین کی علاحدہ علاحدہ ہر اگر عورات اوس مکان میں اقتدا
کرین نماز جماعت ممکن ہو لہذا کاغذ بندہ وی واسطہ مصارف راہ ہجرا ہر لازم کہ سبب
برادر عزیز حاجی صاحب مراد حاجی صاحب حضرت شاہ عبدالغنی ہیں مع اونکے متعلقین کے
قافلہ رجبیہ میں اسطرف روانہ ہوئے طلب اوسی ماہ میں حاضر بلکہ طیبہ ہوئے زیارت و خدمت
افدس افتخار وارین حاصل کیا حضرت نے بحال عنایت فقیر کو مع بعض دیگر متعلقین
بصیت خود مواجہ شریفین میں صلوات و سلام بزبان خود پڑھایا جو کچھ نورانیت چہرہ مبارک
بلکہ تمام بدن اطہر میں حضرت کے پائی زائد الوصف تھے فنا و بقا حقیقہ احمدی میں صورت و معنی
ایک ہو حاصل ہوئی تھی علاوہ اپنی حقیقت کے جسم شریف بھی مستغرق دریا انوار محمدی و مطلع
اسرار فیوضات احمدی ہو گیا تھا جو معاملات قرب اتحاد و خصوصیت و عنایات حضرت
سرور کائنات علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوات و اکمل العبادات نسبت آپ کی تہیں قلم فاضل
زبان کو کہان طاقت کہ شمعہ اوں کا لکھہ سکے چند فقرہ بطور اشارہ لکھتا ہوں کہ سبب
بتحیت مشربی حق جزر باصل ہوا بلکہ پردہ بتحیت مرتفع ہو گیا جزر بسبب فنا کل
جو اخذ کرتا ہی اصل سے کرتا ہی اس وقت میں جزر ہم آغوش اصل مثل شیر و شکر ہو کر
ایک ہی چشمہ سے سیراب ہوتے ہیں یہی معنی فنا و بقا حقیقت الخاقی کو ہیں کہ عبارت

وہی ہے جو کہ
نورانیہ و مبارک
و نور و روشن
و زکامی و
و ذلک ان ہی
و ان فیہ

حیثیت احمدیت پر اس زیادہ الراسد ارسلکون وخلق لکنوم کہیں میں کیا معلوم
 ہوا فی ایات کے مذاعب و مشقہ اس مقام پر بہتر ہو کثرت ارشاد و جمعیت خلق حقائق توجہ
 میں آتا تھا کہ ہم کسی کو بلند و عظیمہ میں حاصل ہوا ہو جو جو قوم مقیمین و زائرین فیہ
 انھاس قدسیہ مستفیہ ہو مگر فاجازت و خلافت سوا امتیاز حاصل کیا و کسان الصبیہ
 حیات پر سال دوم میں یو فور الطائفہ مبارک رمضان میں اس غلام سوارانہ
 سنا وقت ختم خلعت کمال عنایت خاص بہ مبارک سوار اس کو پہنا کر بہت دیر
 دعا فرمائی اور زبان مبارک سے التزام صحبت حضرت والہ ماجہ قدس سرہ کا ارشاد
 ہوا آخر ماہ مذکور سے مرض اسہال و بخار و درد سر لاحق ہوا کچھ ششہست کا وقت
 ماہ ربیع الاول تک رہے اور اکل مرض میں کہیں حرم شریف میں تشریف لائے تھے
 بسبب شدت مرض و کثرت ضعف حاضر ہو سکے تھے حضرت والہ ماجہ یعنی فرزند علی
 کو قایم مقام اپنا بلکہ جمیع مشرخی کا کر کے فرمایا کہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر ترہیلے ہیں
 تسلیک مہینہ میں معدودہ روزین چنانچہ حضرت والد ایام مرض میں کہ چند ماہ
 ہوئے تھے اپنے مقام پر جلوس فرما کر طالبین کو توجہ فرماتے تھے قبل ایام مرض کے
 ایک بار فرمایا کہ آج کمال الطاف ہوا ہے شریف بنائیں الفاظ الہام ہوا ہے
 غفر لک ولینک ولسلک ایل و عمر الفیقہ یعنی ہنوز تجلو بخشا اور اسکو کہ جسے
 تجلو اپنا وسیلہ قیامت تک کیا اس مردہ جانفزا سے تمام متوسلین تک روز
 قیامت ذریعہ بخشش دائمی ہاتھ آیا اور وسیلہ نجات ابدی کو تیاہ ہوا اگرچہ
 متوسلین مہینہ ہزار ہزار شکر ادا کریں مگر ایک ذرہ فی بھی ادا نہ ہو
 بے توجہانان قرار نہ تو ائمہ کرو و احسان تراشما نہ تو ائمہ کہیں کہ برہنہ میں نہ

شود ہر موی پیک شکر تو از ہزار تو انم کردہ با جملہ شب دوم ربیع الاول کو صبح
 بد چہ غایت ہوا ہر ایک کو خوف انتقال طاری ہوا حضرت والد و جناب عین یزید
 و فقیر و دیگر عزیزان و خدام حاضر رہے اول شب میں آثار خوف غالب تھے آخر شب میں
 مبدل ہوا و سرور ہو گیا آیتہ شریفہ دَنِّی فَنَدَلِّی فَکَانَ قَابِ قَوْسَیْنِ اَوَّلًا
 زبَانٌ فَبَعَثَ الرَّجُلَانِ سِرَّیْنِ تَبَتے اور ایسے الفاظ کہ دلالتہ کمال انبساط و نہایت
 مزاج و شادمانی پر کرتے تھے زبان سے ادا فرماتے تھے بعد ظہر سکران شروع ہوئی
 کچھ عجیب و غریب تھا کہ نہ کھنٹن آید نہ نبوشتن محض مشاہدہ پر منحصر تھا اکثر تہلو
 از فواح طیبہ مثل خنظام و اولیاء فحام و ہجوم ملائکہ کرام سے تمام سکان ایک بقعہ
 نور تھا ادسوقت خاص میں حضرت والد محمد منیر متصل سے مبارک وسینہ
 اسرار و معارف عجینہ کشف ہوئے تھے باقی سب میں و بسیار تھے حضرت چشم شریف
 کشادہ فرما کر گاہی حضرت والد کو دیکھتے تھے گاہی بند کرتے تھے اور سوقت خاص
 میں آپ کے ساتھ جو کام کیا کیا اور جو دیا دیا جسے دیا اوسے جانا جسکو دیا اوسے
 پہچانا روز شنبہ درمیان ظہر و عصر دوم ربیع الاول شنبہ بارہ سو تتر تھیں
 روح مبارک نے جسم النور سے مفارقت کر کے شراب صال فی نور مشاہدہ جمال
 مقصود ازلی سے ہر باب سے اِنْ قَالَ لِي مَت مَت سَمِعَا وَطَاعَةً
 وَقُلْتُ لِيَا عَمِّي لَمَوْتٍ اَهْلًا وَمَرْحَبًا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ ۝ جمع
 اعیان و ارکان بلدہ طیبہ مثل خالد بادشاہ وغیرہ حاضر ہوئے جنازہ شریفہ
 میں ارادہام خلافت حد و حصر سے باہر تھا اکثر اہالی بلدہ شریفہ کہتے تھے کہ اتنا عظام
 کسی جنازہ میں نظر سے نہیں گذرا اہل مدینہ منورہ بحسرت و افسوس جنازہ میں

کہتے تھے خدا وئی اللہ کوئی کہتا تھا الغیث یا شیخ الطریقۃ کوئی پکارتا تھا
 الممدد یا قطب القطاب ہمشایخ کہتے تھے ہذا نقشبندی کہیں کسیکا
 چغہ رہا کسی کا عمامہ کیسی نگلین جاتی رہیں غرض کثرت از وہام سے ایک نہ گمانہ قیامت
 تھا نوبت دست رسی جنازہ پر دشوار تھی اوٹھانا چیرے دیکر اول جنازہ ہوا یہ
 شریفہ میں رو برو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا گیا بعدہ خاص
 مسجد شریف بنو مین نماز ہوئی بموجب وصیت قرب روضہ حضرت عثمان رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ بجانب قبلہ دفن کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه و جعلہ علیہ
 مسکنہ و منواہ و افاض علیہ فی الدارین من فیوضاتہ و خصالہ
 و برکاتہ امین ہ تاریخین وفات شریفہ کی عربی فارسی میں بہت ہیں عربی جو علم کبر
 مولانا شاہ محمد عمر نے کہی ہر نقل کیجاتی ہر عاشر سید فات شہید احباب
 حال واقعی ہر حدیث شریف میں آیا ہر المبطون شہید یعنی صاحب اسہال شہید
 اپنے مرض اسہال سے رحلت فرمائی شہادت معنوی علاوہ ازان اور ایک فارسی
 منظومہ ہو لوی محمد سعید غلام آبادی سے چون شاہ احمد سعید فخر کمل سے رحلت فرموا
 یافت در خلد محل پر سزا اگر سال وفاتش حسرت پر گوشتینہ شہر ربیع الاول
 فصل ساتویں بیان احوال برادران فحام و فرزند ان عالی
 مقام و خلفا کرام حضرت مصنف قدس سرہ زمین بڑے فرزند
 یعنی والد ماجد راقم کا حال باب دوم میں لکھا جائیگا پیشوا علمائے محدثین عمدۃ القیام
 عارفین متبع سنتہ السلیلین صاحب فضل جلی مولانا و استادنا حضرت شاہ
 عبدالغنی فرزند دوم حضرت شاہ ابوسعید قدس اللہ سرہا چونکہ آپ بزرگ و اوستا

ہر دو عم جناب شاہ محمد عروس شاہ محمد منظر اور راقم سطور کے ہین استفادہ باطنی حضرت
 مصنف یعنی اپنی برادر کلان سید ہی کیا یہ ایک حال اس رسالہ میں نہونا خالی
 غرا بیت نہیں لہذا ابتدا اس فصل کی آپ کے ذکر مختصر سہ کی ولادت شریف آپ کی
 موضع مغلیہ قریم مقام سبزی منڈی بیرون شہر دہلی بفاصلہ دو میل شنبہ
 بست و پنجم شعبان ۱۲۲۵ بارہ سو پینتیس ہجری میں واقع ہوئی آثار صلاح و تقوی
 زمانہ طفولیت سے آپ کی ذات شریفہ میں پیدا ہوئے صغر سن میں شیرینی تلخی میں فرق نہ
 کرتے تھے ہوا شاہدہ حال مذکور آپ کے والد فرماتے تھے کہ یہ فرزند درویش ہوگا آپ
 فرمایا کرتے تھے کہ میں چار سالہ تھا کہ حضرت والد مجھ کو اپنی پیر و مرشد حضرت شاہ
 غلام علی قدس سرہ کی خدمت میں لے گئے تھے ہنوز صورت شریف حضرت شاہ صاحب
 کی خوب یاد ہر برکات صحبت شریف سے اب تک بہرہ یاب بنے ان اوسے عمر میں طالبین آپ کے
 گرد بیٹھ کر عرض کرتے تھے کہ توجہ دیجئے آپ کی توجہ سے او کو تا شیر ہوئی تھی صغر سن میں طبیعت
 راغب علوم دینیہ واقع ہوئی تھی لہذا بعد حفظ قرآن شریف تحصیل اوائی علوم
 مولانا جلیل اللہ مرحوم سے کی اوسے زمانہ میں کہ عمر شریف پانزدہ سالہ تھی آپ کی
 والد ماجد آپ کو اپنے ہمراہ حرمین شریفین کو لے گئے حج و زیارت سے مشرف ہوئے
 عالم علامہ شیخ محمد عابد انصاری سند حدیثی سے کہ بڑی محدث و فقیہ تھے سند
 علم حدیث کی حاصل کی اجازت سلسلہ بالاولیہ بلکہ جمیع مرویات شیخ کہ
 کتاب حصہ انتشار دین میں آپ کو دی بعد مراجعت بلدہ ٹونا میں آپ کے والد ماجد
 کا انتقال ہوا آخر وقت میں آپ کو وصیت کی تھی اتباع سنت و اجتہاد نیا و اپنا
 اور فرمایا تھا کہ اگر اونکے دروازہ پر جاؤ گے ذلیل ہو گے والامتہار دروازہ پر نسل

سگان حاضر ہونگے اجازت اشغال و اوراد بھی عنایت کی اور یہ بھی فرمایا کہ سلوک
 طریقہ شریف حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کے خلفا سے کرنا بعیت آپ ہی کے دست
 مبارک پر جس شخص میں کی تھی والد ماجد راقم سطور فرماتے تھے کہ مجھ کو اور آپ کو ایک ہی وقت
 میں طلب فرما کر سعیت مشرف فرمایا تھا چنانچہ آپ نے بموجب وصیت عمل کیا پھر سے
 فرماتے تھے اول چند مدت برادر کلان خود یعنی حضرت مصنف قدس سرہ استاذ سلوک
 باطن کیا ولایت گبری تک آپ سے توجہات لین بعد حضرت مرزا عبدالغفور خرچوی سے
 اتمام سلوک کا کیا اور بعد رجوع حرمین شریفین تکمیل علم حدیث کی مولوی محمد سجاد
 علیہ الرحمہ نبیرۃ مولینا شاہ عبدالغفری محدث دہلوی کی ترویج علوم دینیہ خصوصاً علم
 حدیث شریف چنانچہ باید و شاید فرمائی تا وقتیکہ دہلی میں تو بہت لوگوں نے آپ سے تحصیل
 اس علم کی کی علیٰ ہذا القیاس فیض باطن سے بھی مردم مستفید ہوئے نسبت باطن آپ کی سبب
 کثرت اشتغال علم حدیث کے نہایت لطیف سیرنگ تھی ہر کس کی ادراک میں نہیں آتی
 تھے معلومات اس علم کی آپ کو بہت تھی مثل اختلاف روایات کتب اسماء الرجال و
 تاریخ وغیرہ میں نہایت ملکہ حاصل تھا اگر اس علم میں آپ کو بختاوی زمانہ کہیں تو بجائے
 اور کیون نہوتے کہ تمام عمر اسی علم کی ترویج میں صرف کی سن ابن ماجہ پر حاشیہ
 نفیسہ مسمیٰ بالنجاح الحاجۃ نہایت مفید لکھا ہے ایک دیکھ حاشیہ طبع ہو گیا ہے حضرت
 امام مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوبات کی تحریر احادیث لکھی ہوئے بہ تبریک المکتوبات
 فی تخریج احادیث المکتوبات تکملہ مقامات منظر ہی جناب حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کے
 احوال میں اور آپ کے خلفاء احوال میں لکھا ہے بعد غدر ہجرت حرمین شریفین فرمائی
 مدینہ منورہ میں سکونت کی وہاں بھی بہت لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر علم حدیث

پڑھتے ہوئے بڑے بڑے علماء مقرر کمال اس علم کو دیئے اجازت اسانید حاصل کی فقیر نے
 سطوئے بعض کتابین صحاح ستہ کی آپسے بھی پڑھی ہیں بکمال شفقت و محبت پڑھا
 تھا لکھ حاصل ذات بابرکات آپکی اس آخر زمانہ میں بہت مختتم تھی علی الخصوص نسبت
 علم حدیث کے فوائد طریقہ سے بھی بہت لوگ منتفع ہوئے باوجود اشغال علم حدیث مقید علیہ
 مذہب حنفی تھو کمال استقامت کہ فوق کرامت ہے اور اتباع سنت و اجتناب بدعت و عمل
 بغیر کمیت و ورع و تقویٰ جو آپکی ذات گرامی میں تھا کم کسی میں ہو گا ساتوین محرم ۱۲۹۶
 بارہ سو چھیانوے ہجری مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا بقیع شریف میں قریبہ امیر المومنین
 حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پائین مزار مبارک برادر کلان خود حضرت مصطفیٰ
 ہوئے نور اللہ ضریحہ نواب مصطفیٰ خان دہلوی شیفہ و حسرتی تخلص رحمتی لکھنؤ
 آپ کے ممتاز خلفاء میں موصوف باخلاق حمیدہ و صفات جمیلہ تہ نسبت باطن خود حاصل کی
 تھی اور اک وجدان بہت اچھا تھا صاحب نسبت کو بچر و دیکھنے کو جس مقام تک نسبت حاصل
 ہوتی بتا دیتے باوجود اشغال دنیا اس حال کو پوچھنا نہایت عیب ہے استحداد علم
 طاہرین ہی خوب تھی مولوی کرم اللہ محدث علیہ الرحمہ سے کہ خلیفہ حضرت شاہ غلام
 قدس سرہ کے تھو استفادہ علم کیا تھا صاحب دیوان فارسی و اردو نظم و نثر میں دونوں
 زبان کے کامل تھو اشعار فارسی و اردو انکے مشہور و مقبول ہیں رحمۃ اللہ علیہ
 میاں احمد خان صاحب دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بیعت کی نسبت
 طریقہ شریعہ حاصل کر کے فرائد اجازت ہوئے کیفیت باطنی اچھی رکھتے ہیں و لہذا
 فقیر سے بھی کچھ توجہات لین ہیں موصوف باخلاق حمیدہ و شائق احوال نہ کمال
 طریقہ میں زاد اللہ فی عرفانہ مولانا شاہ عبدالمعنی فرزند سوم حضرت

شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہما والادب استروین ربیع الآخر ۱۲۳۶ھ بارہ سو انتالیس ہجری
 میں واقع ہوئی دس گیارہ برس کی عمر تھی کہ آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوا بعض
 خلفاء حضرت مصنف سے منقول ہے کہ خرد سالی میں چند اشخاص نے آپ سے کہا کہ تم کو
 دیکھو آپ نے تبیج ہاتھ میں لیکر لفظ ہو شدت اسب حاضرین پر تاثیر پڑی آپ کے
 والد کی آپ پر محبت خاص تھی حفظ قرآن مجید کر کے مناسبت ساتھ علم حدیث
 وفقہ کو حاصل کی تحصیل مولوی حبیب اللہ مغفور اور آپ پر ادھتقی حضرت شاہ عبد الغنی
 ابو مولوی عبد القیوم مرحوم سے کی بیعت طریقہ برادر کلان یعنی حضرت مصنف کے
 دست مبارک پر کر کے مخصوص بتوجہات عالی ہوئے جناب شاہ خطیب محمد فرزند حضرت
 شاہ رؤف احمد سے بھی استفادہ کیا آپ کے والد نے وقت رحلت آپ کو اجازت
 اشغال و اواراد عنایت کی تھی ذاتِ نفیسہ مصدر اوصاف جمیلہ و اخلاق حسنہ
 مثل تواضع و شکست و سکنت و تحمل و دید مقصورتی سیرت صالحہ ابا کریم و مشائخ
 عظام پرستقیم تھی بعد کئی سال زمانہ عذر کے ہجرت حرمین شریفین مع اہل
 عیال فرمائی فخر سے فرمائے تھے ایک بار خواب میں میں مشرف بمشاہدہ حضرت
 حق جل و علا ہوا بحال تمناعض کیا کہ مشتاق سکونت مدینہ منورہ و موت لیلہ
 طیبہ ہوں ارشاد ہوا کہ دعا قبول کی چنانچہ اثر قبولیت ظاہر ہوا کہ خود مع
 اہل و عیال تا آخر حیات شرف ہوا روضہ مقدسہ بہرہ یاب رہے بآرمین
 ربیع الاول ۱۲۹۲ھ بارہ سو بائیس ہجری میں انتقال فرمایا قریب قبہ حضرت عثمان غنی
 قبلہ پائین فرار شریف حضرت مصنف مدفون ہوئے ابردا اللہ قبرہ و ثراہ
 تاریخ رحلت سے آگے روز ند و لند حافظ محمد رشاد مارہ سو ہتر ہجری ماہ ربیع

الاول دہلی میں اندرون خانقاہ شریف پیدا ہو کر بعد حفظ قرآن شریف تحصیل لغز
 کتب دینیہ اپنے عم شریف حضرت شاعر الغنی و جناب شاہ محمد منظر و فقیر راقم سطور کی
 بیعت طریقت ہی عم بزرگوار حضرت شاہ عبدالغنی کے دست شریف پر کی اللہ تعالیٰ
 انکی عمر میں برکت کر موعظہ و باطن میں ممتاز فرما دیں قدوة اولیاء کرام
 افضل اقیار عظام عم اکبر حضرت شاہ محمد عمر قدس سرہ فرزند دوم حضرت
 مصنف ہیں ولادت باسعادت آپکی ماہ شوال ۱۰۸۵ء بارہ سو چالیس ہجری
 دہلی میں اندرون خانقاہ والا جاہ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ واقع ہوئی عمر
 پنج سالگی میں اپنے چچا مجد قدس سرہ کو دیکھا تھا اوکرمحوظ عنایت رہے کمال ہمت
 والد ماجد حفظ قرآن شریف کر کے تحصیل علوم میں مشغول ہوئے اوائل علوم مولود
 حبیب اللہ مرحوم سے اور حدیث شریف عم اکبر حضرت شاہ عبدالغنی محدث دارالہجر
 سے اکثر علوم دینیہ و تصوف اپنے والد ماجد کبریت و سماعت پر سچے بیعت طریقت ہی
 دست مبارک والد ماجد پر کی کمال صرف ہمت علیہ و توجہات قویہ آپکی تسلیک
 سلوک نقشبندیہ میں مصروف ہوئے انتہا مدارج احمدیہ و مقامات عالیہ انکو پہنچایا
 اجازت و خلافت مطلقہ سے مشرف فرمایا ایام غدر میں آپکی ہی بہرہی والد ماجد
 ہجرت حرمین شریفین فرمائی تا وقت انتقال والد ماجد مدینہ طیبہ میں مقیم رہے
 انظار قدسیہ و الطاف عالیہ حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام
 ترقیات بے پایاں حاصل کیں بعد رحلت توطن حرم محترم مکہ معظمہ اختیار فرمایا
 و مشرف تجلیات الہیہ و فیوضات ذاتیہ سر اوقات غفلت و کبریا کی ہوئے مسند
 ارشاد پر جلو کس فرمایا التزام ریاضت و مجاہدات چنانچہ باید و شاہد کیا

خلاق طالبین حق دین و علم کو حسب حوصلہ و استعداد بہت طالبین کے ایک
 توجہات عالیہ ترقیات مقامات ماسہ کر کے اجازت و خلافت کے ممتاز
 ہو کر اشاعت طریقہ شریفہ کیا ہے۔ ان کی نشیبت و طریقت ایک ذات والا صفات
 میں کما حقہ موجود تھی درجہات زہد و وسع و تقویٰ و توکل پر کہ لازم مقام شیخی
 میں بہت ثابت قدم تھے دنیا اور اہل دنیا کے منفرد اتباع سنت سینہ و اجتناب
 بدعت سینہ پر راغب اخلاق حسنہ موافقت اصحاب عبادت شریفہ تھے اس درجہ
 متواضع تھے کہ آپ کو خادم سے بھی کتہہ جانتے تھے ستر کمالات واجب تھی تھے
 شہر تاپسند تھے سبزی و انز و امر غوثیہ صفات بشری کا وجود نہ تھا کمالات
 ملکی جلوہ گر تھے نرم کلام شیرین گفتار جو نسبتاً شیفہ ہوتا موزونی طبع وجودت
 فکر و رجبہ غایت آپ کو حاصل تھی اشعار فارسی و ہندی گاہ گاہ نظم فرماتے تھے
 قبول خاص و عام ہوتے تھے شب روز سو اذکار اشغال و طاعت و عبادت
 و نشر طریقت و افادہ سلوک طریقت کوئی کام نہ تھا باوجودیکہ ایسی سخت امراض
 لاحق تھے کہ طاقت نشست و برخاست وغیرہ بہت کم ہو گئی تھی مگر جو اشغال
 و اوراد و توجہ و حلقہ معمولی تھے ہرگز اونہیں قوت نہ تھی یہی استقامت تھی کہ نثر و صوفیہ
 بالائی کرامت ہر باب و صفا امراض و کثرت ضعف آخر عمر میں بہ نیت نکاح فرزند خیر
 فقیر سفر مند و ستان اختیار فرمایا راہپور کو اپنے قدیم منور کیا انوار کتب علیہ السلام
 صاحب مرحوم کمال تعلیم و تکریم پیش آئینہ ان ہی بہت مردم آہلی توجہات عالیہ
 نسبت طریقت تھی بالکل ذات شریف ایک اس آخر زمانہ میں نہایت غنیمت
 تھی جو محبت و شفقت اس نا اہل پر مبذول فرماتے تھے کہ کسی پر ہوگی انیس غلو

و جلیس جلوت ایسا فقیر تھا افسوس ہزار افسوس چند ماہ بقید حیات رہ کر دوم
 محرم الحرم شروع شد بارہ سواٹھانوہ ہجری میں سفر آخرت اختیار کیا
 ﷲ و انا الیک راجعون قبر و قہ حضرت حافظ جمال اللہ نقشبندی مجددی
 بجانب قبلہ مدفون ہو گا وہ تاج عربی کفشتہ فقیر صنی اللہ الکیل عنہ و ماہ
 تاج قاری افسوس فتاویج عرفان آپ کے ایک ہی فرزند ہیں عزیز مولوی
 ابو الخیر عبد اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ و ابقا کا بیع الشانی ۱۲۸۶ بارہ سو ہجری
 دہلی میں اندرون خانقاہ شریف متولد ہوئے والد ماجد فرید جارسا لگی انکو بچہ
 حضرت جد امجد لاکر عرض کیا کہ اس فرزند کو بیعت مشرف فرمائی آپ نے الفاظ بیعت
 انکو پڑھائی حفظ قرآن شریف کر کے تحصیل علوم مروجہ مولوی رحمۃ اللہ صاب مہاجر و
 مولوی سید حبیب الرحمن صاحب مہاجر و سید احمد دہان کی وغیرہ سے کئے استعداد
 علوم ظاہری میں خوب حاصل ہوئے فطین و ذہین ہیں طبیعت موزون شعر خوب گو
 ہیں سلوک طریقہ بارگراں اپنے والد ماجد سے ملے کیا اجازت و خلافت سے مشرف فرمایا
 بعد انکے انتقال کو انکے قائم مقام ہوئے سفیدین توجہ سے بہر یاب ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ
 انکی عمر میں برکت کری مانند آباء و اجداد ظاہر و باطن میں کامل مکمل فرماو آمین حمد
 اعارفین تختہ الواصلین عم اصغر حضرت شاہ محمد مظہر رحمۃ اللہ
 علیہ فرزند اصغر حضرت مصطفیٰ ہیں انکی ولادت سوم جمادی الاولیٰ ۱۲۸۶ بارہ
 اڑتالیس ہجری دہلی میں اندرون خانقاہ عالم پناہ حضرت شاہ صاحب قبلہ واقع ہوئی
 عمر ایک سالگی میں اپنے جد امجد کو دیکھا تھا فرماتے تھے کہ صورت شریف آپکی فقیر کو سنو
 خوب یاد ہے صغر سن میں حفظ قرآن مجید کر کے تحصیل علوم نقلیہ و عقلیہ میں مشغول

ہوئے اوسی زمانہ میں آپکو والد ماجد نے بیعت کشتہ فرما کر مصروف تربیت ظاہرین
 ہو کر کتب و اہل علوم مولوی حبیب اللہ مرحوم وغیرہ سے پڑھیں اکثر کتب فقہ و تفسیر
 و حدیث و تصوف وغیرہ بقرا ت و سماعت آپکو والد ماجد صحاح ستہ بالاستیعاب
 عم اکبر حضرت شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ سے تحقیق و تدقیق پڑھیں سلوک طریقت شنبہ
 مجددیہ از ابتدا تا انتہا مقامات احمدیہ و مدارج علیہ خاص تو جہات سامیہ والد ماجد
 سوطے فرمایا عمر فقیر بائیس سال کی تھی کہ تحصیل علوم ظاہری و کمالات باطنی سے
 فراغ حاصل کر کے باجائز و خلافت مطلقہ مشرف ہو کر اوسی زمانہ میں آپکو شوق
 حج غالب ہوا والد ماجد کے اجازت طلب کیا چونکہ فراق شاق تھا آپ اجازت نہ دی
 تھی بہت سعی و کوشش سے اجازت دی و آپکو وداع کی تاد وازہ شہر نقشبند لا فقیر بھی
 ہمراہ تھا کہ آپکو رخصت کیا اور دعائے بحال التجا کی خطوط طہنجام مجبین یہ رقم فرمایا
 علوم اسرار میرے فرزند سے حاصل کرو کہ نسخہ معارف فقیر سے پھر کئی سال میں وہ
 نسخہ صحیح کیا پھر اللہ تعالیٰ کفایت منتہا کو پہونچا پھر انتہی آپ مع رفقا روانہ حرمین
 شریفین ہو کر بیکت دعا زود تر شرف طواف بیت اللہ و روضہ مقدسہ نبویہ
 سے آغاز حاصل کر کے مورد تجلیات ذاتیہ و الطاف نبویہ ہو کر بحفظ و سلامتی مرا
 وطن کی آپ والد ماجد کو بہت فرحت و مسرت حاصل ہوئی آپ بحال استقامت ظاہر
 و باطن مشغول افادہ بعض مریدین و درس طالبین ہو کر ہمراہ والد ماجد ہجرت حرمین
 شریفین فرمائی و مخصوص عنایت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو کر بعد
 رحلت آپکو سند ارشاد پیر ممکن ہو کر مردمان جہان بہرہ استفادہ ظاہر و باطن حاضر
 خدمت ہو کر مستفید ہوئے موافق استعداد فواید ظاہری و معارج باطنی طو کر کے

بہت مرتبہ اجازت و خلافت کو پہنچے شب روز سو آفادہ طالبین و حلقہ قریب
 اور کام تھا مرتبہ زہد و ورع بکمال آنگو حاصل تھا سخاوت و موافقت اصحاب
 اعانت عریبان و محتاجان جبلت ذاتی تھی مکارم اخلاق مراحم شفاق ایک خارج
 از حد تحریر میں ہوا بیکار ہی حاضر خدمت ہوا تمام عمر حسن جہد ساق کا مداح رہا خیال کرم
 احسنکم اخلاقاً اپنے بیچ میں کافی می بعد انتقال حضرت والد و عم گرامی فقیر ترین
 شریفین میں سوائے آپ کے ذات ملکی صفات کو کوئی باقی نہ تھا ارشاد آپکا بہت ہوا ایک
 رابط یعنی خانقاہ بکمال اہتمام حسن نظام بہت بڑے کئے طبقاتی مدینہ شریف میں
 بجانب باب الحجۃ بنوانی ہر بہت زائرین و مقیمین اس میں رکھ کر کمال راحت پاتے ہیں
 منجملہ باقیات صالحات کے یہ عمدہ عمل آپکا تاقیامت باقی رہے گا اوس کے کتب خانہ میں
 کتابیں بہت نادر الوجود عمدہ کمیا جمع فرمائی ہیں جزاۃ اللہ عن المتقین
 خیراً اپنے والد کے احوال میں کتاب سخی بہ مقامات سعیدیہ بفضل لکھی ہو سبب بہت
 محبت حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شوق دین یقین شریف سا اہل سال
 سو قدم باہر مدینہ شریف سے نہ کھایا یہاں تک کہ حسب نیاز دلی یازدہم محرم الحرام ۱۳۸۰
 سنہ التیرہ سو ایک ہجری میں انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ۵۰ یقین
 شریف میں متصل دیوار بجانب قبلہ قبہ مبارک حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلوئے
 قبر شریف والد ماجد مدفون ہو کادہ تاریخ عربی گنتہ راقم سطور و هو قد تشرف بملقہ
 اللہ و نیز تاریخ فارسی منظوم فقیر قطعہ تاریخ چو عم مہین شاہ منظر جناب ہر فرستہ
 روز نیا جو بچکان ہر دہ سال تاریخ معصوم گفت پانچناں شہد مقاشش بدن چار
 فرزند و نسلند خرد سال آیکے ہیں برخوردار احمد بہا والدین کہ دوازده سال

بہ خط قرآن میں مشغول ہوا آثار صلاح و وراثت ابالی اوسکی سیماسو طاہرین نور
 چشمان محمد ابراہیم و محمد عیسیٰ و محمد موسیٰ بنو زخرد سال ہیں اللہ تعالیٰ
 انکی عمریں برکت کسے صالح و متقی مثل ابا کریم طاہر و باطن ہیں فرماوی آمین
 مولوی ولی الدینی صاحب مجددی رامپوری زبدۃ اصحاب عمدة خلفاء حضرت
 مصنف ہیں نسب میں بواسطہ حضرت خواجہ محمد سعید حضرت مجدد قدس سرہما
 پہونچتے ہیں اقول عالم فاضل متقول و معقول بنیت استفادہ طاہری و باطنی پر
 خدمت میں حاضر ہو کر بیعت طریقہ مجددیہ میں کی چند سال ملازم صحبت شریف
 رہ کر سلوک طریقت طرکیا اجازت و خلافت کے مستحق ہوئے نسبت باطن خواجہ
 کی استفادہ بعض کتب دینیہ بھی کیا والد ماجد فقیر سے بھی استفادہ طاہر و
 توہیات باطن کیا موصوف بتواضع و مسکنت و صبر و حسن و اخلاق ہیں حضرت
 فرماتے تھو کہ اسم با اسم ہیں اس سے زیادہ کیا بشارت ہوگی بعد انتقال مولوی
 حیم بخش مرحوم باتفاق مشورہ حضرت والد و جناب امام کرام خدمت خانقا
 دہلی آپ پر مفضول ہوئی بافادہ مریدین و درس طالبین میں مشغول ہیں سلمہ اللہ
 تعالیٰ وابقاہ واصلہ تمنناہ مولوی محمد ارشد حسین صاحب مجددی
 رامپوری عمدة اصحاب زبدۃ خلفاء حضرت مصنف سرہما نسب میں بواسطہ حضرت
 شیخ محمد عیسیٰ حضرت مجدد قدس سرہما کو پہونچتے ہیں حافظ عالم و فاضل اجل معقول
 و متقول و اعط خوش تقریر ارشد تلامیذ مولانا محمد نواز صاحب حب و حبیبیت مولانا
 نادر حاضر خدمت تشریف ہو کر دست مبارک پر بیعت کی چند سال ملازم صحبت
 مالہ ہو کر سلوک مقامات مجددیہ تا آخر طے کیا اجازت و خلافت کے ممتاز ہوئے

دو مرتبہ شرف حج و زیارت روضہ اقدس کمرہ پوختہ کی آپ پر عنایت
 خاص تھی مرجع طالبین ظاہر باطن بین نفع اللہ معلومہ السالکین شاہ عبدالرحمن
 مجددی تاشقرخند کی قدما سے اسحاق بیار خلفا سے ہیں نسب میں ہیں
 حضرت خواجہ محمد معصوم حضرت مجدد رضی اللہ عنہما کو پوچھتے ہیں طالب خدا ہیں
 وطن کے کلک خدمت حضرت میں حاضر ہو کر تمام نسبت طریقہ شریفہ حاصل کر کے
 شرف حج و زیارت مدینہ طیبہ مشرف ہو کر باغزا اجازت و خلافت وطن
 مراحت کی بالترام ریاضات و ترک کلوغات مرجع و آب طالبین خیرات و حلقہ
 اور مراقبہ آپ کی خانقاہ میں جمعیت تمام معتقد ہو تا تھا رحمۃ اللہ علیہ شیخ نور
 احمد مجددی قدما را اصحاب حضرت سے ہیں نسب میں ابو اسطہ حضرت محمد علی خا
 مجد کو پہنچتے ہیں اوک بیعت حضرت شاہ روف احمد عم زادہ حقیقی سے کر کے
 توجہات لین بعد خدمت اقدس میں حاضر ہو کلازمت صحبت حلقہ توجہات
 کی حضرت نے اجازت طریقہ عنایت فرمائی موزونی طبع و مناسبت شیعہ کوئی بغا
 حاصل تھی صاحب دیوان فارسی وارد و مرزا غالب مومن خان مرحوم اصلاح
 لیتے تھے بعد غدر مع اہل و عیال کابل میں سکونت اختیار کی امیر کابل بہت عزت
 کرتا تھا آخر عمر میں تنہا ہجرت حرمین شریفین کی چند مدت بقید حیات رکھ کر مکہ منظر
 میں سفر آخرت اختیار کیا رحمۃ اللہ علیہ جناب مولوی حبیب اللہ ملتان
 قدما را اصحاب تھے خلفا سیدین صدر علوم و تقابہ و تقابہ اوساد حضرت یعنی والد
 ماجد فیض حضرت شاہ عبدالغنی و شاہ عبدالغنی و جناب محبت شریفین مرید حضرت
 جدا محمد شاہ ابو سعید قدس سرہ آپ ہی کے معیت میں حج کیا اسکو کتھا ما محمد

حضرت مصنف کی توجہات سبکیا اسل کیا سیرت اجازت و غایت تہذیب و تہذیب
 حضرات بسبب ارشاد ہی کمال تعلیم الکی فرات تہذیب کہ علوم میں ملک حاصل تہذیب
 بقہ بی بی جنہ چنانچہ اچھی دوست تھی ہار کی اسبق اصحاب اسل
 خلفاء حضرت سب میں اپنا حال دینا چاہے مکتوبات حضرت سب میں لکھا ہو بلکہ
 اختصار کے قلمی کیا ایام طلب علم میں سرشار جذبہ محبت خدا ہو کر طلبتہ شیخ کامل
 میں سفر و سیاحت عالم کی بہت کی کمال کی خدمت میں حاضر ہوا اس کا میں قلب
 جمین حاصل ہوئی وہ ہی اضطراب تھا بعد استخارہ عرق معجم بجا نبی علی کیا بندہ
 میں قد مہوسی حضرت شاہ ابوسعید کہ بہرہ حریم شریفین نشر نصیب فرمایا بندہ
 مذکور تہذیب شرف ہوا اس کے دست مبارک پر بیعت کی لیکن اضطراب کم نہ ہوا بلکہ
 تہذیب کیفیت حال حضرت سب کی آپس فرمایا میں راجہ جو ہا ناموں رقم نامہ و
 یہاں رہو یا دہلی کو جاؤ کہ وہاں سب فرزند میان احمد سعید میں او کی خدمت میں
 رہ کر توجہ لو پس مقصد دہلی بخیرا رہ میں حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کو خواہ
 میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ تم ہمارے خلیفہ ہو لہذا شوق دلی اور سی زار ہو انا کہ
 قد مہوسی قطب دوران عوث زمان شیخی و امامی و ابوسعید و حضرت شاہ احمد
 سعید قدس سرہ تعالیٰ بسرہ الاقدس و قلبی و روحی فدا ہر شرف ہوا ہجرت ہوا
 تسکین ہو گئی الحکمہ تہذیب تہذیب کی سہ پاکر میان کار و شوق است و ایک سال
 دو ماہ پانچ روز خدمت حضرت میں حاضر رہا اس مدت میں میں اس مال الیق
 لاشکو کو اجازت فرمایا شریفین تہذیب و قافہ تہذیب عین تہذیب تہذیب تہذیب
 و قیص و کلاہ اپنی مرحمت کی اجازت لکھ کر و لای خراسان و تہذیب تہذیب تہذیب

اجازت نامہ میں یہ الفاظ انکے حق میں تحریر فرماؤں میں قصار مجمع کہ تو اس مہم
 الجار فاجز قہ بالجارۃ مطاقہ لا یشکک الہی والقاء الشکک
 فی قلب الاحباب جب وطن کو پہنچے اس قدر ارشاد اور شہ طریقت
 اسے ہوا کہ حد میاں سے باہر چل سیکر وہ ہزاروں مریدین خانقاہ واسطہ دیو
 انکی توجہات سے ظہور میں آئے کئی خانقاہ انکے ملک خراسان میں مہمور آباد ہیں منبع
 فیوضات صدر خوارق و کرامات تہو حضرت فرماتے تھو کہ جیسے مولانا خالد ہمارے
 پیرو مشد کی خلفا میں ممتاز بکثرت ارشاد تہو ایسے ہی حاجی صاحب ہمارے خلفا میں بکثرت
 بکثرت ارشاد و تہذیب فنا فی الشیخ کا کہ واسطہ وصول الی اللہ ہو انکو ایسا حاصل ہوا
 کہ کم کیا حاصل ہوا ہو حضرت کے دریا محبت میں ایسے مستغرق تھو کہ وقت حضور
 حالت بیہوشی طاری ہوتی تھی کفش برداری کمال فقر و غنت جانتی تھو کہ بیت الخلا
 اپکا اپنے ہاتھ سے پاک کرتے تھو بسبب خدمت و محبت کمالات شیخ بخوبی انکی
 ذات میں جلوہ گر تھو ہر کہ خدمت کروا و مخدوم شد پامخدوم عالم و عالمیان
 تھو حضرت کو یہی انکو ساتھ اختصاص محبت اس وجہ تھو کہ کسی کے ساتھ یہی
 کمال الطاف و عنایت اپنر مبذول فرماتے تھو تاکہ جب ہجرت فرمائی جتو
 مریدان طریقت ہندوستان و خراسان حضرت کے تھو انکے والد تھو ایک تحریر عام
 مضمون نیابت ممالک مذکور بنام انکے لکھی چنانچہ وہ تحریر جناب عم اسفند نے مقالت
 سعیدی میں نقل کی ہے بہت الفاظ عالی اوسمیں تحریر فرماتے ہیں بلکہ جناب مذکور نے
 تمام مسئلوں میں حاجی صاحب اور انکے خلفا کے احوال میں ایک باب علیحدہ لکھا ہے
 جو کہ ہر روز سنیہ مع فرزندان ہجرت کی خانقاہ دلی کی خدمت انکو عطا کی تسبیح خانقاہ

و مکانات بہر خدمت سپر لحو اور اجازت دی خواہ خود دیوان یا کسی اور شخص پر
 مقرر کرین چنانچہ مولوی رحیم بخش مرحوم کہ آپ کے خلیفہ صاحب نسبت اور بی
 و مراض و متواضع ہوا اپنی جانب سے مقرر کر کے بہرین آبادی خدمت خانقاہ
 عالم پناہ چنانچہ باید و شاید مولوی حبیب الرحمن مرحوم سے فی اور خدمات لائقہ حسب
 وار و صادر کرتے تھے جمیع زیرین نہایت مدد و شہادت و انگریزوں نے شہید
 چند سال گذر چو کہ حاجی صاحب نے اپنے بزرگوار سے شہادت ہو کر بقاہ مدنی میں
 ضلع دیرہ اسماعیل خان اپنے خاندان میں مدفون ہوئے علیہ الرحمہ والصلوات
 مقام جناب حاجی صاحب حسب نسبت ملا محمد عثمان صاحب سید الشہداء مقررین
 مرجع و آب طالبان حق جل و علا صاحب زبیر و ورع و تقوی جامع کمالات ظاہر
 باطن ہیں وجود انکا وہاں بس غنیمت ہے اللہ تعالیٰ انکی عمر میں برکت عطا کرے و دیگر
 سلامت رکھو آمین آنحضرت اودہ مولوی حسین علی باجوڑی قدماہ اصحاب
 واعظم خلفار سہ ہیں اول زمانہ جد امجد حضرت شاہ ابوسعیدین حاضر ہو کر طہیۃ
 نقش بند یہ مجددین بیعت کر کے چند روز فیض صحبت اوٹھا کر مراجعت وطن
 کی بعد رحلت پہر اگر خدمت حضرت عین تجدد بیعت کی ملازمت صحبت شریفہ
 و خدمات خاصہ میں بدل و جان بارہ تیرہ سال تک مصروف رہے نسبت جمیع
 مقامات احمدیہ مجددیہ کی تانہا حاصل کی حضرت کی انپر کمال عنایت خاصہ تھی
 یہ بھی قرار محبت حضرت و فرزند ان مثل غلامان تہو مصروف صفات حمیدہ از
 تواضع و شکست و مسکنت و صبر و توکل و تحمل و حسن اخلاق و قوی نسبت مشرت
 باجائز عامہ و خلافت مطلقہ بعد رحلت حضرت ملازم توجہات حضرت و انکا

تازندگی رہی توجہ جمیع مقامات میں ایسے ہی لین بلکہ بوجہ کمال محبت اس
 فقیر کے بھی حلقہ توجہات میں شریک ہو کر توجہ لیتے تھے بعد حصول خلافت چند
 مدت ہندوستان میں فیض سانی کر کے باجارت حضرت ہجرت حرمین شریفین
 کر کے متوطن مدینہ شریف ہو کر مگر م افادہ مریدین تھی تشریف آوری حضرت
 بعد تشریف آوری ترک افادہ کیا ہر استفادہ رجوع کی حضرت کو بارہ میں فرما
 تھو کہ اپنے مقصود کو پہونچو چند سال ہو گئے انتقال کیا بقیع نشین قریب فرار
 حضرت مدفون ہو کر رحمۃ اللہ علیہ مرزا محمد نقشبندی عرف مرزا شاہ
 رخ بیک دہلوی عمدہ نیاز مندان قدیم و زبدہ مخصوصان برگزیدہ حضرت سے
 ہیں چونکہ خلافت انکو حضرت والد سے ہر لہذا انکا حال خلفای حضرت والدین
 سندج ہو گا ملا قربان بخاری قدس خلفاء کرام سے ہیں چند سال بعد
 عالی میں رہ کر سلوک طریقت تمام کیا اجازت خلافت سے امتیاز پایا حضرت نے
 تھو کہ حسب نسبت قویہ و کشف مقامات تھو اپنے وطن میں افادہ طالبین میں بہر کم
 تھو رحمۃ اللہ علیہ ملا یوسف ازبکی قدس خلفاء سے ہیں چند سال ملتمس صحت
 شریف رہ کر سلوک باطنی انتہا حاصل کر کے خلافت پائی وطن مالوف میں ہدایت طائیف
 میں مشغول تھو رحمۃ اللہ علیہ حاجی ملا عبداللہ رحمہ کو لابی قدما و خلفاء سے
 ہیں حافظ مجاہد سب لوگ طریقت قریب انتہا طے کر کے خلافت پا کر مراجعت
 وطن کی لوگ انتہا بہت شہید تھو رحمۃ اللہ علیہ ملا حسام الدین باجوڑی
 محمدہ خلفاء سے ہیں چند مدت صحت شریف میں حاضر رہی نسبت خاندان خوب
 حاصل کر کے اجازت خلافت پائی رحمۃ اللہ علیہ ملا تاج محمد قندھاری کل

خلفائے دین فاضل اجل جمیع عالم معقول و مشغول کثیر الذکر متواضع متواضع متواضع
 احوال بلند و مقامات اربست چند سال ملتزم صحبت شریف سے نسبت باطن
 جمیع مقامات مجدد و پہ حاصل کی شرف اجازت و خلافت سے بہرہ یاب ہو گیا راجہ و
 زیارت سے مشرف ہو کر دوبارہ پہر قصد حج روانہ ہو کر راہ میں انتقال کیا حضرت
 برحمتہ ملا سفور واری قدماہر خلفاء سے ہیں حضرت جد امجد شاہ ابو سعید
 قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ملازم صحبت ہوئے بحیث حضرت مذکور حج
 زیارت سے بہرہ یاب ہوئے بعد رحلت کو کئی سال حضرت کی صحبت شریف میں
 سلوک تمام کیا خلافت عطا ہوئی مراجعت وطن کی افادہ طالبین میں مشغول رہے
 رحمۃ اللہ علیہ ملا پیر محمد قندھاری قدماہر اصحاب اکمل خلفاء سے ہیں حضرت
 انکی بہت مدح فرماتے تھے کہ صدق طلب و اداۃ صادق حق جل و علاہ عیسوی نہیں تھا کم
 کسی میں ہو گا غلت و تجرید میں تھا تہو صائم النہار قایم اللیل صحبت چند روزہ میں
 رہ حاصل کیا کہ سالہا سال میں ہوئے تہا اجازت و خلافت دیکر مرض کیا رحمۃ اللہ
 علیہ ملا محمد یوسف کولابی اول مرزا عبد الغفور خر جوی سے استفادہ کیا
 بعد خدمت اقدس میں چند سال ملازم صحبت رہے سلوک باطن انجام کو پہونچا کر
 زیارت و خلافت سے مشرف ہوئے بعد رجوع وطن صاحب خانقاہ مرجع خلائق ظاہر و
 باطن میں تھے رحمۃ اللہ علیہ ملا محمد شریف کولابی عمدہ خلفاء سے ہیں چند سال
 حاضر رہے سلوک خاندان حاصل کر کے اجازت و خلافت سے بلند ہوئے بعد رجوع
 وطن روایت طالبین میں مصروف تھے رحمۃ اللہ علیہ ملا نور محمد کولابی عمدہ خلفاء
 سے ہیں جامع کمالات ظاہر و باطن کئی سال خدمت عالمین استفادہ تو بہت

و سلوک مقامات و التزام اشغال و اذکار کیا اجازت و خلافت گمشدہ ہو کر مراجعت
 وطن کی ارشاد طالبین میں مصروف ہو گئے اور ستارہ کی شلخ قادریہ سے توفیق
 کمال ہو گیا سب مرید و نوامہ کیا کہ اپنے استفادہ کو یہ کہ مقام انکا عرش پر میرا و
 بہرہ لہذا بکثرت مرجع خلائق ہو کر رحمہ اللہ علیہ ملا اسلندر بخاری عہدہ
 خلفاء سے بین دہلی میں اگر بارادہ صادقہ التزام صحبت شریف و غلت و اذکار
 و اشغال کیا قریب دس بارہ سال سفید توجہات پر فیوضات رہ کر سلوک باطن
 نسبت طریقت تا آخر حاصل کی اعزاز اجازت و خلافت کے بہرہ یاب ہو کر خیر و
 فقیر سے ہی بہت تہنیک کیا ہر بصیت حضرت زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہو کر
 صاحب احوال عجیبہ و واردات غریبہ تہ و لائیت خاصہ محمدیہ سے مناسبت اپنی بیا
 کرتے تہو مدینہ شریف میں انتقال کیا البقیع شریف میں فرما حضرت کے مدفون ہو کر رحمہ
 اللہ علیہ ملا فیض احمد غزنوی فرزند شاہ گل محمد خلیفہ حضرت شاہ غلام
 علی قدس سرہ اجل خلفاء سے بین حضرت کی اپنے کمال عنایت خاص ہی چند مدت
 میں فیضیاب جمیع مقامات احمدی ہو کر اجازت و خلافت عطا فرما کر حصہ وطن
 کیا کہ ارشاد خلائق کرین عالم شباب میں سفر آخرت کیا رحمہ اللہ علیہ ملا شرف
 غزنوی اکمل خلفاء سے بین بارہ برس خدمت میں حاضر رہے سلوک تا آخر مقام
 احمیہ طے کیا صاحب حالات مصدر و وارادت مہذب الاخلاق حضرت کی انہر شفقت
 و عنایت خاص تہی بعض خدمات مخصوص انہر تہیں اس کے اس فقیر اقم الحروف
 کو فی شریک و یمن تہا زمانہ حیات حضرت میں و بعد حالت ہی و الہ فقیر سے
 استفادہ کیا بصیت حضرت ہجرت کی لائف میں انتقال کیا قریب رونہ حضرت

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دونوں پر رحمۃ اللہ علیہ ملا فیض احمد وندھار
 خانہ خاں سے بین کئی سال خدمت نشین حاضر رہے بہرہ یاب نسبت خانہ
 بہرہ خیر سے ایک مکتوب میں بہت لائق ذکر کے لکھا ہے کہ نسبت خانہ ان عالی شان
 و شریف ترین سے ظاہر و باہر سید عالم و عارفانہ سادات از سر نو عطا کیا اتنی رحمت اللہ
 علیہما و علیٰ اولادہما و علیٰ اہل خانہ و لایقی شاہ اجل خلاقہ سے بین
 سال خدمت میں حاضر رہے جو یہ سلوک تمام کیا اجازت و خلافت سے کلمہ بند
 یا اصل کی خانقاہ میں ایسا مراضی زائد علیہ ذکر شاغل مراقبہ کوئی قبل یاد
 فقیر و موہوب قلیل الکلام قلیل المتکلم قلیل الطعام شب و روز میں ایک پیالہ چائے
 انفا کرتے تھے نہ تشریف بسبب کثرت التزام مراقبہ ان کے حق میں فرمایا تھا قلیل
 نہ جب یہ لفظ بشارت کافی ہو بعد خلافت بجانب بنارس مرخص ہوئے تھے کہ
 میں ہدایت طالبین حق جل و علا مصروف رہا ملی شہر مذکور و دیگر بلاد ہندوستان
 نہایت معتقدان کے کمال کے تھے بموجب بشارت حضرت قطب لدہ مذکور تھے جو
 سال گذشتہ جو ارالہی سے مشرف ہو کر رحمۃ اللہ علیہ ملا طہر الدین
 باجوڑی خدارسیدہ خلفا سے بین مکرر کر خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر مسند
 ہدایت مقامات عالیہ ہوئے نہایت تارک الدنیا و بغایت متفرق تفرید و تجرید
 اسباب ضروری ہوا کرتے مگر لباس ضروری حضور میں ہمیشہ مستغرق مشاہدہ
 محبوب حقیقی و تہلک انوار جمال معنوی رہے از دنیا و مافیہا بخبر گاہ چشم کشا
 گاہے بند گاہے متبسم کلمے ساکن حضرت نے جمال عنایت فرمایا کہ ملا مکمل اجازت
 ہو کہ اقلیم و توجہ طالبین کو کیا کرو عرض کیا حضرت بندہ مثل گاہ و خیر ہوا

بگو صاف عجیبہ و حالات غریبہ ہو صحت پر رحمۃ اللہ علیہ ملا جو اس وقت
 عہد خلافت سے بین باراد و صداقتہ حاضر ہو کر توجہات علیہ سے مستفید ہوئے
 و خلافت حاصل کی صاحب علم و عرفان بعض کتب حدیث و تصنیف حضرت پر ہوئی
 ہمارے شہر مراد آباد میں سالہائے دراز مقیم رہے رحمۃ اللہ علیہ ملا محمد کبیر شہر
 خداریہ و خلفار سے بین چند مدت خدمت اقدس میں حاضر رہا اجازت و خلافت سے
 مشرف ہوئے صاحب ذوق و شوق و وجد و حال آثار کثرت از کار و اشتغال و عہد
 انکی سیماسو لایح و واضح تہو قال دہلی میں درجہ شہادت پایا پندرہ سالہ عمر میں
 پیشاوری عہدہ خلفار سے بین کئی سال حاضر حلقہات و توجہات ہو کر مستفید ہوئے
 خاندان سے خلافت مشرف ہو کر حضرت والد کے بھی بہت استفادہ کیا یہ سال
 بندہ بہر پال میں مشغول یاد خدا رہے آخر مشرف بزیارت حرمین شریفین ہو کر مدینہ
 شریف میں انتقال کیا قریب فرار پر انوار حضرت لقیع میں مد فوات ہو کر رحمۃ اللہ علیہ
 حاجی میر مظہر کابلی عہدہ خلفار سے بین مکہ معظمہ میں خدمت شیخ محمد جانا
 خلیفہ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ میں تین سال استفادہ کیا کتب و کلام
 حبیب نہوئی آخر خدمت عالی حاضر ہو کر چند سال مستفید ہوئے خلافت سے بین
 ہو کر بعد رجوع وطن حصار ارشاد و مرجع رہا بین ہو کر علیہ رحمۃ اللہ مولوی
 بشیر علی امر وہی اجل خلافت سے بین عالم فاضل و اعلیٰ پر تاثیر ہو کر مدینہ
 چند سال خدمت شریف میں حاضر رہے حضرت کی انہی کماں عنایت تہو ارادہ ہوئی
 شیفہ محمد بن حضرت شہید باطن حاصل کر کے مشرف بابا زکریا و شہر مدینہ ہوئے
 رجوع وطن غریق رحمت الہی ہو کر رحمۃ اللہ علیہ مولوی محمد اسلم شہر

مسوئی عمرہ خلفار سے ہیں عالم عامل ملکہ علم ظاہر میں خوبیاں سلوک مجددی تہا
 انجام کو پہنچا کر معزز بجاافت ہو حضرت کی انیر کمال محبت و مہربانی اتھی اکثر
 چار کو بیجا صاحب مخاطب فرماتے تھے بعد رجوع وطن درس طالبین ارشاد و مرید
 میں بکمال مشغول تھے علیہ الرحمہ شاہ عابد حکیم بخانی و مولوی محمد عیوب
 ہر دو پیر و پیر اجل خلفا سے تھے ساہی سال خدمت خاصہ میں مصروف رہے
 و مشغول اذکار و مراقبات و حضور تو جہات علی الخصوص پسر نہایت صبا حالات
 و ارادت از حبیب عالم عارف بکمال صلاح و تقوی و زہد و توکل آریستہ قیق قلب
 کثیر البکادرس مثنوی مولانا روم حضرت کے پڑھے تھے فقیر نے بار بار دیکھا عین در
 میں حالت بکا انپرستولی ہوتی تھی دونوں پیادہ پاشرف زیارت حرمین شریف
 معزز اور شاہدہ جمال جہان آرا سے مشرف ہو کر جمیع مقامات مجددیہ میں تو جہات
 ترقیات حاصل کیں اجازت و خلافت سے بہرہ یاب ہو کر مرض بوطن ہو کر محمد ہم اللہ
 برحمتہ ملا محمد سالم قندھاری و ملا عبد اللطیف قندھاری ہر دو
 برادر عالم و فاضل و فقیہ بقصد خدا طلبی حاضر خدمت اقدس ہو کر نسبت
 خاندان مجددیہ سے بہرہ ور ہو کر خلافت حاصل کر کے رجوع بوطن کی سعادت
 افادہ طالبین رہے رحمۃ اللہ علیہ ملا چند ن خان خدایر سیدہ اصحاب سے
 ہیں چند سال خدمات اقدس سے بہرہ یاب ہو کر نسبت خاندان نقشبندیہ مجذوبہ
 سی خط وافر حاصل کر کے مشرف باجازت و خلافت ہو کر رحمۃ اللہ علیہ مولانا
 محمد نواب صاحب علامہ علوم مقبول و منقول جامع فنون فروع و اصول
 موصوف بصفای ذہن و نفوس و خیر و طبع و فایز سلیم و دین سال بہرہ مستفاد

نسبت نقش بندہ کمال صرف ہمت عالمہ و قوت توجہ سراسر حضرت ماسیون
 شریف و محفل رفیع و حضرت کی آپ پر کمال عنایت و نہایت شفقت و مہربانی
 شریف ہی حضرت نے ہی اجازت فرمائی کہ وہ تادم مولوی فضل حق
 خیر آبادی جو پیش گزشتہ سال پہلے کہ مع اہل و عیال ہجرت کر میں شریفین
 کی شرف جوار بیت اشد المعظم حاصل ہو علم طب میں ہی کمال حذاقت و موصوفہ
 معالجہ امراض میں مشہور سبب فضائل اعیان حرم با احترام تمام پیش آتی ہیں
 شرح عقائد نسفی فقیر نے آپ سے پڑھی ہے سبب صحبت بعض کسان بہ نسبت عقیدہ
 سابق فتور واقع ہوا اشد اعلم شیخ ابوبکر رومی دیار بکری شافعی عم
 خلفاء سے ہیں خانقاہ شریف دہلی میں شرف بیعت کے مشرف ہو کر التزام توجہات
 و ذکر شغل کر کے سلوک تمام کیا مخلص بخلاف ہو بعد رجوع وطن ہدایت طالبین
 میں مصروف تھے بعد چند سال حاضر مدینہ شریفہ ہو کر دوبارہ فیضیات تہجرات تا
 انتقال شریف رہے بعد رحلت استفادہ نسبت مقامات حضرت والدہ کی کر رہے
 بلد طیبہ میں انتقال کیا جامع علوم و معارف تھے رحمۃ اللہ شیخ محسن بصری
 حبشلی دہلی میں واسطے تحصیل سلوک طریقہ نقش بندہ مجددیہ شہرت کمال حضرت
 کی منکر حاضر ہو تین سال استفادہ کیا نسبت معنوی حاصل کر کے ممتاز تاج
 جو کہ مرض بطن ہو مولوی غلام محمد غزنوی جامع علوم معقول و منقول
 بکثرت اذکار و اشغال موصوف گیارہ سو بار نسفی اثبات ایک نفس میں کرتے تھے
 علی بن القیاس ریاضات میں کمال اجتہاد و شغول تھے کئی سال صحبت شریف
 سلوک تمام کر کے مرض بطن ہو اجازت و خلافت کے بلندی حاصل کی

مستفیدین کے بہرہ یاب تھے رحمۃ اللہ علیہ حاجی گل محمد رومی اول بعض خلفاء
 حضرت استفادہ کیا تسکین حاصل نہونی خدمت عالی میں حاضر ہو سکوں نقشہ
 مجددیہ تو جہات عالیہ سے تمام کر کے مشرف باجازت و خلافت ہو چکے چند سال
 بلکہ تونک میں افادہ فریدین میں سرگرم رہ کر زیارت حرمین شریفین کو حاضر ہو
 وہیں انتقال کیا رحمۃ اللہ علیہ مولانا شیخ محمود افندی مکی برگزیدہ
 خلفاء سے ہیں چونکہ درو خدا طلب ابتدا سے ولین تھا قبل فیضیابی از حضرت طریقہ
 نقشبندیہ میں بیعت کسی شیخ سے ناک روم میں کی تھی جب کہ حضرت داخل حرم
 مکہ ہوئے کمال عقیدت و محبت مبارک پر بیعت کر کے ملازم صحبت شریف مکہ مکرمہ
 و مدینہ منورہ میں رہے حضرت کی انہر کمال عنایت و شفقت تھی تا حدیکہ اول مرتبہ
 جب قصد زیارت مدینہ طیبہ کا حضرت نے کیا تھا یہ بھی ہمراہ تھو جمال یعنی شہربان
 خاص انکسار کو گران سمجھ کر بار برداری و کرایہ سے انحراف کیا حضرت جمال سے
 نہایت آزرده ہو کر غم موقوف رکھا چنانچہ وہ جمال بسبب عہد شکنی راہ میں
 قتل ہو کر سر کو پہنچا سکوں طریقہ مجددیہ حضرت کی توجہات سے نامقام معبودیت
 صرفہ کیا باجازت و خلافت سر بلندی دارین حاصل کی بعد رحلت شریف توجہات
 تکمیل مقامات والد ماجد سے لین بغضیلت علم و عمل و صلاح و تقوی و تہذیب اخلاق
 موصوف ہیں عہدہ محافظت کتب خانہ مکہ براز جانب سلطان روم مامور ہیں سلمہ اللہ
 و ابھارہ و اوصلہ منہ مولوی محمد شاہ صاحب انعیان بلکہ لکھنؤ عہدہ تلامذہ مولانا
 محمد نواب صاحب بقصد حج و زیارت حرمین شریفین میں آگے آوازہ کمالی حضرت سرگرم
 کمال عقیدت و نہایت محبت بہت مبارک پر بیعت کی التزام صحبت عاتقین نسبت

خاندان مجددی کے بہرہ یاب رہے سکو کہ باطن قریب کام حاصل کر کے خلع نجات اجازت
 و خلافت ہو دو سال خدمت عالمین حاضر رہے خدمات خاص کہ موجب مزید اختصار
 و قرب محبت و عنایت تہین بچان و دل بچا لاکھ حضرت نے بوقت رحلت بجمال افسوس
 فرمایا یہ میرے بازو میں مجھ سے جدا ہو گئے ہیں اس کے زیادہ کیا فضیلت ہوگی جانیع
 فضائل حاوی علوم حلم و حیا و مروت و سخا تہذیب اخلاق موافقت احباب حسن عقید
 تواضع و مسکنت بردباری و فراست فرزانی و دانشمندی و قدر دانی و مہمان نوازی
 میں یکساں روزگار و فریاد العصر تو نظر فقیر کوئی شخص اوصاف مذکورہ میں ہمارے
 مولوی صاحبانہیں گذرا ایک بار یہی جس کے ملاقات ہو گئے تمام عمر شاہان رہا افسوس
 ایسا صاحب کمال و پروردہ مستور پردہ قبر ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ عَظَمَ اللہُ
 لَہُ وَجَعَلَ قَبْرَہُ رَوْضَۃً مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ سَیِّدِ مَرِّ الدِّینِ اَحْمَدِ صَاحِبِ
 لَکھنؤی بہمراہی مولوی صاحب مذکور شرف بیعت شرف ہو کر ملازم توجہات عالیہ
 و خدمات لائقہ تائید و دو سال حاضر رہے حالت صحت و مرض میں ایسی خدمت
 کہ مورد الطاف عالی و شفقت و عنایت سامی ہو بوقت رحلت فرمایا کہ میرے بازو میں
 مجھ سے جدا ہو گئے ہیں خلافت عطا فرمائی حفظہ اللہ و رزقہ الاستقامۃ علی
 الشریعۃ و الطریقۃ مولوی ابوالحسن لکھنوی مہاجر مکہ معظمہ قبل وصول
 حضرت شیخ یحییٰ خالیدی سے طریقہ شریفہ نقشبندیہ اجازت حاصل کی بعد وصول
 حضرت خدمت اقدس ہو کر فیضان صحبت شریف بہرہ مند ہو کر توجہات مقامات
 بطور طیفہ تا آخر مقامات لہین خلافت سے مفتخر ہو چکے تھے والدہ حافظ ابوب خلیفہ
 حضرت شاہ درگاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہما اور حضرت مودت قدیمی تھی لہذا مخصوص

تقریبات تمام انبیا و ائمہ کرام علیہم السلام حاصل کیں علم طاهرین ہی حاصل ہو سکتا ہے
مکہ مکرمہ میں انتقال کیا جس پر علیہ السلام رحمہ اللہ صاحب جلال و ابرار
سلسلہ ائمہ نقی علیہ السلام حاضر و حاضر ہوئے تھے کی شرف التزام توجہات علیہ
سے کئی سال پہلے اندرون شہر حرمین شریفین میں مخصوص خدمت تھے تا انتقال فیضیاء
حضرت شریف سید توجہات حضرت کے کمالات نبوت لیں بعد انتقال شریف لازم
نوسہات حضرت والد رحمہ اللہ و عم اسرار پھر تقریبات حاصل کیں علم طاهرین اس تعداد ہی
ہوئے علم حضرت میں ہمیشہ فیض و جمال ارتباط و تودت موصوف استعداد سلوک کمال
بھی خوب ہی اصلاح متقی مشغول طاعت و عبادت میں حضرت فرمائے تھے محمد
از مراد ان است اس کے زیادہ کیا بشارت ہوگی بعد رجوع حرمین شریفین سنہ
کہ اضلاع بہوپال میں مصروف یاد خدا و مرج شریعت عزائم (فم اللہ مقلاً
واصلہ صرامہ میان رحیم الہی صاحب دہلوی اول جوانی سے حاضر
خدمت اقدس ہو کر شریعت حاصل کیا نور و الطاف حضرت بسبب متہا
خاصہ کئی سال تک تا وقت انتقال ہجرت حرمین شریفین میں حاضر خدمت تھے
توجہات عالیہ بہت فیضیاء ہوئے کمال گناہات خصوصیت ہی اس فقیر
سے بھی ارتباط و محبت قدیمی ہی عزیز ہو گوی ابو الحیر کو عالم طفلی میں بجمال محبت
اکثر اوقات بچپن میں مصروف رہے مرد صالح متقی و اکثر شائع
عام اوقات بطاعت و عبادت و اواراد و وظائف مستہلک محبت حضرت والد
حضرت شریفات زیارات جمیع زیارگان طریقت عرصہ حیدر سال سے ملازم خانقاہ

شریفہ مدینہ منورہ کی طرف سے مولوی خاندانہ مقصودہ بعد انتقال ہی مہربانی
 و عنایت حضرت سجاد خاں خود بیان کیا کہ تیسرے تین زاد اللہ فی عمرہ و عرفانہ حسن
 احمد علی رومی صاحب مدینہ منورہ کی شوق و شوق مدینہ طیبہ میں حاضر
 خدمت شریفہ ہو کر سترہ مقامات پر خلافت گہرہ مند ہو گاجی علی رضا
 احمد علی مدینہ منورہ میں دست مبارک پر بیعت کی مناسبت نسبت طریقہ شریفہ
 سیرکت انھاس عالیہ پیدا کی درجہ اجازت پایا بعد انتقال ملازم حلقہ و توجہ حضرت
 والد رومی وقفہ اللہ تعالیٰ لما یرضاه سید ابراہیم کرمی صاحب
 حالات و واردات کثیر الذوق و الشوق حضرت کی اپنی کمال عنایت تہی مدینہ
 شریفہ میں داخل طریقہ عالیہ ہو اجازت عنایت فرمائی مولوی رضا علی
 صاحب بنارس کی عالم و فاضل و حافظ و قاری متقی و صاحب مدینہ شریفہ
 میں حاضر خدمت ہو کر بیعت چاند مدت ملازم صحبت شریفہ کے اجازت طریقہ
 سے بہرہ مند ہو کر ترویج میں با امامت حضرت مشرف ہو کر زاد اللہ عرفانہ ملا
 رحمۃ اللہ بنجاری مدینہ شریفہ میں مشرف ہو کر اکثر ملازمت و خدمت
 حضرت والدین حاضر رہتے تھے ابتداً انھما مال حضرت والدہ کو مستفید و مین
 قلمی ہو گا ملا نور احمد غزنوی ہزار درہم فیض الہی شریفہ بیعت کو بیعت
 ہو کر سفر میں شریفہ میں رہے تھے بیعت فیضیہ ہو کر چونکہ انتساب اجازت
 حضرت والدہ سے تھا کہ بیعت میں ہمال انھما خرید ہو گاجی احمد اقبال
 از میری مدینہ منورہ میں حضرت ہو کر حاصل اس بیعت حاضر ہو کر
 فیضیاب ہو کر عرض ہو کہ حضرت رضا علی صاحب حمید آبادی

اوستا و خط نستعلیق خانقاه دہلی میں حاضر ہو کر مصروف اشغال و استفادہ باطنی
 کئی سال رہی اور اک وجدان بغایت اچھا جو دت طبع و تیزی ذہن بدرجہ
 کمال پہ اجازت کے مشرف میں بعد انتقال حضرت دومرتبہ حاضر جرین شیرین
 ہو کر اغراض و دو جہان حاصل کیا ملازم صحبت و حلقہ توجہات حضرت والدہ
 سرہ رہی بعد معاودت ساکن بلدہ بہوپال میں سلمہ اللہ تعالیٰ و اوصلہ
 مولوی محمد حسین صاحب حیدر آبادی دہلی میں حاضر خدمت ہو کر دست
 مبارک پر بیعت کی تا مدت ملازمت صحبت اقدس مشغول استفادہ باطنی و ملحوظ
 توجہات نامی رہ کر شرف باجائز ہو بلدہ مذکور میں مشغول طاعت و عبادت
 میں حصہ اللہ بفرمانہ ملا عبد الرحیم چینی بہر استفادہ حاضر ہو کر خلافت
 پائی ملک ملیار میں مصروف ہدایت رہی آخون حمزہ باجوڑی خواجہ
 مولوی حسین علی باجوڑی ساکبہا بسیار ستفید نسبت رہی ملا عبد القدوس
 کشمیری صاحب حالات ملا بادشاہ میر حبیب خوش استعداد ملا یونس
 یار کنڈی نے تمام سلوک کیا سید عثمان شافعی قریشی تاولایت صغریٰ
 پہونچے ملا حسن غزنوی اجازت یافتہ ہوئے ملا نادور صاحب چند
 سالی مضیاب ہو ملا سالا صاحب کثیر الاشغال و لاؤ کار ملا نذر محمد خوجند
 صاحب واردات عجیبہ ملا عبدالحکیم حرمی صاحب ذوق و شوق شیخ
 احمد بخش کردی رفیق القلب از ارباب کشف قبور و ارواح و غیر ہم رحمۃ
 اللہ علیہم تفصیل احوال جمیع خلفاء و اجازت یافتگان موجب تطویل ہے کہ مقصود
 اس کتاب میں اختصار ہے لہذا حالات مختصرہ پر اکتفا کی ہر ایک فردا شخص خاص کو

ابو الفتح فرزند حضرت شیخ اسحاق فرزند حضرت شیخ ابراہیم فرزند حضرت سیدنا
 ناصر فرزند صاحب بول اللہ حضرت سیدنا عبداللہ فرزند امیر المومنین حضرت
 سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم و از مناسبت و بوجہ
 البختان مسکن ہمد و ما و اہم و اہلنا یا مہل و اہم و ادا مہلنا
 من فضائلہم و آلاء شریف آپکی دو مہماوی الاخری ۱۲۳۰ ہجری
 ہجری بلکہ مجموعہ کتب و تاریخ ہجری ۱۲۳۰ سنہ ولادت مظہر محمدری آثار کمالا
 ولایت و علامات فضائل ہجری ۱۲۳۰ مقرر سن من آپکی جن نور آگین مجلوہ کر تہو مجمع با
 علم و عرفان و ولایت و اصحاب زہد و تقویٰ و ہدایت من ترتیت پانی عمر شریف
 پنج سالہ تہی کہ ملازمت صحبت جدا مجد خود حضرت قطب زمان قیوم دوران حضرت
 شاہ ابوسعید قدس سرہ اختیار کی و ملحوظ نظر عنایت و الطاف و توجہات فیہا
 آپکی ہوتی ہر وقت خدمت شریف میں حاضر رہتے تہو بلکہ شب کو بمعیت آپ کو خواب
 فرماتے جسوقت واسطے کار تہجد کے اوستہ آپ ہی برابر اوٹھتے تہو تہجد
 ہونے معمول تھا کہ اوستہ بعض اصحاب خاص کو توجہ فرماتے تہو آپ ہی تہجد
 صحبت توجہ ہونے فیوضات خاص کچھہ کامل حاصل کرتے سبحان اللہ
 یہ عمر اور یہ شوق ہر کسور بہر کارے ساختند و میل طبعش اندران اندا
 قیل من قبل بلکہ علو یعنی جسکو چاہتے ہیں بلا وجہ او کو قبول کر دین
 بموجب آیہ شریفہ اللہ یجتبی الیہ من یشاء و ینہدی الیہ من یشاء
 بہمین ترتیب جدا مجد اوسی عمر میں حفظ قرآن پیش فرماتے تہو دس برس کو عمر
 شریف نہیں پہنچی تہی کہ فراغت خط سے سوکسات برس کی تہی ستائیسویں

رہنما رہا کہ لیلۃ القدر تھی بعد نماز تراویح و عشرت و روضہ کربلا سے توجہ فرمائی
 میں آگاہ کیا کہ جد امجد نے آپ کو اور اپنے فرزند اوسط یعنی حضرت شاہ عبدالغنی کہ وہ
 قریب قریب طلب کیا کرتے تھے یہ سب مشہور کیا کرنا کہ وقت توجہ ضرور دیا
 کروا چکے تھے سے طراز صحت پھر یہ توجہ جو سب امراض و فتنہ زیادہ ترالتر اٹھ کر
 فوجیات فرمایا یہ حفظ قرآن مجید تحصیل علوم عقلیہ و نقلیہ و کسب لوگ طاقت
 نقش بند یہ تجدید یہ مشغول ہو کر تحصیل قال و کسب حال کا ایک ہی زمانہ
 تیار کیا کہ جد امجد آپ کے عازم حرمین محترمین کو استناورہ فیوضات حضرت علی
 توجہ فرمائی کہ استفادہ ہو کہ آپ روانہ حرمین شریفین ہو گئے اور آپ کے والدین
 یعنی مشہور علماء و شہداء و اولاد و اولاد پر سب اس فرمایا اپنی خدمت میں
 طراز ملکہ توجہ فرمائی کہ اند فیوضات مقامات نقش بند یہ تجدید و غرض ہے توجہ آپ
 فرمایا کرتے تھے کہ بیش بہا خلفاء حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کے
 ہیں قوت توجہ او کی اور آپ کی لیکن عبس قوت توجہ حضرت جد امجد کی باقی
 انتہی حضرت شاہ صاحب موصوف کے نزدیک بھی یہ امر مسلم تھا چنانچہ جو لوگ
 حضرت شاہ صاحب کی توجہ متاثر ہوئے تھے وہ آپ سے توجہ دلوانی معائنات فرمائی
 اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت شاہ ابو سعید قدس سرہ قبل حضوری حضرت شاہ
 صاحب کے ریاضات قویہ مجاہدات شدیدہ زمانہ استفادہ حضرت شاہ دربار
 رحمۃ اللہ علیہ میں مصروف رہے یہ قوت توجہ ثمرہ ادسکا تھا چنانچہ آپ اپنی
 نسبت کو کمال مناسبت اپنے جد امجد سے دیتی تھی قوت توجہ آپ کی ہی آپ کے
 والد ماجد کے اصحاب میں سلم الثبوت تھی بلکہ حضرت مصنف یعنی والدین

کو نزدیک ہی مسلم ہی لہذا بہت گریہ و نگو بنظر ظہور تاثیر آپ پر محول فرما گئے اور آپ
 والد ماجد کی نسبت کو سنا سببت حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کی نسبت دیتے تھے
 آپ نے تحصیل علوم معقول و منقول نہایت تحقیق کمال شوق سے کی کتابیں صرف و نحو
 کی مولوی حبیب صاحب ملتانی سے پڑھیں اور علوم معقول کی مولوی فیض احمد
 دہلوی سے کہ علامہ معقول تو تحصیل کئی اکثر کتابیں فقہ و اصول و حدیث و تفسیر و قصود
 مثل رشحات و نفحات و ہر جلد مکتوبات قدسی سمات حضرت امام ربانی مجدد
 ثانی قدس سرہ و مثنوی مولانا روم و قصود الحکم حضرت شیخ محی الدین بن
 عربی و عوارف المعارف و آداب المریدین و رسالہ کشمیری وغیرہ بکمال تحقیق و
 تدقیق مرات کمرات بقرات و سماعت اپنے والد ماجد پڑھیں کتب حدیث
 شریفہ مولوی محمد علی اللہ ولد اکبر مولانا رفیع الدین فرزند حضرت شاہ ولی اللہ
 محدث دہلوی اور مولانا محمد اسحاق محدث بنیرہ و جاک نشین حضرت شاہ عبد
 محدث دہلوی سے پڑھ کر سند اجازت جمیع مرویات شاہ ولی اللہ علیہ السلام
 علامہ شیخ ابو طاهر مدنی سے روایت کرتے ہیں حاصل کیں تفصیل سنا کر
 اعتبار میں موجود و پختہ تحصیل علوم منقول و معقول سے بکمال اجتہاد و کثرت اشتغال
 مدت و دیانت سے ان میں فراغت حاصل کی سبک طریقہ شریفہ نقشبندیہ
 مجددیہ و نسبت جمیع مقامات احمدیہ معصومیہ بکمال محبت قویہ و توجہات
 عالیہ والد ماجد سے ملے فرمایا عمر شریف او سو وقت میں قریب بیس سال کی
 پہنچی تھی کہ جمیع البحرین و منبع العلمین ہو اسی زمانہ میں شوق جمہوریت
 العظم و زیارت روضہ مقدسہ معطر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ پر بہت غالب ہوا حضرت والد ماجد سی اجازت طلب کی بسبب محبت پدری
 و تعلقی معنوی اجازت نہ دی تھی آخر بحال الحاح و کثرت جد و جہد اجازت حاصل
 کی ۵۶ بارہ سوچیں ہجری میں عازم حرمین شریفین ہوئے حضرت مصنف یعنی والد
 ماجد آپ کی بحیثیت خالقی نابیر و ن دروازہ شہر و ملی واسطے وداع کے تشریف
 لائے عمامہ اور کلاہ و قمیص کہ جو حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ انکو وقت اپنا
 خلافت اپنی دوست لاش سے پہنا کر اجازت عامہ و خلافت مطلقہ سے سہر فرمایا
 او سبط وہ عمامہ و کلاہ و قمیص اپنی دوست مبارک سے مجمع عام میں آپ کو پہنا کر اجازت
 عامہ و خلافت مطلقہ سے معزز و ممتاز فرمایا ایسے خاص خلعت سے اور خسیکو سہرا
 نچیا کہ خاص آپ کا ہی حصہ تھا اور بہت دیر تک دعا فرمائی غم فراق فرزند و بلند
 نہایت محزون ہو کر رخصت فرمایا اس سفر میں اور ماسوا اسکے چب آپ سفر کرتے
 تو والد ماجد آپ کے منتسبین و مخلصین کو پسندت آپ کی باین الفاظ یا خدا کے شکر یہ فرمایا
 کہ فرزند ہی مرغی و غلطی لشجہ معارف فقیر ہو جسکو شوق و حول طریقت و ذوق استغناء
 علوم و معارف ہوا و اسے حاصل کر کے کہ در حقیقت اونکا یا تہذیب یا تہذیبی تھی
 نہیں آج مع رفقا کمال اشتیاق و توجہ اس سفر مبارک کی تھی کہ ہر شہر قدم لگاتے
 کو مہتمم سمجھ کر ہر استفادہ حاضر ہوتے بلکہ قیمتی میں چند روز اقامت فرمائی
 بہت لوگ مستفید ہوئے سامان سفر ہر محل پر خیر الغنیہ سے موجود ہوتا تھا چنانچہ
 بندر بمبئی میں بھی بجنایت یزدانی سامان مرکب جہاز میں کل الوجوہ بامداد
 غنیہ پونجا آپ مع اخیر سوار ہو کر چند روز میں داخل بلد الشہ الحرام ہوئے
 طواف کعبہ مقصود و مشاہدہ انوار جمال حضرت مجہود و التزام مہترم و مسکن

و نور مقام و کشف اسرار حقیقت کعبہ ریاضی و اختلافات مؤخرات و تحقیقات برائی
و معروف خوش را نخبه نسیم عرفات و خصوصیات مشاعر انوار و کیفیات معنی
جبرائیل و قبولیت ادراکات و حصول مرتبه قرب حضرت علیا و ماریخ فنا و بقا
سیر اوقات غفلت و کبر یا رجالت سلطانها سے اغراز و نشر بیت شامل حال ہو
علماء حرم محترم علماء و سادات و مشائخ بکمال تکریم و تعظیم پیش آنحضرت صاحب
مختار جان خلیفہ اجل حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کہ شہید ترین مشائخ حرم محترم
تہو نہایت اجلال متصدر رمہانی ہو اجازت اسانید علیہ حدیث و جمیع مرویات
از قدیم و حدیث عالم فلاسفہ فاضل فہماء جمیع علوم خصوصاً علم حدیث و تفسیر و لغت
اشیخ عبد اللہ سرای کشفی شیخ علمدار مکہ معظمہ رحمۃ اللہ علیہ کے کہ بروایت علامہ
شیخ صالح فلاذنی او کو پہونچے ہیں چنانچہ ثبت علامہ فلاذنی سنی یقطیف المہربین
مذکورہ میں حاصل کیں ہوں انار مذکور نے بکمال بلاغت و فصاحت اجازت نامہ
عامہ معنونہ بالفاظ مدحیہ و ثنائیہ نسبت آپکی مرحوم و مراکز غایت کیا مگر شوق
دلی و میلان قلبی بجانب مدینہ طیبہ بمصدق حدیث شریف المذنی نے
خیر لہم لو کانوا یعلمون کہ ہر وقت و ہر خطہ بقدر رحمت ہا تھا بکمال
عظمت روانہ منزل مقصود کو باسرع اوقات و باجل زمان شادہ قتبہ
مضار و روضہ علیا و جمال باکمال محبوبہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ہزار بار شہویم و ہن بشک کلاب و مینوز نام تو گفتن
کمال بیحد ادبی بہت کمال شرف و نہایت تقریب حاصل کیا زبان حال
بترجمہ این مقال گویا تھی شہر تو بدین جمال و خوبی جو بطور جلوہ آری ہزار فی

کاوید انیس کہ بگفتہ میں ترائی بہ کحق حقیقت الحقایق کہ تحقیق احمدی سے جو مرتبہ
 خیرا اتم و بقار اکل حاصل ہوا آجیان بلکہ شریف بلکہ حکام تعظیم و احترام پیش آ
 شیخ احرم یعنی باور شاہ مدینہ منورہ نے بھی یہیں ملاقات کی و معیت خود اندرون
 روضہ معظمہ و حجبہ و درگاہ گیارہ سو قریب خاص میں کمال مرتبہ قربت اختصاص
 پایا رازنا گفتنی سر شرف اعزاز ہاتھ آ یا سے زانطوف نپذیر و کمال انقصا
 وزین طرف شرف و درگاہ میں پڑھتا تھا بعد از ان باور شاہ مذکور نے ضیافت کی
 اور کہا یہ ضیافت آنحضرت ﷺ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے ہے چند روز اغوا
 حضور سے منع ہو کر مراجعت بسو وطن کی بھٹو سہ ماہی دلی میں پہونچ
 واکہ ماجد یعنی حضرت مصنف قدس سرہ نہایت فرحت خوشی بہر تعظیم کہنے
 ہو گئے تاویر معارف و انفاط احمد و ثناء و فرح و سرور بسبب ظہور اسرار
 نسبت اصول و کیمیائیات و تفسیر و تہذیب و حصول نہایت تمنا و غایتہ بالکل
 زبان فیض ترجمان سے ارشاد کئے بعد مراجعت آپ درس علوم ظاہری
 و افادہ معارف باطنی و توجہ بریدین و تہذیب و کمال اللہ بین میں مصروف رہتے تھے
 اشغال وادکار و مراقبات و ریاضات جو امور لو از م فقیر و درویشی ہیں اپنی
 نفس پر واجب چاہے معمول بہ نہ ہوں محالفت نفس جمیع عادات میں اختیار کی
 صفات ملکی کو صفات بشری پر ترجیح دی سے قلم انجا رسید و سر شیکشت
 قوت نسبت باطن کی اس درجہ حاصل تھی کہ خانقاہ شریف میں از کہ تا یہ اس
 رنور قوت کی نسبت کوئی نہ کہتا تھا لہذا حضرت مصنف بہت اپنے مرید و تلمذ بطور
 ظہور تاثیر و بوجہ قوت توجہ آپ پر نحول فرماتے وہ لوگ آپ کی قوت تو جہات قویہ

سوز و در متاثر ہو کر ترقی مقامات حاصل کر کے صورت تمنا آغوش میں
 پا کر فائز المرام ہوتے باجماعہ تاکہ حضرت مصنف قدس سرہ بقید حیات سے آپ
 بھی اپنے احوال میں بیکتا و وقت فرید العصر مروج علوم و فہم ناشر معارف
 حقیقت بہت لوگ اوس زمانہ میں ہی آپ سے مستفید ظاہر و باطن ہوئے
 قبل ایام غدر حضرت نے مجاہد صفر شروع شدہ بارہ سو تہتر ہجری میں کوہ
 ہدایت و تعلیم طریقت نواب کلب علیخان مرحوم و آریاست رام پور افغانان کو
 زمانہ ولیمہ میں بجانب رام پور روانہ کیا فقیر بھی ہمراہ تھا آبکی بکوت قدم ہوتا
 لرزوم سے شہر مذکور منور ہوا علی الخنوص نواب نے کورنے بحال خلوص بہت
 عقیدہ بارادہ صادقہ دست شریف پر بیعت کی التزام حلقہ توجہ ہی سے وقت
 حیات تا اثرات عجیبہ خاندان عالی و توجہات غویہ بزرگان سامی بواسطہ آپ
 اوپر پڑتی تھیں آپ توجہ او کو بہت دیر تک بقوت فرماتے تھے چنانچہ ظہور اوس
 توجہ کا او کی ذات میں تادم مرگ ہو جو رہا اہل وجدان سمجھتے تھے از دھام خلایق
 اجتماع طالبین اتنا ہوتا تھا کہ جاے نشست نہیں ملتی تھی اور تاثرات توجہات
 قویہ اس نور و قوت سے دلہائے مریدین پر پڑتی تھیں کہ چون مرغ نیم گل
 تر پتے تھے بیابان بے طاقت ہو کر فریاد و فغان و نالہ و گریان کرتے تھے تمام
 رام پور میں شہرہ تاثر توجہات قویہ کا زبان زد خاص و عام تھا بلکہ بعضے اہل
 و اقارب افغانان شہر بہ نیت امتحان تاثر حاضر ہو کر بمجر و التفات عالی بیابان
 ہو کر قائل کمال قوت توجہ ہوئے نواب یوسف علیخان کہ اوس زمانہ میں ممکن
 ریاست تھے بواسطہ فرزند خود نواب کلب علیخان و دیگر عمائد ملتجی ملاقات بحال

اصراۃ چو کہ گزقبول نفرمایا بلکہ فرمایا تمہارا ہی حرج بہارا ہی حرج ملاقاتِ حبیب
 التماصل تاملت یکماہ اقامت فرما کر مراجعتِ دہلی کی موافق عادات معمولی مشغول
 طاعت و ہدایت تھی فقیر صفر سن ۱۱۸۰ کو مدام شتاق سکونت مدینہ طیبہ پایا تھا
 ہمیشہ بحالِ حسرت و التجا دعا فرماتے تھے کہ کون روز سعید ہوگا کہ ہجرت
 حرین شریفین سے ہم سب مشرف ہو کر کعبہ جاری یہ آرزو و تمنا برائیکی اس
 امر خاص کیواسطے خاص آپ ہی التجا جناب الہی میں بہت کیا کرتے تھے چونکہ جہاز
 صادقہ بین المحب والمحبوب الہا سال سے نہایت واثق تھا کتب ظہور اثر نہوتا
 ناگاہ غدر دہلی میں واقع ہوا ناچار موجب خروج کبیر و صغیر مرد و زن ہوا اقم
 سطور نے حال مختصر غدر ذکر حضرت مصنف میں لکھا ہے منظر فقیر وقوع غدر فتح
 مراد آپکا تھا اور آپ ہی نے وقت مشورہ مشورہ ہجرت حرین شریفین پایا تھا
 چنانچہ آپکے والد حضرت مصنف نے آپکی راہ کو ترجیح دیکر عزم مصمم اویسی کیا
 کیا مشورہ دیگر ان کہ جانب بخارا و خراسان وغیرہ تھا موقوف رکھا آپ نے بھی
 بہرہی والد ماجد ہجرت حرین شریفین کی عرصہ قلیل میں تمار دلی سحر حسب
 خواہش قلبی فائز المرام دوبارہ ہو کر چہرہ مقصود آئینہ مدعائین جلوہ آرایا
 یعنی طواف کعبہ مقصود و شاہدہ تجلیات رب مہجود جل جلالہ و عم نوالہ کنفیقا
 اسرار کمال کبریائی و سطوت و عظمت و انوار خلعت و اختصاص نسبت نسبت
 و محرمیت و حصول مرتبہ فدا و بقا مقامات عالیہ سے بہرہ یاب ہو کر راہی منزل
 جانان یعنی متوجہ مدینہ منورہ حضرت سید الانس والجان صلی اللہ علیہ وسلم
 ہو گیا شعاعِ خیال نور باغی خواہم ہمیشہ درموا تونیم ہا خا کو شوم وزیر

پائے تو زکیم و مقصود من جنستہ زکون لونی و از بہر تو میروم و زبرہ اتو زکیم
 لفظ لفظ میری محفل میں جو حضرت کی رسائی ہوتی ہے مسند انکھوئی لبی شمس
 بچہ پائی ہوتی ہے جان تشار و تین و ارجان میں پہلے کرتا ہے آپنے صورت زیبا تو
 دکھائی ہوتی ہے وقت شرف حضور مشاہدہ جمال با کمال و شمول الطاف
 بے پایان و ظہور عنایات و خصوصیات فراوان افتخار و وہ جان حاصل کیا
 تحقق نسبت محبوبیت و حصول قنار نام و تھار اکل مرتبہ مقدمہ حقیقہ الحقائق
 کہ عبارت حقیقہ احمدی و یقین اول کہ یقین حق ہی مشرف ہو ا قیوت خاص میں
 کہ بحق جز باصل الاموال ہی شاہد مطلوب بکنار مقصود و پا کرد و لیت قرب
 خاص ہی مستغنی ہو کر شریک خوان نعمت و اوش خاص ہو یہ وہ مقام عالی ہے
 کہ ہزاروں اوسکے ظل اطرا کو ہی نہیں پہنچے جہاں حصول مگر ہوا سطرہ عنایت
 صاحب اس مقام عالی کے ہے وہی ہے جو ہے وہی ہے جو ہے وہی ہے جو ہے وہی ہے جو ہے
 میں مشرف فرماتے ہیں حضرت مجید و زکی وہی ہے جو ہے وہی ہے جو ہے وہی ہے جو ہے وہی ہے جو ہے
 وراثت یہ مقام منکشف ہوا فرماتے ہیں کہ فوق اس مرتبہ مقدمہ کی سیر
 قدمی کمال اور خص الخواص کی واسطے ہی مجوز نہیں ہے ان سے نظری سے مشرف
 فرماتے ہیں مصرع بلا بودی اگر اینہم نبود وہی ہے جو ہے وہی ہے جو ہے وہی ہے جو ہے وہی ہے جو ہے
 بسیار گلچیں ہمار تو ز دامن گلہ دار دہیم مرتبہ علیا مرتبہ جب کا ہی موجب اشارہ
 حدیث قدسی کنت کنتا فاحببت ان اعرف یعنی بعد مرتبہ
 حضرت ذات تعالیٰ و تقدست جو یقین اول ہوا وہ ہی مرتبہ مقدمہ جب
 کہ مراد لفظ فاحببت سے ہے سبحان اللہ سخن از کجا بچار سید شمس

در پس آئینہ طوطی صفت مہاشہ اندک انچہ استاد ازل گفت بگو سیکویم ہا بآمل
 سرگرم نظارہ جمال بے نقاب معائنہ تجلیات بے حجاب مور و فیوضات بے
 غایات و منظر اسرار بے نہایات انیس حریم محرم مجلس بھنا معولہ شاہ تاجانہ
 فرا حسب خواہش تمنا مستلذذ و مستغمر رہتے تھے اکثر اوقات حاضر نمونہ ہوتے
 متصل روضہ معطرہ و حجرہ مقدسہ اس موضع شریف میں کہ جسکی شانیں وارد
 مابین قبری و منبری روضہ مریدانہ جنتیہ جاووں فرما تھے
 اور کجبت عادت قدیمہ مواظبت اذکار و اشغال و توجہ مریدین و درس طالبین میں
 مصروف رہتے تھے فصل دوسری بیان جلوس سندار شاہ
 طالبین و افادہ مریدین میں جبکہ آپکے والد ماجد حضرت مصنف قدس
 کو قریب دو سال مدینہ منورہ میں گذری آخر سال دوم ماہ شوال میں مرض حلت
 لاحق ہوا شدت مرض و کثرت ضعف کحالات توجہ میں نبشتہ شوار تھی کچھ
 سب پر ترجیح دی قائم مقام اپنا بلکہ جمیع مشائخ الوقت کا انجی خیانت میں کیا
 شہ بارہ سو چہتر ہجری میں کہ عمر شریف چند ماہ کم چالیس سال کی تھی مستفید
 مجددیہ پر جلوس فرمایا تا وقتیکہ آپکے والد ماجد فقید حیات تھے خلفا مریدین کی
 توجہات مستفید کے بعد انتقال شریف آپکے دست مبارک پر تجدید
 بیعت کی بہر استفادہ حاضر خدمت و ملازم حلقہ تہجرات رہے مسند ابار کرام و مشائخ
 عظام کو کمال اجلال و استقامت ظاہری و باطنی زینت بخشی مردم اطراف
 و جوانب جہان مثل حجاز و روم و شام و بخارا و قرآن و خراسان و ہندوستان
 وغیرہ نے آپکی جانب رجوع کی جوق جوق گروہ گروہ مردم دستگیر

بیعت کر کے داخل طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ ہو شہرہ کمالات صوری
و معنوی کا زبان زد خواص و عوام ہو اور ایک شتاق فیوضات نازہ و افادات
بے اندازہ ہو کر ترک اوطان و آخرہ و اقران کر کے خدمت اقدس میں مشرف
باستفادہ معارف طریقت و علوم شریعت ہو اور بہت علماء پرورش فرمایاں زمان ترک
درس و تدریس و منصب شیخی کر کے خاکروبی ارستانہ فیض کا شانہ کو موجب افتخار
و مختتم روزگار و باعث حصول نسبت خاندان عالیشان سمجھ کر ملازم صحبت
شریف ہوئے آپ کے تصرفات قویہ و توجہات عالیہ سی ترقیات مقامات و تصفیہ
قلوب و تزکیہ نفوس و تہذیب اخلاق و توفیق طاعات و عبادات و شوق الہی
سنت و اجتناب بدعت و تبدیل صفات زریلہ بصفات حمیدہ بدرجہ کمال حاصل
حال مستفیدان تہات تاثیرات توجہات سے سلوک تہا نقشبندیہ و عروج مدارج
مجددیہ تہوڑی مدت میں طے ہوتا تھا معاملہ سین مدت اربعین میں انجام کو پہنچا
تہا قوت توجہ آپ کی کیا بیان کی جائے بجز تعلیم مقام حالات مخصوصہ اس مقام
کی بطریق کشف یا وجدان مریدین پر ظاہر ہوتے تھے ہر شخص اپنے مقام میں
مستغرق مشاہدات تجلیات و مستہلک فیوضات و واردات رہتا تھا اس
حال ہر شخص اس کی تعلیم و تربیت فرماتے تھے بعضوں کو سلوک تفصیلی سے بہرہ ور
کرتے اکثر و کموں کو اجمالی سے مشرف فرماتے کمترین کو بطور طفرہ کے عبور
مقامات سے سرفرازی دیتی حلقہ توجہ میں ظہور روح طیبہ انبیاء عظام و ملائکہ کرام
علیہم الصلوٰت و التسلیمات ہوتا تھا جو لوگ حسب وجدان تھے شرف دیدار سے
مشرف ہوتے صد ہا کسب و واسطہ و بواسطہ مرتبہ اجازت و خلافت کمر بند ہوا

درجات فنا قلبی و نفسی سیر فی اللہ و سیر عن اللہ باللہ سے مرتبہ بقا کو پہنچ کر مورتی و تجلی
ذاتیہ و صفاتیہ ہو کر نشر طریقت و ہدایت خلق میں مصروف رہے اللہ تعالیٰ نے نہایت
بابرکات و وجود باوجود کو آفتاب آسمان ہدایت و ماہتاب گردون ولایت اپنے وقت کا کیا
سند شاخ طریقت نے آپ کو ارشاد فیض بنیاد سے زینت تمام و رونق مالا کلام پائی تھی
حلقہ توجہ میں دریا فیض الہی ایسا جوش زن ہوتا تھا کہ میری قلم کو کہاں طاقت
اور قدرت ہے کہ شمع اوسکا تحریر کرے گا ہر گاہ ہر جوش عشق محبوب حقیقی سے حلقہ
شریف میں اشعار و دایرہ و ناہا می محبت خیز زبان فیض ترجمان پر جاری ہوئے
جو اشعار اسوقت یا د میں ضبط قلم کرتا ہوں اشعار

قَدْ لَسِعَتْ حَيَّةُ الْهَوَى كِبْدِي فَلَا طَبِيبَ لَهَا وَلَا سَرِيَّةٍ
إِلَّا الْحَبِيبُ الَّذِي شَغَفْتُ بِهِ أَقْتُلُوْنِي أَقْتُلُوْنِي يَا تَقَاتُ
هَيْسًا لَا رَبَّابِ الْعِيمِ غِيْمُهُمْ هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تَجِي شَفَاعَتُهُ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَقَلَيْنِ دَعَا إِلَى اللَّهِ فَأَلْسَمْتُ سِكُونَهُ
دَعَا مَا أَدْعَتْهُ النَّصَارَى فِي بَيْتِهِمْ وَأَنْسَبُ إِلَى ذَاتِهِ مَا شِئْتُ مِنْ شَرِّهِ
فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ اتَّصَلَ بَيْنَ بَحْرِ قَنَاسٍ وَبَسْتِ الْبَحْرِ بَابِ جَانِ قَنَاسٍ وَبَيْنَ أَوْدِ رَأْسَانِ خَشَمِ

فَعِنْدَهُ رُقِيَّتِي وَتَرْيَا قِيَّ
إِنَّ فِي قَتْلِي حَيَاتٌ فِي حَيَاتٍ
وَالْعَاشِقُ الْمُسْكِينُ مَا يَجْرِعُ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُنْقَحٌ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ
مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلِ غَيْرِ مُنْقَضٍ
وَأَحْكُمُ بِمَا شِئْتُ مَدْحَافٍ وَجَنَمٍ
وَأَنْسَبُ إِلَى قَدْرِهِ مَا شِئْتُ مِنْ عَظَمٍ
وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِمْ

زمین و زمان افسانداشته خاکی و بواجشش منزل امتی و محتاب خانه در دل
 محمد عربی کا بر و بر و سر است کسیکه خاک درش نیست خاک بر سرش موسی برش نیست بر تو صفای
 تو عین ذات و نگری جسمی مر جاستید مکی مدنی العربی دل جان بدست آید خوشی
 من بیدل بجمال تو عجب حیرانم انداخته چه جمال است بدینا چه سیدی انت جیبی طیب قلبی
 سکه تو آمده قدسی تو در میان طلای تو بدین جمال خوبی بود جلوه آری اری گوید که بجفت این ترا

فراقی یار اگر اندک است اندک است	درون دیده اگر نیم است بسیار است
بچشمه کینم دیده دل را که ملام	دل ترا می طلبد دیده ترا می جوید
دو چشم من اگر نیست بوی من	یک و جبار من کو تنو بس با من
تو بر دل و چشم این و آن که پر داز	بجای جان که تو باشی بجان که پر داز
ترا ز ناز نیست فرصت مرا ز نیازی	کنون بجال دل ناتوان که پر داز
هر که ترا شدت جانرا چه کند	فرزند و عیال همانان را چه کند
دیوانه آتی و هر دو جهانش خنجر	دیوانه تو هر دو جهانرا چه کند
تو بکار کس نمی آئی	به کنار کس نمی آئی
بچه امید می توان مردی	بمزار کس نمی آئی
مجنون بخیا اللف لیلادرت	در دشت بختجوی لیلی گشت
مرگشت همیشه بر زبانش لیلی	لیلی میگفت تا زبانش میگشت
بے تو جانم ترار نتوانم کرد	احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تن من زبان شود هر که	یک شکر تو از هزار نتوانم کرد
ای یار یا عسائنه ما	بیگانه مشو یگانه ما

<p>تو نیز بر سر بام اگر خوش تماشا هست پیوند کرده ام چکر باره باره را شاید که نگاه کنی در آگاه بهی صد سال میتوان به تماشاگریستن</p>	<p>بجزرم عشق تو امیکشد و غوغای آماده گشته ام و گرشب نظاره را یک چشم زدن غافل از آن به عرفی اگر بگریه میسر شد وصال</p>
<p>بجبار خود کنی دیار و بد و صرا منظر ای دور از حقیقت بر نما خود آخر این مرده جهان است که بیار تو خدا آباد تر ساز و خرابت مجرب است</p>	<p>منظر بجزرم نیم نگاهم که می شد انفعال بجزرم بهتر از خود و طاعت نقش منظر چو ز گوشت گذردیم به و باغ دل در اینجا گاه گاهی حیات</p>
<p>خدا رحمت کند این عالم را که طاعت که نازکین کند و خگانه و زرقعت مننه تو کوئی یار من مسکین ثالیا</p>	<p>ترا که ندانم سببی بخاک و خون قضا از مشبه با شست خون و امیک قهر بهشت نگار مبارک بر زاهد</p>

<p>فلک بر ایک کو هر کام من لگاتار کوئی تماشایش معیشت من جی کجاست تو بهر کجاست منم آسنویه که سنانا</p>	<p>نقاب چهره می تو رشتند نهان کوئی حرم کو کوئی بتکده کو جانان جود لیسو این پوچگو که تو که هر جانان</p>
---	--

علی الصباح چو مردم بکار و باروند
 بلاکشان محبت به کوئی یار روند

جسوقت به اشعار پر اسرار یا ماند انکه نهایت ذوق و شوق
 آب پزستی تهر او قوت اهل حلقه بر جو حالات واره پزستی تهر قابل

نہیں کسی کو ذوق و شوق کسی کو آہ و نالہ کوئی عروج میں کوئی نزول میں کوئی گریز
 کوئی خندہ میں غرض عجیب حال ہونا تھا کہ موقوف شاہدہ پر ہوا بسبب کثرت وجد
 و حال و نالہ و فغان حرم محترم بنوی میں لوگ ہر تماشاج جمع ہو جاتے تھے اور تاثیر حال
 جو اوپر پڑھتی تھی عالم حیرت و سکوت میں تھیں ہر جگہ تھے تھو آپ کثرت لذت مشاہدہ
 میں مستغرق ہوتے گویا آپ کے جلوہ میں حقیقت تجلیا ظاہر ہوتی تھیں بموجب شعر
 ۵ بیا بنگر جمال دوست اینجا ظهور منظر خود او ست اینجا برید رنخ العقیدت
 اور طالب صادق سے جو کہ مدام مصروف اذکار و اشغال و فنی و اشبات و طربا
 و مستغرق محبت خدا و رسول و پیران طریقت ملتج شریعت و سنت و مجتہد عت
 طمغز بدل از دنیا و صحبت اہل دنیا ہوتا خوش ہوتے تھے کمال التفات نہایت
 اہتمام سے مصروف تربیت اوسکے ہوتے تو جہات بلیغہ قویہ سی فائز المرام فرماتے
 و بغایت شفقت و محبت متوجہ سلیک تھے معزز باجازت و خلافت کر کے حضرت
 دیگر اور اجازت و خلافت کو مشروط یا مورد کورہ و تہذیب اخلاق و حسن آداب
 و ترک لذات و مہوار نفسانی فرماتے و اکلا اذافات الشرط فاقا المشروط
 کا مصداق ہوا اور اگر کسی طالب سے بد عقیدتی یا بے ادبی یا محبت دنیا و تہذیب
 و ترک اذکار و مراقبات و صحبت ناجنس و عدم التفات و قلت التزام بانوار
 لوازم طریقت ملاحظہ کرتے نہایت ملول و مایوس ہوتے مہمائلکن بجانب اصلاح
 حال اوسکی سعی فرماتے و تنبیہات ظاہری و باطنی سے مستنبہ کرتے گاہ باشارہ
 گاہ بصراحت اگر مستنبہ ہو کر رجوع بصلاح حال کرتا فہمما والہ بالکل معرض
 ہو جاتے سلب نسبت کر کے ہجور کرتے لغو ذباہ منہا فرمایا کرتے تھے محبت

اغنیاء البیو کو حق میں مثل زہر قاتل کے ہی ایک ہی صحبت میں فوائد مدت کو جاتی
 رہتے ہیں بسبب اسکیلا وظلمت و کدورت ایسا نقصان واقع ہوتا ہو کہ تدارک
 اسکا مشکل ہو تا کہ لہذا صحبت اغنیاء و بشدت ترغیب فرماتے ہیں بلکہ کثرت محبت
 و مکالمت فیما بین سبھی راہنی ہوتی اگر کوئی طالب بقصد بیعت آتا اول اوس
 فرما تو میں اس قابل نہیں ہوں مشائخ زمانہ مجھے بہت اچھے ہیں اونی بیعت
 جب عذر نہ پاتا الحاح بہت کرتا اوسوقت اوسکو قبول فرما کر بعد استخارہ یا
 شرح صدر داخل طریقہ شریفہ کرتے باین طور کہ اول فاتحہ بار و ح مشائخ
 پڑھ کر تمام شجرہ عالیہ بہ نیت استدراذ پھور برکات پڑھتے بعدہ دونوں ہاتھ طالب کے
 اپنی دونوں دست مبارک میں لیکر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے پھر
 اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ تین بار کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا
 اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تین بار اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا
 شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ
 دِیْنًا وَبِیْسَیْدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رَّبِّیْ اَوْ رَسُوْلَہٗ اَحِبَّارَ اللّٰہِمْ
 مَخْفَرًا لِّکَ اَوْ سَعٍ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَرَحْمَتًا اِیَّیْ عِنْدَکَ تَامِنًا اَعْمَالِنَا تین
 بار بعد ازان تعلیم ذکر اسم ذات و دعای الہی مقصود میرا تو ہو اور رضا تیری محبت
 و معرفت اپنی دی کہ بعد سو بار ذکر کے بحال تضرع مثل ذکر خیال سے کیجاتی کہ
 اَوْ شَغْلٍ رَابِطَہٗ یعنی تصور صورت پر طریقت و لہین یا محاذات و لہین تعلیم و ماننے دعا
 فتوحات ظاہری و باطنی و استقامت کر کے توجہ واسطے دفع تعلقات ماسوا و حصول
 جمعیت فرماتے معمول تھا کہ بعد بیعت دست شریفہ سے شیرینی تقسیم کرتے

اول داخل طریقت کو بعدہ حاضرین کو اور امر فرماتے کہ ہر سہ وقت حاضر ہو
 رہو بشرط التزام حضور می توجہات مدت قلیلہ میں جذبات فاسد حاصل و حصول
 جمعیت باطن و دفع خطرات و دوام حضور و عدم تعلق باسوا و جمیع حالات
 مقامات شامل حال میدان ہو کر مرتبہ کمال حاصل ہوتا ہوا جزا اھم اللہ سبحانہ
 عَنِ الشَّافِعِيِّ بْنِ حَنِئِلٍ أَفْضَلُ تَقْسِيمِي بَيَانِ عُلُوشَانِ مِیْنِ
 آپکی اقران و امثال پر جس زمانہ میں آپ کے والد ماجد نے آپ کو مستندین
 بنایا اور خود بہت حیات تھی بعض اصحاب نے آپ کے والد کو معائنہ کیا کہ حرم شریف
 نبوی میں مردم لا تقصوت تھی جمع ہیں بلکہ برادر حقیقی بھی آپ کے شامل او نہیں لوگوں کو
 ہیں اور دروازہ حرم شریف کے سبب ہیں ممانعت کلی ہر کوئی شخص بغیر اجازت
 باہر نہ جاسکے چونکہ زمانہ مجلس کو عرصہ دراز ہوا لہذا تمام مردم مضطرب پڑنا
 ہر جانب بامید رہائی پہرتے ہیں اور آپ صحن حرم شریف میں محل حلقہ توجہ میں
 متوجہ روضہ معطرہ کمال نورانیت ظاہری و باطنی مستغرق تجلیات الہیہ
 و انوار نبویہ حالت مراقبہ میں تشریف کرتے ہیں چونکہ ماسوا آپ کے وسیلہ شفا
 کیس کو نجانا لہذا خلائق بقصد رہائی و حصول اذن از آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم آپکی خدمت عالیہ میں حاضر ہوتے اور سوقت میں سب نے مشاہدہ کیا کہ ایک قطعہ
 نور مانند ابر کی روضہ مقدسہ سے نکلا کہ آپکی جانب متوجہ ہوا قریب آنکر وجود نورانی
 کے محیط ہو گیا ایسا کہ جسم نقیض اس بقعہ نورین بالکل مخفی ہو گیا عرصہ تک ہی
 کھنیت انخار ہی بعدہ وہ نور مستشف ہوا اور وجود سراپا نور اپکا اوس سگ ظاہر
 ہوا اور سوقت آپ نے سر مبارک اپنا اوٹھایا متوجہ بجانب خلائق شفاعت کنندہ

ہو کر باور بلند فرمایا کہ وہی نازل ہو گئی حکم رہائی خلائق صادر ہوا دروازہ حرم
 شریف کے کھول دیا حکم ممانعت اوتہہ گیا ارجاز سے جس کا جی چاہا باہر جا کر بعد معاف
 اس واقعہ کے اوس شخص نے آپ کو والد ماجد کی خدمت میں شایہ اپنا بیان کیا
 آپ ارشاد فرمایا کہ یہ بشارت واسخہ فرزند می اعظمی کے حقیر ہے اوس منصب عالی
 کی کہ جو انکو فی الحال عطا ہوا اور امر فرمایا کہ یہ واقعہ اونسے بھی بیان کر دو عمر بخت
 فضائل آپ کے الترام ریاضات و مجاہدات و دوام مغشولی باذکار و اشغال و مراقب
 و کثرت تلاوت قرآن و استغفار و درود شریف و فراغت اوراد مثل حزب البحر
 دعا سیفی و دلائل الخیرات و شفا الارقام و قلنت طعام و قلنت کلام و قلنت منام
 و اتباع شریعت و سنت حضرت مہدی الامام علیہ الصلوٰۃ و السلام و اجتناب بدعت و سب
 طالبعین و بدایت مریدین کمال جو شش محبت اقی و نہایت عشق حضرت پناہی صاب
 علیہ وسلم و تواضع و سکنت و تحمل و بردباری و عدم مواخذہ زلات حدام
 و تنفکلی بھیت خلق سے الابدقراشد ضرورت خصوصاً اغنیاء و ارباب غفلت سے قبل
 ایام مسند نشینی فقیر کو یا نہیں کہ بلا اشد ضرورت کسی سے مجالست یا مکالمت فرما
 ہوں چونکہ بعد مسند نشینی مدح خلائق خاص عام ہو گا طافت برادران طریقت
 نوازہم مقام شہیت سے ہی لہذا مکالمت و مباحثت واسطے استفسار احوال مستحقین
 و نصیحت طالبعین و حکایات صالحین فرماتے تھے جو فضائل مذکورہ میں آپ کو کمال امتیاز
 و شرف حاصل تھا کلی اصحاب خلفا آپ کے والد ماجد و جد مجد بلکہ خود والد ماجد
 بسبب فضائل مذکورہ آپ سب پر ترجیح دیتے تھے اور یہ صفات کاملہ آپ کی ذات
 والا صفات میں سلم جانتے تھے حضرت مصنف والد ماجد کی نظر میں آپ اعظم کرم

تہو فقیر کو میر گزیاد نہیں کہ بر رو یا غیبت میں آپکا نام کہہ لیتے ہوں بلکہ جب کبھی فکر
 کیا یا یاد فرمایا ہے یہ میان فرمایا کرتے تھے اور اپنا نائب امامت و جمعہ وغیرہ میں عنہ
 اعذر کرتے سفر حرمین شریفین میں بعد عذر کہ سفر کشتی دریائے اٹک تھا مختاری دریائے
 دیہات میں خبر قدم شریف والد ماجد اچھی مشہور ہو گئی اہل دیہات بشوق
 زیارت روانہ ہو کر کنارہ دریا پر جوق جوق مرو و زن صغیر و کبیر مجتمع ہوئے
 غمراہی بلند و اشارہ پاکشتیاں فائض الانور کرتے تھے آپ کے والد ماجد نے
 باوجودیکہ ہر دو غم فقیر بھی موجود تھا آپ کو فرمایا کہ انکے سامنے کھڑے ہو جاؤ تمہارا
 دیکھنا فی الحقیقت ہمارا دیکھنا ہی جسوقت اون شتاؤ کی نظر آپ کے جمال باکمال پر پڑی
 تاثیر انظار قدسیہ ایک حالت وجد و نیرطاری ہو گئی کمال ذوق و شوق وجد
 و تہجد میں کوئی نعرہ کنان کوئی بر سر قہان کوئی مہیوت کوئی گویان غرض
 اسطور سے افتان و خیزان بہر اہی کشتی روان تھی منتظر وصول برکات و
 دعائے تقصدا حاجات جب شور و شغب حد سو گزرا حضرت آپ کو فرمایا کہ بس اجاؤ
 کشتی سے نجات روانہ ہو کو لوگوں نے بھی حصول دیدار سو کہ غایت تمنا ہے
 مشرف ہو کر مراجعت کی الحاصل آپ کو والد ماجد کے نزدیک آپ کو سب پر ترجیح و اہم
 تھی بڑی دلیل قوی مستندین کرنا آپ کا مستند شاخ طریقت پر اپنی حیات
 میں باوجود ہونے پر ادھار و لایق کے گرنے بیند بروز شہر چہم
 چشمہ آفتاب پہ گشتا ہنور کمالات ولایت مثل آفتاب جہاں تاب جہرہ منور و
 پشامنی خورشائے تابان و درخشان تھو طالعین خدا جل و علا شہین
 نامہ گرامی و دیدار سال سامی شیفہ و فریفتہ ہو کر خاکروبی آستانہ

عالی کو موجب فلاح و ترقیات صوری و معنوی سمجھتی تھی اور فی مدت میں مرتبہ
 کمال و درجہ خلافت حاصل کر کے راہی وطن ہو کر فیض طریقت شریعہ سے لبرکت
 بہرور کرتے فقیر نے بارہا آپ کو بعض برادران حقیقی و بعض اعوام گرامی کو کمال
 حلقہ توجہ واقعہ میں دیکھا اور کمال حیرت سمع اقدس میں یہ سنا کہ یہ سنا کہ
 فرماتے تھے کہ کمال میں کچھ نقصان ہو گا لہذا یوں معائنہ ہوا اور اللہ اعلم حضرت شاہ
 عبدالغنی علیہ الرحمہ کی حسب خبر آپ کی انتقال کی سنی بے اختیارانہ بات نہ کہ نہایت
 محزون و غموم ہو کر بافسوس فرمایا کہ اب دنیا میں مثل او کو کوئی نہیں ہے جو تم
 اکبر حضرت شاہ محمد عمو کو وقت رحلت موجود تھے نہایت تہذیب اور آفا
 گریاں تھو بارہا فرماتے تھے کہ بہا نیصاحب کی عنایت و توجہ خاص بہر
 انتقال مجھ پر بہت امداد معنوی و اعانت باطنی سیری بہت فرمادی ہیں ان کو چنانچہ
 صحبت جانتا ہوں اکثر فرار شریف پر حاضر ہو کر بہت دیر تک مراقبہ فرماتا تھا۔
فصل چوتھی اخلاق و اوصاف صوری و معنوی کو بیان میں فقیر کی
 تاب و طاقت کہان ہو کہ اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ آپ کو تحریر کر سکا تھا
 عشرہ کہ عبارت توبہ و انابت و صبر و شکر و زہد و توکل و قناعت و ورع و تسلیم
 و رضا سے ہیں کہ حصول مرتبہ ولایت کا انھیں پر موقوف ہے آپ کو بدرجہ کمال حاصل
 صبر ایسا تھا کہ کبھی کیسی ہی سختی یا تکلیف آپ کو پہونچی ہو او سکا نہ کہ تک بھی زبان
 شریف سے کبھی نہیں سنا بلکہ حالت مرض میں تاؤ و نغمہ فرماتے تھے بیان چیز
 دیگر سے آپ کی کتنی اولاد و حرد و جوان آپ کو سانسور رحلت کی کبھی نہیں دیکھا کہ آثار
 رنج و ملال کے آپ پر ظاہر ہو سکیں بلکہ ہر حال میں شکر حضرت حق جل و علا

کرے تہہ تہہ ایسا تھا کہ دنیا و باطن ہر اسے لفظ اور فقر اور فقر و غنت جلی ہوا تو
 کیا کیا بیان کیا جا کر وقوع واسیہ وسیع امور بظاہری و باطنی کی سوا ذات باری کے
 جل و جلالہ و غم نہ کہ کسی فرد بشر سے نہ کہ تو جو ممکنہ کل جمیع حارج کا حضرت
 حق سبحانہ کو جانتے تھے کہ ہر نہیں دیکھو کہ اظہار حاجت کسی سے اشارہ
 سے بھی کی ہو صراحت کا تو ذکر ہی کیا تو اشع اس درجہ تھی کہ جتنے نشانے
 تھے کسی میں زمین دیکھی اللہ تو اپنے آپ کی ذات باریع کمالات کو موصوف
 ہی اسمیت غضائی سور یہ و کمالات معنویہ کیا تھا کہ تمام عمر فقیر نہ نہیں بنا
 کہ اپنی زبانی سے کہا ہو کہ نکلویہ کمال حاصل ہو ادنی خادم سے اپنی ذات
 کو کمتر جانتے ہو امتیاز کی بوتل فراج اقدس میں تھی محفل میکانہ و مکانہ عین
 کہہ ہی تشریف لیجاتے جس جاسمین امتیاز نہ پایا جاوین بیٹہ جانتے تھے بلکہ
 بار بار دیکھا کہ قریب نصف نہال تشریف کو چہ صاحب مکان بکمال الحاح تشریف
 محل ممتاز پیشینہ کی تکلیف دیتا بحالت مجبوری وہاں جلاوس فرماست امتیاز نال
 سنانی مراج مبارک تھا اندرون محل جب تشریف رکھتے تھے تو اشغال واذکا واد
 و سطل العہ کتب میں مشغول رہتے تھے کوئی محل ممتاز و مخصوص ہر اوقات اقدس میں
 نظر آتے تھے اعانت خادمہ کی جاروب و بچہ میں فرش سجھانے میں گندم پال کر ٹھہر
 اور مانند ان خدمتوں کے عادت شمرہ تھی لذات نفسانی و راحت جسمانی کا
 وجود ذات شریف میں ایک لخت مفقود تھا الا حکم صاب شرعیہ ان لنفسک
 علیک حقاً و لعینک علیک حقاً و لزواجک علیک حقاً و لحدک
 امور ضروری بقدر کمال ضرورت ظہور میں آتے تھے مقصود اصلی و تمنا قلبی سوس

طاعات و عبادات و اشتغال با ذکر و مریضیات خدا حاصل و علا و اتباع خدمت
 سید انبیا و محبت محبوب کبریا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کچھ نہ تھا کہا نے میں
 پہننے میں ہرگز مقید نہ ہو جو میسر ہوا خواہ اچھا خواہ برا بلکہ اکثر بڑا بد مزہ استعمال
 فرماتے تھے مقدار طعام نہایت کم تھا دو دو وقت تین یوں یا دس سے بھی کم نوش
 کرتے تھے اتنی قلیل غذا تھی کہ فضلہ میں بدبو ہوتی تھی بڑی بڑی ڈاکٹر بڑے شاعر
 نہایت قیو القلب کثیر البکاء سرخ شیشہ اللہ تسبیح ذکر دست مبارک سے بہت
 کم علیحدہ ہوتی تھی بڑی باجمیت کھسکی کیا قدرت تھی کہ آپ کے سامنے چون و چرا کرتا
 جمہوریت حق است این از خلق نیست باجمیت این مرد صاحب دلق نیست
 دائم الذکر متواصل الفکر نہایت قلیل الکلام والمنام والمخاطبۃ مع الانام قوی الخ
 مع اللہ تعالیٰ محفل شریف محیط انوار الہیہ و منبع اسرار نبویہ السکین بل و جبار
 بارہ اشرف و دیدار انبیاء عظام و ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سر آپ کی محفل شریف میں
 مشرف ہوئے سخاوت بدرجہ علیا حاصل تھی اسطورہ سے دیکھتے تھے کہ بسیار کو کین کی
 خبر نہوتی تھی عفو بخشش و رخصت نصیرات شیوہ مرضیہ تھا مواخند کرنا چہ ہزار
 تحمل و بردباری ایسی تھی کہ اگر کوئی بر رویا غیبت میں برا کہتا چہن بچہن نہوتے
 تمام عمر میں کہی نہیں سنا کہ آپ نے کسی کو برا کہا ہو یا کسی کا گلہ مشکوہ زبان کفایت
 پر گدرا ہو حسن ظن سب کے ساتھ رکھتے اپنی نفس شریف کو شب بے بدتر جانتے تھے
 تقویٰ و ورع بدرجہ غایت تھا از تکات مخطرات شرعیہ کا آپ کبھی وقوع میں آیا
 اہل دنیا سے نہایت منتظر تھے امر و حکام کی یہاں ہرگز تشریف نہ لیجاتے تھے مگر یہاں
 مختصر کے یہاں گا ہی تقرب شرعیہ شمل نکاح و ضیافت تشریف فرما ہوتے تھے

ہو کر مراجعت فرما کر خلوت و جلوت میں مسلسل ملاقات و قربانیت برابر کیا بلکہ خلوت
 میں زیادتی تھی یہی معنی اخلاص کے ہیں تو توفیق تہو بہ صدق انسان کا پیر
 ہو کر نہ نکلا تھا صفات زلیہ مثل حسد و بغض و محقد و کینه و کبر و حب جاوید و غی
 برتری پر اقران کا وجود ذات قدسی صفات میں معدوم تھا عقل و فراست میں
 یکجا تھے اہل دنیا اپنا سوچ میں آپ کے مشورہ لیتے تھے موجب شعور و عالی عمل میں
 لائے تھے بلکہ آپ کی عظمت و کرم فرماؤ تھے ہر وقت تعظیم و تہجد و پاس آپ
 بشمار تھے۔ یہ سب کتب ال شفقت و رحمت میں آئے تھے خصوصاً دوستان قدسی
 قریب و اہل افسانہ و سب احباب و اول فرما تھے تھوڑا وقت طاعت و عبادت و مراقبہ
 اور ذکر و تہجد و سب شریف نور تھا پیکر لطیف ظہور برکات و ثبوتات کے
 معہور تھا آپ کے ذکر سے نسیا یاد آتا تھا صدق من اذا سر و ذکر اللہ ذات
 منور میں جلوہ گر تھا وقت تلاوت قرآن مجید برکات حقیقت قرآن ظاہر ہوتے
 تھے منہ نماز تراویح میں ظہور برکات حقائق الہیہ ہوتا تھا رباب کشف
 اصحاب و جہان پر عجائب حالات و غرائب واردات مبارک حقائق سحر و معجزات
 سماج قدرت میں گویا پردہ و حجاب نہ بہت سماج حقیقی سے مشرف ہوتے
 اوصاف صورتی بھی کچھ لکھتا ہوں کہ شائقین کو تسکین ہو میانہ قاست گندم
 رنگ سبز مبارک کلان پستانی نور افشانی کشادہ چشمہ مبارک کلان و
 سرخ و مخمور کحل بنور بلند بینی دور از خود بینی دہن شریف کشادہ دندان
 مبارک باب فرورید آب دادہ رخسار پر انوار نرم و نازک لہجہ شریف گہنی
 اور نرمی سستہ تعارف گنجینہ گو گہیری ہوئے تھی تمام اعضا جسم شریف و مبارک

نرم و نازک خصوصاً دست مبارک ایسے نرم و لطیف تھی کہ کسی کو ہرین ہو کر
 اگر چیونٹی کا شئی تھی خون نکل آتا تھا بسبب یا ضلالت و مجاہدات جتنے شرف
 خفیت تھے ان مبارک سر خوشبو آتی تھی باکمال صفات حمیدہ و فضائل خیرہ و اخلاق
 کریمہ و اوصاف فحیمہ بیش از ان ہیں کہ تسطیر و ضبط تحریر ہوں نہ کہ اگر اخلہ
 سعیدی انشا کنند مگر دفتر دیگر املا کنند لہذا چند اوصاف پر اختصار
 مشنوی شامل قصیدہ پسندیدہ منظومہ جامع العلوم و التقوی
 مولوی محمد حسین صاحب امراد آبادی متخلص بہ ثناء در مدح والد
 ماجد حضرت شاہ عبدالرشید و حضرت شاہ عبدالغنی قدس اللہ سرہما

مشنوی

<p>ہو ملک ولایت چستہ ظہور فیض صدیقی خدایا وہ خوش حق امام العارفین کوئی دیکھا نہیں اونکا تھا چہ سزا سزا ارشاد دینی امام و مقتدا و قطب رہبر وہ طلاب خدا کو مقتدا تھے منور تھے وہ انوار نبی سے پیر اونکا وصف کیا کہ کیا تھا ثنا اونکی نہیں مقدور و مست</p>	<p>شاہ عبدالرشید قطب اعظم کہ تھے وارث امام انبیاء کے عمر فاروق کو وہ دل شین تھے جہان میں کوئی تھا اونکا مماثل مسلم اونکو تھی مسند نشینی جہان میں فیض تھا اونکا سر بہت اہل جہان کو پیشوا تھے مشرف تھے وہ دیدار نبی سے خدمت نے اونکو پیر رہ دیا تھا علوم دین کو مخزن خصوصاً</p>
--	--

جہاں او کا تھا سب سے بزرگ تو یہ	جہاں بھی مسلح انوار تھری
نظر تھی رہیہ ملک ولایت	وہیں تھا منبع بحر ہدایت
یہ اوسنے زہ کو حاصل کیا تھا	کہ او کی ذات سے تھا فخر و سکا
وہ خادم تہو حدیث مسطفا	وہ روشن شمع تہو خیر ہر جا
یہ ہوتا کام اون شہ کی عطا	ملا دیتے تہو بند کیو حسد بڑا
بڑی سردار تہو وہ زاید و کم	بڑی تہو پیر و مرشد عابد
جیب اللہ کے تہو بسکہ خاتم	تو خادم اون کے تہو شاہ و کریم
خدا کے عشق میں از خود سید	بنی کے عشق میں تہو آرمید
مہنہ امر طبع موزون اور کمال	قصیدہ مدح میں ایسا ن سنا

قصیدہ

انہیں محفل سسر خدا تہو	خلیل و راز دار مسطفا تہو
در یکدانہ بحر تقاسم تہو	نہ کیوں ہوئے جیب مسطفا تہو
وہ دیکھو جلوے تہو آنکھوں کے	کہ نظر ہر جگہ شاہ دوسرا
شہود جیلوہ محبوب حق	ہمیشہ ہر کار مدعا تہو
نقوش او کو قدم کی راہ تہو	ہزاروں سالکوں کو رہنما
سخن ہای لطیف اون با خدا	ہل بیمار غفلت کی دوا تہو
ولی تہو لیک فرط اتقاسی	سزاوار خطاب اولیا تہو
وہ یکتا کیوں نہ تو علم دین	ہم توحید حق کے آئینہ تہو
خود سے اسقدر بیزار تہو وہ	کہ دشمن میں کو خصم حرف تہو

وہ راہِ فقر میں ایسی تیر چلا کہ
 گدا تھا اونکو در کا قیصرِ روم
 فنا فی اللہ کا رتبہ تھا اونکو
 بقا کا رتبہ بھی حق نے دیا
 وہ کیونکر مقتدا ہو تو جس کے
 خدا اویسے نہوتا کیسے راضی
 خدا آپاک کیون اونکو نہ ملتا
 وہ تہو آئینہ اسرارِ غیبی
 دل اونکا کیون نہوتا مطلع
 اونہیں خیر زمان کیونکہ کبھی
 خوشا انفاس پاک شاہِ مصلو
 نہوتی وہ چین کیون غیرت
 قصیدہ تمام شہارِ گھمیل میں

وطن چھوڑا مدینہ حبا بسایا
 خدا کو درپے جان سوئی خدا
 ہیں زیر سایہ ام المومنین کے
 نہایت زہد اور تقوا عین ہیں
 یہ کچھ اون شاہ کا خلق حسرت
 ہو کر ایسے جو وہ تو بخت ہے
 وہ ہاں سے ہر برس حج بھی کیا
 وہ پہونچے منستے منستے دعا کو
 خدیجہ پاک طینت پاک دین کے
 کہ اب یہاں قدردان اونکو نہیں
 کہ رتبہ عہد کو تھا آشنا کا
 یہ نور دہی ولایت کا سبب ہے

بزرگوں کا ہوا ملے نام لیوا
 شہ عبدالغنی قطب زمانہ
 وہ میرے دستگیر پیشوا
 عجم سے عرب تک تھو وہ بچتا
 وہ ایسے قطب تھے مخدوم حاکم
 وہ تھو وارث امام انبیا کے
 اوٹھاتے اہل محل سے خودی کو
 توجہ کا اثر وہ گرد کہلاتے
 جو پڑوا لیا وہ قلب خشان
 وہ کہلاتے گراثر وہ مرشد یکا
 فنا تھو اسباب مصطفیٰ میں
 غنی تھو یا حق میں ماسوا سے
 کہلے تھو اونپہ اسرار نہانی
 بیان کیا ہوں علوم ایسے پیر
 یہ کہو لے عقدہ ہاتھ علم لایوت
 جمال مصطفیٰ آنچو نسے دیکھا
 زبان تھی اونکی اک سیف الہی
 اگر خورشید بھی آئینہ ہوتا
 فنا تھو الفت محبوب حق میں

یہ واسعہ حبس و کتب
 وہ ملک فقر میں شاہکار
 سپہ فقر شہد القیام
 زمانہ میں نہ تھا کوئی بھی
 کہ تھو قطب فلک اور خواہم
 صیب حق است تخت و تاج
 جگہ رہتی نہ اس ناخرد کی
 سیما ہی ماہ کے دل سے تبا
 بنا تا تیرہ دل کو مصداق
 چہتا تے شیوہ شہد انشویکا
 لیکن تھو کوشک قرب خدائیں
 اونھیں اک کام تھا اپنہ خدا
 وہ پڑہ لیتے تھو لوح آسمانی
 شناسا تھو وہ تہ حیرتیں
 سمجھ لیتے تھیں اونکو اہل ناستو
 ہوا یا کون اب دیا سینا
 ثنا او سکی ہو لفظ بے پناہی
 نہا او اس قلب کے نور و صفا کا
 نہا و میا فلک کو نو طبق میں

بہار انوار حسب حقائق عالم

بر درج پاک۔ او باد دماندم

حصص یا پچوین بخش کرامات و مکاشفات کے بیان میں

جانتا چاہیو کہ سب بڑی کرامت کاملین کے نزدیک محبت خدا ہے جل و علاو
 تبار حضرت سیدنا صلی اللہ علیہ وسلم و حصول مرتبہ تقویٰ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰیكُمْ یعنی بزرگترین تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک
 وہ ہے جو کہ بہت تقویٰ کرتا ہو اور اجتناب بدعات تصفیہ قلوب مریدین و ترک نفوس
 طالبین اور پیونچانا سالکین کا مقامات قرب حق سبحانہ میں شکستہ ہونا
 اور تیر حالات و واردات مقامات و مشاہدہ انوار تجلیات تصرف کرنا قلوب
 نفوس میں توجہات و انوار فیوض و برکات ہوشیار کرنا قلوب کو نکایا و خدا
 میں زندہ کرنا مردہ و لو نکا ذکر الہی سے یہ سب امور آپ کی ذات منبع البرکات
 ہر جہ کمال موجود تھو مگر عوام کرامت خرق عادت کو سمجھتے ہیں لہذا چہند
 کرامتیں ضبط تحریر کرنا ہوں کہ راست جس سال میں بعد ادا کج کہ کہ مسئلہ
 میں رحلت فرمائی قبل ادا کج فقیر سے ارشاد فرمایا کہ تم رام پور کو جاؤ
 فقیر نے عرض کیا کہ بندہ بہ نیت حج مدینہ شریف آیا ہو مہنوز حج ادا نہیں
 کیا حضرت نے سکوت فرمایا مگر امر عالی کا خیال مرکوز قلب تھا بعد حج فقیر نے
 خلوت میں عرض کیا کہ اب مرضی شریف ہو تو فقیر رام پور کو روانہ ہو ورنہ منہ
 عزم کو فرمایا زندگی کا کچھ اعتبار نہیں دو روز کے بعد کیا واقعہ درپیش ہو
 فی الحال منہ غنیمت کرو و بموجب امر گرامی فقیر نے منہ غنیمت کی لیس لکھی اس

مام وحشت التیام سے نہایت اضطراب پریشانی قلب حاصل ہوتی ہوئی
 شب میں مرض رحلت لائق ہوا روز سوم اس دار پر ملال سے دار آخرت
 وانتقال فرمایا دو روز کا ارشاد جو فرمایا تھا وہی سبھی واقعہ ہوا
 بعد انتقال غالباً ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ اس سوختہ آتش دوری و وہم
 مادک ہوئی کو اپنی دیدار فرحت آثار سے اغاز و دیگر ارشاد فرمایا کہ اب پھر
 لوجا و کرامت بعد رحلت کے فقیر کو مرض سخت لاحق ہوا ہر چند معالجہ
 استعمال ادویہ کیا فائدہ نہ ہوا ایک شب خواب میں ارشاد فرمایا کہ فلاں فی دوا
 استعمال کرو شفا ہو جائیگی پھر استعمال شفا کامل حاصل ہوئی پھر اتنے
 اوس مرض نے عود نہ کیا اسی ہی عنایات اس نااہل کو حال پر سبذول میں کہ
 بروقت پہنچ کر تالیف کے امداد و اعانت فدوی کی فرمائے ہیں بارگاہ اسکا مشاہدہ
 ہوا ہے بلکہ ہر حال میں نگرانی اس کمترین غلام کی ملحوظ رہتی ہے بہت فوائد ظاہری
 و باطنی ہو رہے حفاظت صوری و معنوی اوس سے حاصل ہوتی ہیں جو امر مناسب
 مناسب ہوتا ہے موافق اوس کے واقعہ میں ارشاد فرمادے ہیں جزا ہم اللہ سبحانی
 غنی و عن جمیع المستفیدین خیرا کرامت بعض مرتبہ دعوت میں آپ طعام
 کم پکوانے تھو مردم مدعو بہت ہوتے تھو ہرگز قیاس میں نہ آتا کہ طعام کافی ہوگا
 فقیر بلکہ دیگر حاضرین عرض کرتے آپ تبسم فرما کر سکوت کرتے بروقت خورد
 وہ طعام اہل ضیافت کو برب برکت آپ کے کافی و دافی ہوتا بلکہ زائد ہو جاتا
 یہ امر بار بار مشاہدہ ہوا ہے کرامت مولوی ولی البنی صاحب نقل کرتے ہیں کہ
 ایبار مجاہد شدت مہر میں حاجت غسل ہوئی آب گرم موجود تھا سامان گرم

کر نیکا بھی مفقود تھا حالت پریشانی میں نہایت حیران تھا آخر شب میں اپنے
 نماز تہجد کے اوتھو تے تھے چونکہ مجھ پر عنایت خاص تھی اوستہ میں بھی امداد فرمائی گیا
 دیکھتا ہوں کہ سبوچہ آب گرم دست مبارک میں لاکر مجھ کو عنایت کیا میں قائل کر
 ہوا کرامت میان جمیل الرحمن مجددی مرحوم نقل کرتے تھے کہ جب مدینہ منورہ
 سے بغیر رام پور عقبہ ملاقات والدین حضرت سے مرخص ہوا فقط رام پور کی اجازت
 دی چپت بندر کلبی میں پہونچا بعض عزیزوں نے مشورہ دیا کہ ملک کاٹھیاوار کو جاؤ
 وہاں تم کو بہت فائدہ دنیوی ہو گا خطوط سعی بعض شاخ نے اپنی مخلصہ کو کہ
 صاحب دولت کے لکھ کر دیو جب وہاں پہونچا کہیں یہ بھی نہ جانا کہ کون سے شجر
 کہاں سے آیا ہو نہایت اضطراب پریشانی میں رہا آخر بلا حصول مرام مرمت
 کی اور سمجھا کہ خلاف مرضی حضرت یہ حرکت واقع ہوئی نادم و تائب ہوا اور
 عزم مصمم کیا کہ سو اکرام پور کے اور کہیں نہ جاؤنگا جب رام پور پہونچا تو اب
 صاحب بحال غت و احترام کہ زیادہ از مقام تہو پیش آئے اور فوائد دنیوی
 بھی بہت حاصل ہوئے اور یہ امر برات و کرات مشاہدہ ہوا کہ جو شخص آپ کو
 منتبین میں کوئی امر خلاف مرضی مبارک کرتا ہرگز اس امر میں کوئی فائدہ
 مترتب نہوتا تھا بلکہ صدمہا سخت پہونچتا تو بعض فائدہ نقصان واقع ہوتا
 تھا کرامت میر عبد اللہ پیشاوری مرحوم خلیفہ آپ کے والد ماجد کے
 نقل کرتے تھے کہ ایک بار سرہند شریف کو حضرت شریف لیجاتے تھے
 بندہ حاضر خدمت تھا ایک روز قریب شام ایک دریا راہ میں حائل ہوا کہ
 پل اوسکا شکستہ تھا عبور اوسپر مشکل تھا ناچار عرابہ کو دریا میں ڈال دیا

سخت و دشوار ہوئی عرابہ پس کیا یہ چہرہ رکاوٹ ہے۔ ورنہ عرابہ کا کیا حال
 ہو چو کہ عرابہ مذکور اچھی تھی سوال گراں بہت و زنی اوں میں تھراں تے لکھا
 لکھنا اور یہی دشوار تھا بندہ نے بجمال اعجاز عرض حسب کہ حضرت نے فرمایا
 ہر طرح خطبہ جو وقت ادا ہو، تصرف جو توجہ بہت ہو، تو فی فیصلہ کیا کہ عرابہ
 اس وقت تہمتیں نہ پا کر پس پشت پر اب شیشہ مبارک سے فرمایا عرابہ میں نہ لکھا
 کہ عرابہ کی بہت تفصیل تھا دفعہ اوّل میں سنت لائی تھی تے تے تے تے
 بے محنت نکل گیا سب حاضرین حسب حال سمجھتے تھے کہ یہ مال قیوت توجہ
 بلکہ ظہور کرامت ہوا۔ کرامت ایک شخص نے آپ کے مریدین سے
 زمین واسطو تعمیر مکان کے خریدی آپ نے منع فرمایا کہ خریدنے میں کوئی
 فائدہ نہ ملے میں نے بھی نہیں آتا اس نے بموجب ارشاد عمل کیا اور زمین کو خریدیا اور
 شروع تعمیر کی بھی کی ایسے موانع پیش ہو کہ تعمیر ممکن نہ ہوئی بلکہ بانی
 نے سفر دار آخرت کیا غفر اللہ لہ۔ کرامت سید ناصر وزیر مرحوم نے
 نقل کرتے تھے کہ ایک بار مجھ کو بہ سبب قرضہ کے نہایت سختی ہوئی قرضہ دار
 نہایت تنگ کرتے تھے سورت ادا بظاہر دشوار تھی حضرت کی روح
 مبارک کی جانب متوجہ ہو کر عرض کیا کہ حضرت غوث الثقلین اور
 حضرت مجدد رضو اللہ عنہما اپنے مریدوں کی مدد وقت تکلف فرماؤ گے
 اب مجھ پر ادا قرض کی نہایت تکلیف ہے حضرت مدد فرمائیں اسی شب
 واقعہ میں حضرت کو دیکھا کہ تشریف لائے اور تسکین خاطر خرید فرمائی
 کہ پریشان دل نہ ہوا فشار اللہ تعالیٰ قرضہ ادا ہو جائیگا صبح کو غیب الغیب

سے صورت ادا فرمائی ہو گئی بندہ فرضہ ادا کر کے حضرت کی امداد و کرامت کا
 ہوا۔ کرامت نیز سید مذکور نقل کرتے تھے کہ ایک بار کشتی باطن بالکل
 بند ہو گئی نہایت مضطرب احوال ہو کر متوجہ بجانب روحانیت حضرت
 پیرو مرشد برائے حصول کشتی و باطن ہو کر مراقب بیٹھا عالم غیب میں
 مشاہدہ ہوا کہ حضرت درمیان آسمان و زمین کے عرصہ ہوا میں ایک سرخ
 جلوہ افروز ہوا اور بجانب بندہ ہمت جذب صرف فرمائی کہ بندہ کو ناگاہ
 اوپر کی جانب ہوئی اڑتا ہوا متصل تخت شریف پہنچ کر بلخو نظر اظاف
 و توجہات مرشدانہ ہوا تخت شریف بجانب بالا پرواز کرتا تھا ہمت بھی ہوا
 تخت معلق ہوا میں پرواز گستاخان تھا صعود پرواز اس قدر تھو کہ خارج از حد
 مقدار مسافت سیر بھی بیرون از احاطہ تحریر ہے اچھا تھا ایسی کشتی و باطن
 کہ گمان نہ تھا زہے بندہ نوازی جسم بندہ می۔ قدس شد سر و سکا سیکھ
 فرماتے تھے کہ ایک بار رمضان مبارک کی سائیسویں شب کو کہ اس وقت
 عین نماز تراویح میں دیکھا کہ حضرت جبریل علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام
 نزول اجلال باحوال بغایت نورانیت فرما کر نسبت فقیر کے الطاف کثیر
 سبزل فرمائے قرب اتصال خاص سجہ و رکھا دست مبارک میں ہاتھ فقیر کا
 لیکر کمال عنایت شرف مصافحہ سے اعزاز بخشا۔ مکاشفہ فرماتے تھے
 کہ جب اول مرتبہ ۱۲ بارہ سو چھپین ہجری میں بزیارۃ روضہ مقدسہ شرف
 تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعنایات خاصہ و مشاہدات احوال
 واجب الاستتار سے اس عاشق جان نثار کو سرفراز فرمایا تھا مامور بہ بیان

نہیں ہوں مکاشفہ فرماتے تھو کہ جب دوسری مرتبہ بہر اہی حضرت والدہ
 سواجہ شریفہ میں مشرف بریارت ہوا کمال عنایت سے حضرت والدہ کو بخلعت
 خاص مناج فرمایا مجھ کو اور برادر عزیز مولوی محمد عمر کو ایک ایک تاج سے ملندی
 ہر دو پہان سلا کی مکاشفہ فرماتے تھو کہ ایجا رہدینہ مشورہ میں خست و
 نے مجھ کو کسی امر خاص کے واسطے فرمایا کہ شیخ الخطباء سید محمد مدنی پاس جاؤ
 جب حرم محترم نبوی میں داخل ہو کر قریب روضہ معطرہ پہونچا حضرت سرور
 کائنات علیہ فضل الصلوٰۃ والتسلیمات فرزندہ سے دریت فرمایا کہ ہاں جائے
 ہو بیٹے عرض کیا کہ سید محمد مدنی پاس جاتا ہوں ارشاد فیض بنیاد ہوا کہ
 سید محمد مدنی تو میں ہوں۔ نہ تو تفقداحوال و خیر عنایت بشمار سے از انظر
 نہ پذیرد کمال انفقسان پوزین شرف روزگار میں شہد پآخر الامر ہو چاہے شہاد
 عالی سید مذکور پاس گھیا حقیقت حال حضرت عرض کر دی مکاشفہ انکو
 فقیر راقم سطور اپنی خدمت اقدس میں حاضر تہا ناگاہ دل میں یہ خیال گذرا
 کہ حضرت مرزا جان جانان منظر قدس سرہ کے چار شاخ طریقت تھے ہر ایک
 صاحب کمالات ظاہری و باطنی۔ مگر سید نور محمد بدایونی کی محبت سے دل میں
 بہت زیادہ سبب پاتا ہوں اسکی وجہ کیا ہر آپنے بطور اشرف خطرات قیوم
 فقیر ہو کر فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب قبلہ کو محبت سید صاحب اسقدر
 کہ جب ذکر شریف حضرت سید صاحب کا آپکی زبان پر گزرتا باعث شہادت
 محبت بے اختیار گریہ فرماتے تھو بارہا اتفاق ہوا کہ خطرات سے
 اس نا اعلیٰ کو مطلع فرماتے تھو یا جو شبہات علوم ظاہری اور معارف باطنی

میں عارض ہوئے کچھ واقعات عالی بغیر بحث و تقریر زبانی حل ہو جاتے تھے
 مطلب یہ ہے کہ اگر کتاب میں پیش ہو تاکہ بوقت مطالعہ فہم میں نہ آتا جس وقت
 واسطے درک کے حاضر خدمت ہوتا کچھ و عبارت پر سننے کے کیسا ہی مطلب
 حسب یا دقیق ہوتا ہم میں آجاتا چونکہ عوام کو نظر کشف و کرامت پر زیادہ
 تر ہوتی ہر چہ کرامتوں پر اکتفا کی ورنہ ذات فاضلہ البرکات حضرت کما
 کرامت و کرامت تہی جمیع اعمال و افعال و اقوال سے اسے کرامت تھی
 اگر کوئی بنظر انصاف و اعتقاد آپ کو دیکھتا اور آپ کے اشغال پر تامل کرتا
 بلا شک ولایت کا قائل ہوتا تھا کہ استقامت طاعات و عبادات و التواضع
 و مع تقویٰ خود عظم کرامات پر ذات گرامی کو باوصاف خرق عادات ہر
 کرنا و حقیقت نقص ثابت کرنا ہر کہ مرتبہ کمال آپ کا اس سے بہت عالی تھا اولیاء
 عزت و ارباب مناصب خدمت آپ سے ملاتی ہوئے تھے فرماستے تھے کہ حسب
 خدمت مدینہ منورہ ایک شخص بیعت بدوی میں تھا حاصل میرا کیا مقدور کہ
 حضرت کے اوصاف ذاتیہ و فضائل مناقب عالیہ قلمی کرے ذرہ کی حقیقت
 کہ آفتاب جہان تاب کے فضائل ظاہری یا کمالات باطنی ادراک کر سکے معرفت
 حقیقت پس بعید ہے اسید ہی کہ بنظر الطاف کریمانہ و شفقت بزرگانہ یہ بڑا دلی
 معاف فرمائیں ورنہ خطا عریضہ ہے جتنے فرید خلفا تہر سب پر کمالات
 کرامات و اشرف خطرات قلوب عیان ہے نہ جانشین غایت و دار و نہ
 سعدی راسخن پایاں ہمیر دشمن مستحق و دریا پھچنان باقی ہے امر
 آفتاب رو کر تاثیر آفتاب ہر چشمک زندہ دور تو شیر بر آفتاب ہے۔

فصل چہٹی عادات تشریفہ و اعمال حسنہ کی سیال بین
 و حال انتقال از دار فانی بسوسے دار بانی
 جسوقت حخت خواب کہ بہتر غافلین کی بیدار بیستہ تہیں ارہوتے
 ادعیہ ماثورہ اوسوقت کی پڑھکر اپنے دست مبارک سے آب کو روٹین
 لیکر بیت الخلا کو جاتے اول دھنا پاؤں وقت و غول داں کرتے وقت
 خروج بایان نکالتے بعدہ آب و منو لیسکر با آب سنون و منو مسواک
 کر کے نماز تہجد بطول قرار ت ادا فرماتے وقت طلوع صبح صادق سمیت
 صبح مکائین ادا کر کے ادعیہ صبح پڑھتے ہو و انزل حرم ختم نبوی ہوتے
 اول جماعت وقت صبح کہ شافعیہ کی ہوتی ہے باقہ ار امام شافعی نماز صبح
 صف اول میں ادا فرما کر بعد دعا و حضوری مواجہ شریفہ و عرض صلوة و
 سلام متوجہ محل حلقہ توجہ آخرہ والان غربی مسجد نقشہ قریب دروازہ منارہ
 مجید یہ کہ نشست گاہ آپ کے والد ماجد کی تھی ہوتی آپ اور اصبح حزب البحر
 و دعا سیفی و درود کبریت احمد منسوب بحخت غوث الثقلین قدس سرہ و شجرہ
 مشایخ کرام کے پڑھنی میں مشغول ہوتے مریدین حاضر ہو کر ختم صبح جو کہ
 حضرت مصنف کے احوال میں فصل دوم میں مذکور ہو کہ بین مصروف ہوتے بعد ختم
 دست مبارک مع حاضرین اوٹھا کر ثواب ختم جس بزرگ کا ہوتا او سکی رگوں
 مبارک پہ بدیہ کر کے بوسیلہ روح شریف فتوحات طاہری و باطنی حصول
 مقاصد سعوری و معنوی ہر گز خود و متوسلین جناب الہی سے طلب کرتے
 مگر دو ختم اس فقیر نے زیادہ کئی ہیں ایک ختم حضرت مصنف دوسرے ختم

حضرت والد ماجد قدس سرہما کا بعد تمام ختم مصروف توجہ و القار فیوض تھا
 بجانب ہر شخص فرداً فرداً ہوتے کیفیت توجہ حضرت مصنف کی جیسے لکھی ہے آپ
 بھی ویسی ہی تھی ہر فرق اتنا تھا کہ آواز نفس شریف نہ ٹھکتی تھی اور نہ سر مبارک
 کو حرکت دیتی تھی تا وقت اشراق کہ آفتاب بلند ہو جاتا تھا مشغول توجہ رہتے
 وقت فراغ باؤ از بلند احمد اللہ رب العالمین کہہ کر دعا فرماتے مریدین دست بوی
 کر کے رخصت ہوتے آپ چار رکعت بدو سلام دو رکعت سنت اشراق دو دو
 رکعت بہ نیت استخارہ ادا فرماتے دو رکعت اول خفیف دو رکعت ثانی طویل
 بقرات سورۃ یسین تا یرجعون اول رکعت میں آخر تک دوسری رکعت
 میں دعا استخارہ پڑھ کر دس علوم دینیہ مثل تفسیر و حدیث و فقہ وغیرہ فرماتے
 عادت شریفہ بحث و تقریر میں تطویل کی نہ تھی بلکہ اگر طالب علم مائل تحقیق و بحث
 نہوتا تو سب کو اپنی حال پر چھوڑ دیتے بطور سماع کی ظاہراً متوجہ اوس کی جانب
 ہوتے باطناً اپنی مشغولی میں مصروف رہتے اور اگر خواہان بحث و تحقیق ہوتا
 بالکل متوجہ اوس کی جانب ہو کر خوب تحقیق و تدقیق سے پڑھاتے بلکہ بشرح
 و حاشیہ رجوع فرماتے کلام مختصر مفید پسند خاطر تھا جدل و خصام
 بیفائدہ طوالت کلام سے متنفر تھے نماز صبحی گاہ گاہ پڑھتے تھے بعد فراغ
 درس حرم محترم سے مکان کو تشریف لیجاتے مصروف اذکار و اشغال
 و مطالعہ کتب رہتے بعد صبح اہل و عیال طعام نوش فرماتے نہایت قلیل
 الاکل تھی عادت شریف تھی کہ سہ انجشٹ باہستکی خرد و خرد لقمہ نوش
 جان کرتے طعام کی بامزگی ظاہر نہ کرتے بلکہ حمد و شکر ادا کرتے قبل طعام

و بعد طعام دست مبارک دیہوتی تا وقتیکہ بند و ستائین تہیہ کر کے
 نوشتہ کرنے کے عادی تہیہ میں شہینین میں ترک کر دیا تھا بعد طعام
 بغیر طلب اگر کوئی دینا نوش کر لیتے بعدہ و عار طعام پیر تہیہ میں
 عیاں ہم کلام ہو کر اکثر اس وقت مطالعہ کتب فرماتے قریب نصف النہار
 بہ نیت ادا سنت قیلو کہ کر کے قبل زوال او شہر بعد فراش بیت اللہ
 وضو بمسواک حرم محترم نبوی کو تشریف لیجا معمول صحن شریفین
 کہ بحیرہ زوال اذان ظہر ہوتی ہی آپ چار رکعت فی زوال ادا فرماتے
 جماعت اول حنفیہ کی اس وقت ہوتی ہی باقی دار امام حنفی نماز ظہر
 صف میں پڑھتے ماسوا صبح کو اول جماعت حنفیہ کی ہر چار رکعت
 میں ہوتی ہی قبل فرضہ ظہر چار رکعت سنت و بعد ظہر چار رکعت بدست
 ادا کرتے بعد عرض صلوات و سلام مکان کو تشریف لیجا تو دعا
 حزب البحر پڑھ کر تلاوت قرآن شریف فرماتے مریدین ختم خوانی
 وقت ظہر میں جو احوال حضرت مصنف میں مذکور ہوئے ہیں بعد نماز
 بعد اتمام ختم توجہ حاضرین کو دیتی پھر درس شروع ہو جاتا تھا
 اکثر درس حدیث یا اصول حدیث معمول تھا اس وقت درس تشریف
 و تصوف مثل مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ
 عنہ و مشنوی مولانا روم وغیرہما فرمایا کرتے تا اذان عصر بعد اذان
 حرم محترم میں تشریف لیجاتے چار رکعت سنت عصر پڑھ کر نماز
 اولی اول صف میں ادا فرما کر بعد عار و قرارت حزب البحر و فضل

و سلام مکان میں تشریف لیجاتے مع اہل و عیال طعام تناول فرما کر
 بہت جلد ہی مراجعت حرم محترم نبوی میں فرما کر گاہی روضہ جنت میں
 قریب روضہ مقدسہ یا مواجہ شریفہ میں مراقب تا قریب غروب رہتے
 قبل غروب مشغول استغفار و ادعیہ مانورہ وقت مسال یعنی شام ہوتی نماز
 مغرب صف اول میں جماعت اولیٰ میں ادا کر کے بعد دعا خفیفہ دو رکعت
 سنت مغرب پڑھتے بعد سنت چہر رکعت صلوٰۃ اربعین پڑھ کر بعد عرض صلوٰۃ
 و سلام محل حلقہ توجہ مسجد نشین میں تشریف فرما ہو کر مشغول اوراد و تحفہ
 و شجرہ طیبہ پیران کبار و اذکار ہوتے مریدین ختم خوانی بعد مغرب میں جو
 احوال حضرت مصنف قدس سرہ میں مذکور ہوئے مصروف ہوتے بعد ختم
 آپ القار توجہ و فیوضات تا اذان عشا فرماتے بعد از ان صف اول
 میں تشریف لیجا کر چار رکعت سنت عشا ادا کر کے منتظر صلوٰۃ تشریف
 رکھتے نماز عشا باقتدار امام اول پڑھ کر سنت دو ترو و رکعت شستہ
 ادا کر کے حزب البحر پڑھ کر بعد عرض صلوٰۃ و سلام مکان کو تشریف
 لیجاتے مشغول اوراد شریف ہوتے قبل از رحلت بچند سال بعد عصر
 طعام تناول فرماتے تہو عادت قدیم بعد نماز عشا وقت طعام تھا جن
 ایام میں کہ بعد عشا وقت طعام تھا بعد عصر و کس فرما کر ایک ساعت
 شریف یا روضہ جنت میں مشغول مراقبہ بجنور حضرت سرور عالم صلی
 اللہ علیہ وسلم رہتے بعد ثلث شب استراحت فرمائی جب ثلث شب
 باقی رہتی بیدار ہوتی وقت استراحت کا ایک ثلث شب ماوراء

بھی کم تھا اور عیبت مالورہ و نور و قند و ساق کتار جہن جہین پیر ہو ہو فقیر کو
 یاد نہیں کہ نماز تہجد حضرت یاسین گاہی موقوف ہوئی ہو علی ہذا القیاس
 جمیع اوراد و تلاکف و ادعائیں نور و تلاوت قرآن شریف و ذکر فنی
 اشبات و تلبیل سانی وغیرہ جو معمول تھو از صغر سن تا آخر حیات سفر اور
 حضر میں گاہی موقوف ہوئے مگر شدت مرض میں شاذ و نادر فوت ہو سکا
 احتمال ہو جو تحمل اختیار کر کے دائمی تھا کبھی اوسمین فتور واقع نہوتا ماضی
 مبارک میں ہی مغربِ ہستم اور صاف توجہ منعقد نہوتا تھا مگر ختم شریف
 صلواتہ تعجیباً بعد میں ختم مغرب ختم ظہر میں پڑا جاتا تھا تراویح میں تین
 ختم قرآن شریف معمول تھو ہر عشرہ میں ایک ختم پہلے عشرہ اور آخر عشرہ
 میں بذات خود پڑھتے تھو سیالی عشرہ میں فقیر راقم کا قرآن سنیتے تھو
 عشرہ آخر میں اعتکاف کرتے تھو مگر نہ ہر سال دو رکعت تحیۃ الوضوء تحیۃ
 المسجد ترک نظر آتے تھو مگر بعد از سبقت سلام اجابت دعوت عیادت
 مریض نشینت عاٹس شیوہ مرصیہ تھو گیارہویں ماہ مبارک ربیع الاول
 معمول تھو یعنی نیاز حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم گاہی طحام
 نہایت عمدہ نفیس لذیذ پیر گاہی شیرینی پردہ لواتے محفل مولد شریف بھی
 منعقد فرماتے تھو مولد شریف اردو و مصنفہ والد ماجد یعنی حضرت مصنف
 بذات گرامی خود پڑھتے تھو گاہی بزبان عربی ہی استماع کرتے بعد اتمام
 مولد خوانی زیارت مولد مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سہرہ و ماں حاضرین کو مشرف فرماتے یہ موی مبارک شیخ محمد جہان

کہ قطب مکہ مکرمہ عنخ خلفا حضرت شاہ امام علیؒ سے سرہ کر کے اپنے پیروں
 کیوں اس طرح مغل ہو گئے تھے حضرت شاہ سید مومنہ بنت سید امجد حضرت شاہ
 ابوسعیدؒ کو پہونچاؤ گئے حضرت مصنف جد امجد حضرت شاہ احمد سعید
 کو پہونچاؤ گئے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرشید کو پہونچے حضرت شاہ
 اس فقیر اقم کو پہونچے زمانہ حضرت شاہ صاحبؒ سے سو کل بزرگان طہر
 کہ مجدد اور قطب غوث اپنی اپنے زمانہ کرتے گواہان عدل صدق مورا
 شریفیہ کے ہیں کہ یہ مولوی شریفیہ حضرت علیؒ علیہ وسلم کے ہیں
 للمولف افضل خلق خدا ہے شبہ ذات اقدس بہتر از کون مکار
 باشد سیر یک سوئے تو نہ معمول تھا ہر سال میں آٹھ عرس مشائخ کرام و ابا
 عظام یوم مقرر رحلت کرتے تھے حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند حضرت
 الشعلین سید عبدالقادر جیلانی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی عروج الہی
 حضرت خواجہ محمد معصوم حضرت مرزا مظہر جان جاناں حضرت شاہ عظام
 شاہ ابوسعید حضرت شاہ احمد سعید رضوان اللہ تعالیٰ عنہم معمول اس اس طور
 تھا کہ مردم جمع ہو کر اول سیار ہا قرآن شریف پڑھتے بعد از ان چند حفاظ
 آیات قرآن شریف از بر پڑھتے مدینہ شریف میں عرس بطور اہل حرمین پڑھتے
 معمول تھا کہ بعد قرآن خوانی ایک شخص عمدہ و قابل اہل مدینہ سو کہ خوش آواز
 و خوش لحن ہوتا کتاب مناقب بزبان عربی اوس بزرگ کے کہ جسکا عرس ہوتا
 باواز بلند پڑھتا اور اوس کتاب میں فضائل جمیلہ و مناقب حمیدہ و عمدہ
 محالات و کمالات ذکر کرتا بزرگ کے مذکور ہوتے تھے بعد ازاں ذکر الصالحین پڑھتا

الرحمة یعنی ذکر صالحین رحمت نازل ہوتی ہر بعدہ دعا مع حاضرین فرمائی پھر
 شیرینی تقسیم ہوتی جبکہ وہی مین تشریف رکھتے ہوئے حضرت خواجہ باقی باللہ
 نقشبندی و حضرت خواجہ معین الدین چشتی و حضرت قطب الدین چشتی و حضرت
 نظام الدین اولیا چشتی و حضرت خواجہ محمد زبیر مجددی رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 ہجراتی والد ماجد یا بذات خود تشریف لیجاتے تھے مدینہ شریف میں یا شہرہ
 حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے عرس میں گاہے تشریف لیجاتے تھے۔
 بعض مسائل کہ معمول بہا آپ کے اور آپ کے والد ماجد حضرت مصنف
 قدس سرہما کو تھے بنظر رفع برادران تحریر کئے جاتی ہیں مسئلہ رفع
 سبابہ میں رفع اور عدم رفع دونوں قول موافق مذہب حنفیہ کو جانتے تھے مگر
 ترجیح رفع کو دیتے تھے کہ معمول بہا آپ کا تھا۔ مسئلہ سرود سننا یا نکرنا
 شعیبہ عیدین وغیرہ میں قائل جواز بلا کر اہت تھے مسئلہ عرس شایخ
 کرام بلکہ جمیع مومنین کا روز وفات میں ہو یا غیر روز وفات اس طور سے کہ صاحب
 جمع ہو کر قرآن شریف پڑھیں یا بغیر النعاد جمعیت بعد طعام یا شیرینی وغیرہ
 تقسیم کرین ثواب قرائت و طعام وغیرہ روح کبھی بزرگ یا کسی مومن کو پہنچا کر
 مستحب کہتے تھے مسئلہ استعانت و استدعا اولیاء حاضرین و غائبین
 جائز جانے تھے مسئلہ چادر ڈالنی قبور اولیاء پر اور پھول رکھنا مصلح سمجھتے تھے
 مسئلہ نذاریا رسول اللہ یا نبی اللہ یا ولی اللہ درست کہتے تھے یہ سبائل اور
 مانند انہی حضرت مصنف قدس سرہ نے اپنی کتاب حق البین میں خوب مدلل
 لکھے ہیں مسئلہ مولد شریف پڑھنا وقت ذکر ولادت شریف قیام کرنا صحیح

کیا ہو گا؟ یہاں پر حضرت نے مختلف کلمات و اثبات مولودہ پیام میں رسالہ خاص کے اس
 نتیجہ کے لئے ایک ایسا سلسلہ مختلفہ معنیہ مدلل اثبات میں مذکورین میں لکھا ہے مسئلہ
 ثبات نبوتی کا اثبات بقول ان حنفیہ کی کہ ہے۔ مسئلہ قائل نجات ابوین کریمین
 انصافیت اس مسئلہ اندر علیہ وسلم تو بلکہ قائل نجات جمیع ابار و امہات تو مسئلہ
 بدعتت حسنہ نہ کہ۔ اضر بہت جانتے تو بلکہ فرماتے کہ حضرت مجدد قدس سرہ
 کیا ہی ای مذہب کے مسئلہ شغل رابطہ کہ عبارت تصور صورت شیخ سے ہے
 مستحسن فرماتے تو حضرت مسیح شخص رسالہ اثبات شغل رابطہ زبان
 بنارس میں مدلل بكتاب و سنت و اقوال سلف لکھا ہے راقم نے بسبب خواہش
 بعض اہل حرمین شریفین عربی کر کے چھپو ادا کیا۔ مسئلہ فرماتے تو کہ یہ
 قول مشہور مردم کہ حضرت مجدد منکر توحید وجودی ہیں بالکل غلط ہے بلکہ حضرت
 مجدد قدس سرہ مقرر توحید وجودی ہیں ظہور اسکا ولایت صغریٰ میں کہ مبدعینا
 اولیا مخلق بلطفہ قلب کے منظر فرماتے ہیں سالک جو ولایت صغریٰ میں ہوا وہ
 اس کے لئے سید سنگشہ ہوں وہ تلفظ بالفاظ توحید حالت سکروستی میں کرے
 فی الحقیقت سبب آپ سال کو معذور ہو اوسکو معذور سمجھو تو اور جو شخص بغیر حیات
 توحید تلفظ بالفاظ توحید کرے اوسکو برا جانتے ہیں کہ خلاف شریعت ہے
 ظہور توحید مشہود کیا ولایت کبریٰ میں کہ ولایت انبیاء و مبدعین ان حضرات
 علیہم الصلوٰت و التسلیٰات کے فرماتے ہیں اور مرتبہ توحید مشہود کی کا اعلیٰ
 کہ موافق حالات اہل قرون ثلثہ و مطابق شرع ہے مسئلہ معنی اس قول
 حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ بعد از ارسال محمد احمد گشت بیان

کرتے ہو کہ مراد ہر دو حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حقیقت محمدی اور حقیقت
 احمدی یعنی حقیقت محمدی بعد ہزار سال کو اپنے مقام سے عروج کر کے حقیقت احمدی
 میں مندرج ہوگئی چنانچہ مکتوبات حضرت مجددین یہ معروضہ صحیح ہے وہین یہ
 نہیں ہیں کہ مراد حضرت مجددی احمد سے اپنی ذات ہو کہ بعد ہزار سال کو محمد
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احمد کہ نام حضرت مجدد کا ہو ہوگوئے شفع اللہ و اللہ اللہ
 یہ بڑی غلطی اور افترا حضرت امام مجدد پر ہے مسئلہ فرماتے ہو حضرت امام
 مجدد قدس سرہ فی وجہ و تواجد سب جو منع کیا ہو مراد اس وجہ و تواجد اختیاری
 ہو جیسے کہ فی زمانہ اہل شیعہ و مریدین ہے کہ نخل اء اس وغیرہ میں وقت و سماع
 و جد و تواجد اور قہر کو تھے ہیں حال لاتے ہیں حاضرین مجلس اور کی تبعیت کرتے
 ہیں یہ ممنوع ہو نہ وجہ و حال بے اختیاری کہ ہمارے حضرات نقشبندیہ مجددیہ
 کو نزدیک سلم و مقبرہ و جد بے اختیاری کو حضرت امام مجدد و جاسز و مستحسن جا
 ہیں چنانچہ نقول وجہ بے اختیاری کو کتب حضرات مذکورین میں موجود ہیں
 کیفیت حال ان بزرگوں کی ہر زرق و رقص کی مانند نہیں بلکہ کمال استہلاک
 و ضحلال میں بسر کرتے ہیں سماع انکا قرآن اور لذت انکی نماز ہر شے وہ انکا
 اتباع سنت و اجتناب بدعت و امر بالمعروف و نہی عن المنکر نسبت انکی بسبب
 اتباع نہایت بلند و بجا عالی ہو مثل حالت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم
 پر پختہ بین ہر شے تجلیات ذاتیہ بلکہ بالا از ان خوشنود و نورسند تہذیب
 سے کہ کہ در شرب و لطحا زدن و نوبت آخر بہ بخار زدن و حضرت مولانا
 جامی قدس سرہ نے فرمایا ہے نقشبندیہ عجیب قافلہ سالار اند کہ ہر اندازہ

پنهان کجرم قافلہ را پند از دل سالک رہ جانہ صبحستان پند میرد و سوسن خلوت
 و ذکر پہلہ را پند قاصدی گر کند این طائفہ را طعن و قصور نہ حاشی اللہ کہ برآرم
 بزبان این گلہ را پند ہمہ شیران جہان بستہ این سلسلہ اند پند روبہ از حیلہ چسان
 بگسلد این سلسلہ را پند قدس اللہ ہزار ہم و افاض علینا انوار ہم - حکمہ عمر شریف
 حضرت والد ماجد قدس سرہ کی قریب پچاس کویہ پوچی آفتاب رشد و ہدایت تہا
 ترویج و اشاعت پر نصف النہار کو پوچھا یعنی مردم اطراف و جوانب جہان بیوٹم
 و بواسطہ لائقہ و لائقہ فیض توجہات و شرف اجازت و خلافت بہرہ یاب ہو
 جوق جوق کہ وہ گروہ دست شریف پر داخل طریقہ ہوتے تہو حلقہ ہر سہ وقت
 مین صد کس سے زیادہ بہر استقاہ حاضری ہوتے تہو خلفا آپ کے اشاعت طریقہ
 شریفہ سے عالم اہل عالم کو منور کرتے تہو شوق لقاء الہی و دیدار حضرت رست
 پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر غالب ہوا دل فیض منزل جلوچہ
 کردانی کر کے خلوت کا طالب اجتہاد عبادت و کثرت اذکار و اواراد و وظائف
 فرمانے لگے تلاوت قرآن شریف اول سے زیادہ فرماتے تہو اوراد و معمولی و غیرہ
 و دعا سیفی درود کبریت احمر پر اور اوراد اضافہ کئے بالجملہ کوئی لمحہ کوئی لحظہ
 طاعت و عبادت کے خالی نہ تھا حضوری حرم محترم نبوی و التزام جلوہ س قریب
 معطرہ زیادہ کیا بلکہ حلقہ توجہ و نظر بھی کہ قبل ازان مکان مین محمول تہا
 حرم محترم نبوی مین فرماتے تہو پنج شش سال قبل از رحلت ہر سال حج کو
 مشرف ایجا لی تہو راقم بھی ہمراہ ہوتا تہا جب عمر شریف پوکہ پچاس کی
 ہوئی اوس سال مین جو حج کیا بحال اتمام ادا رنک مین مصروف رہا

کو بھی اہتمام کا امر فرمایا کہ ہر شخص سوا طاعت عبادت کو ہی کام نہ کرے والا بار
 ضرر و زہر بلکہ کسی کا ذکر خواہ بخوبی خواہ بدی نہ کرے اگر کسی اور میں چہرہ نہ ہو
 فرمایا تھا الحاصل وہ روز ہم ماہ مبارک فہمی الحجۃ قریب عصر مقام مناسی لکھنؤ میں
 و تشریف لاکر اقامہ سطور ہی عہدہ ایک شہد فہمین سوار تھا آثار فرست و سرور
 و شادمانی چہرہ نورانی پر ظاہر و بچتا تھا سینہ و ہم کو فقیر نے سبب شاو سبب خلق
 میں اجازت سفر طلب کی یعنی عرض کیا فرمایا تو غم کروں والا فتح غریب
 فرمایا فتح غریب کرو زندگی کا اعتبار نہیں بعد دور روز کے کیا واقعہ
 پیش ہوا یہ وقت خط بدست شریف بنام نواب علی خان مرحوم لکھا کہ
 تقسیم روپیہ اہل حرمین شریفین فقیر سے ممکن نہیں فقیر نے اپنی ذات کو وکالت
 سرغزل کیا وکیل جدید مقرر کرو وہ تقسیم کر دیکھا چنانچہ وہ روپیہ بعد انتقال
 حضرت راقم نے تقسیم کیا شب چہارم و ہم کو فراج مبارک ان کیفیت مرض
 ظاہر ہوئی بعد حلقہ صبح قبل از وقت قیام مکان ان تشریف لے گئے فقیر نے
 حاضر ہوا کیفیت فراج دریافت کی فرمایا صراحت بخار و دروسہ اس وقت
 سوتا آخر حیات طعام کسب نوش فرمایا بعد نماز ظہر بخار و دروسہ ترقی کی تا
 مغرب بہت شدت ہوئی فقیر نے چہرہ و اطو طلب حکیم اور معالجہ کی عرض
 راضی نہ ہوئی آخر بطور خود بعد مغرب حکیم کو بلوایا شاخین پاشو پاشو
 تجویر کیا بکمال الحاح و منت فقیر شاخین تھیں فرمایاں ہستہ مال اردو یہ
 اول مرض تا آخر ہرگز نظر پایا شب پانزدہم و روز پانزدہم مرض کو بہت شدت
 رہی کر بے بقاری اس درجہ تھی کہ ملاقت بیان نہیں باوجود کمال کلین و

نہایت شکل فقیر کو یاد دہین کہ کبھی ستر مرض میں آہ نکلی ہی کی ہو اس شدت میں
 ہر زبان مبارک ستر شدت مرض کی نہ کبھی بلکہ آہ بھی نہ کی مگر بقدری بد رجہ غایت
 ایک شب روز و نصف شب رہی نصف شب تازہ دم روز پانزدہم سے بد
 مبارک کہ سر ہو گیا تھا مگر دماغ پر صدمہ غلیظ تھا بار بار دست مبارک سے سر کو
 پکڑ لیتے تھے بخالات جمیع جسم شریف کے دماغ کو صعد کر گئے تھے بعد نصف شب
 تازہ دم وہ کہ سب بقیراری بالکل مفتوح ہو گئی فراج مبارک کو سکو حاصل ہو گیا
 لیکن ضعف نہایت تھا کہ طاقت کروٹ لینے کی بھی باقی نہ رہی تھی حکم صلیب
 دماغ کے بہت کم کر دیا تھا آخر شب میں آیت شریفہ مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ
 فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ آتٍ ھَذَّ زبان مبارک سے بحال شوق پڑ ہی کیفیت فرحت
 و سرور چہرہ نورانی پر ظاہر و باہر ہو گئی اور ہی کچھ طور تھا اور ہی کچھ حال تھا کچھ
 بیشائیت و نہایت شادمانی و دست مبارک اوٹھا کہ بجانب مشہود اشارہ فرما کر
 خندہ زن ہوئے ایسے کہ دندان مبارک ظاہر ہو جاتے تھے چند مستغرق مشاہدہ
 جلد رسابق پر اشارہ کر کے خندہ زن ہوئے یہ کیفیت متوالی و متواتر تھی رفتہ
 رفتہ تازہ دم و شدت خفگی اجنبہ اطباء نے مشورہ عمل کا دیا فقیر ہر چند مانع ہوا کہ اب
 فرحت و شادمانی عمل نہیں ہے بعض بزرگواران شہر منظور کیا لہذا بندہ عاجز ہوا بلکہ حضرت
 کے بیچہ منتظران سے اشارہ کیا کہ یہ مشیائے عالمی آیات شریفہ خود اشارہ سے
 فرحت و شادمانی ہو جائے گا مگر نہایت تیراقل کی کی بجز محسوس ہونے کو و حست
 و خیال سے ہی کیا گیا تھا چونکہ ابندہ مرض کے سعالیہ مخالف فراج شریف
 تازہ دم و شدت فراج اتمہ سب پر نہایت گراں گذرا باوجود کمال ضعف و نہایت

نقاہت کہ جسم شریف حرکت نہ کرتا تھا خاویں بوقت ضرورت حرکت دلائے تھو
آجیے دکھڑے ہو گئے زیر پلنگ او تر کر بیرون اوکس مکان خاص کے تشریف
لیکے سب حاضرین تھے تھو قوت روحی سے بطور کرامت یہ حرکت ظہور میں آئی
فقیر ہر چند عرض کرتا تھا کہ حضرت میں طاقت رفتار کہاں کچھ زبان مبارک
پہلے اشارہ سے ایسا فرمایا کہ یہ امر خلاف مرضی واقع ہوا اس ضعف عظیم میں
یہ حرکت قوی جو واقع ہوئی غشی بشارت ظاہری ہوئی فقیر کو گمان قوی ہوا
کہ روح لطیف جسم شریف سے پرواز کر گئی مگر وہ غشی اندک مدت میں زائل
ہو گئی حالت سابقہ فرحت و سرور و خند زنی نے عود کیا کیفیت مرقومہ
جو اتل کیا ایک نکتہ پایا یعنی منظور آہی یوں تھا کہ مثل طہارت باطنی جسم
بھی بالکل مطہر و مصفا ہو کر شرف لقا سے مشرف ہو چنانچہ بعد تھوڑی دیر
کو آپ کو حاجت بیت الخلا ہوئی کئی بار قصد قیام کیا لیکن بسبب شدت
ضعف قیام نہ کر سکتے تھو فقیر نے مکرر عرض کیا کہ یہیں رفع حاجت فرمایا
قبول نہ کیا آخر اسی حالت ضعف میں اوٹھو فقیر نے نقل جسم مبارک اپنے پاس
لیا تا محل چوکی پہونچا یا اپنے رفع حاجت کی فضلہ نہایت قلیل تھا جسم اطہر
اوس سے بھی پاک ہو گیا کمال استقامت اسکو کہتے ہیں کہ طاقت جنش نبوی
مگر رفع حاجت اوس وقت میں بھی چوکی پر کی وقت قریب ظہر تھا حالت فرح
و سرور و خند بطور سابق تھی مردمان حاضرین شدت غم فراق سے نالاں
و گریان تھو آپ کمال قربانہ تقار جافزا مشاہدہ تجلیات ذاتیہ و ظہور ملائکہ
رحمت و ارواح مقدسہ معطرہ ابار عظام ہمشایح طریقت سے نہایت خندان و

شادان ہو گویا یہ رباعی ابن کین در خاص آپ ہی کیواسطے نظم کی تھی یہی
 منکر کہ دل ابن کین پر خون شد منکر کہ ازین سر آفانی چون شد
 صحت بکھفت پابر و دین بدست باپیک اجل خند زان بیرون شد
 اور کسی نے بھی بمصداق حال سائی تم کیا کچھ یاد داری کہ وقت زاون تو ۲۲
 ہر خستہ ان بدند و تو گریان ۲۲ آنچنان زی کہ وقت مردن تو
 ہمہ گریات بوند و تو خستہ ان اسی رباعی کو حکیم اکبر شاہ محمد عمر بجمال
 سرت دافشو کس بجالت گریہ باواز بلند پڑے تھو چونکہ مکان نہایت متصل
 حرم محترم تھا فقیر برائے نماز ٹکڑ گیا بجمال عجلت حاضر ہوا دیکھا کہ یہاں معاملہ
 دوری دور ہو گیا ہر کثرت ورود تجلیات اتنی حضور ملائکہ کرام و ظہور ارواح
 طیبہ مشائخ عظام سے مکان منور ہو رہا ہر بلکہ دریا فیض و بکات جوثر
 زن ہر حالت سکرات ہر خستہ لذت مشاہدہ جمال مقصود دین مستغرق
 ہین کثرت ہجوم فیض تجلیات سے ہر سن بخود و مد ہوشی نہ کوئی کلمہ طیبہ پڑھا
 نہ سورہ یسین حب ظہور مستی ہونا ماکسکو ہوش رہا بآئینہ وہ وقت نہایت
 عجیب و بغایت غریب تھا حاضرین کمال اندوہ و نہایت صدمہ غم فراق
 چشم پر آب جگر و سینہ و دل کباب تھے حضرت جلوہ محبوب حقیقی کہ تنہا
 تمام عمر کی تھی دیکھ کر شاہ شاد اور کھبب آرزو اس حضرت مقدسہ سے
 فیضیاب درمیان نگر و عصر روز شنبہ شانزدہم ماہ مبارک ذی الحجہ
 شبہ بارہ سو ستاسی ہجری اس دار پر طلال سحر انتقال فرمایا جام صال
 محبوب حقیقی پیا انا لله وانا الیکہ راجعون ۲۳ ان قال لی مت مت

سَمَاعًا وَطَاعَةً وَقُلْتُ لِلدَّاعِي الْمَوْتِ أَهْلًا وَمَرْحَبًا سَمِعْتُ عِيَا
مَصَاتِبَ كَوَانِهَا مُبَيَّنَّتْ عَلَى الْأَيْكَمِ مِنْ كَيْلِيَاءِ اِيْمَانِ كُلِّ فَطْرَةٍ
وَعِلْمًا وَسَادَاتِ كَرَامٍ حَاضِرٌ هُوَ مُوَافِقٌ سُنَّتِ عَسَلٍ وَتَجَبُّرِ وَخَفِينِ كَرَسِيٍّ قَرِيبِ
جَنَازِهِ شَرِيفَةٍ وَبُرْدٍ وَرَوَادَةِ كَلْبٍ سَعْلَةٍ رَهْمَاءِ سَلَامٍ فَرَضِ عَزِيزٍ كَبِيرِ
بَاوَزِ بَلْبَدِ بِكَارِ الصَّلَاةِ عَلَى جَنَازَتِهِ الشَّيْخُ عَبْدِ الرَّشِيدِ بْنُ سَيِّدِ
النَّقْشَبَنْدِيَّةِ چُونَكِه مِت مرض کی دوروز تہی کسی کو مرضِ کبیر تہی خبر اسطی
ناگاہ زبانی مکبر سنکر تمام حرم محترم میں ایک غافلہ علیہہ برپا ہوا نماز جنازہ
عم مکرم شاہ مخدوم رحمۃ اللہ علیہ نے پڑبانی تین چار روز حج کو گذرے تھو کہ یہ
واقعہ ہوا حجاج جہان حاضر حرم شریف تھو ہزاروں بلکہ لاکھوں نماز جنازہ
پڑھی جسوقت جنازہ اوتھا ازحام خلائیق اسقدر تھا کہ شمار میں نہ آکر گویا گائے
قیامت ونونہ حشر تھا اہل مکہ مشرفہ باواز بلند بکارتے تھو ہذا مِنْ اَصْحَابِ
هَذَا مِنْ الْاَوْلِيَاءِ کوئی کہتا تھا مَدَّيَا سَيِّدِ الطَّرِيقَةِ کسی کی زبا
نہ دیا قَلْبِ نَحْلٍ اَعْرَضَ اَيْسے ہی الفاظ زبانِ زوخاص و عام تھو ازحام حنلق
و کثرتِ ابنوہ سے دست رسی تا جنازہ و شوا تہی جنازہ شریفہ دوش پر تہا
بلکہ عَصَہ ہوا میں بالاد کستہا خلائیق روان تھا فقیہہ چندی و کوشش کرتا تھا
کہ تا جنازہ پہونچو میسر نہوا باجملہ اسی ہنگامہ سے تاسلا پہونچا قریب روضہ
حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہا بجانِ یاسین دفن کیا عمر شریفہ بچا
برس چہرہ مینے چودہ روز کی ہوئی ناگاہ خبر انتقال مدینہ شریفہ میں پہونچی تھم
اہل مدینہ پر صدمہ غلیم ہوا حضور صا حضرت شاہ عبدالغنی و شاہ عبدالغنی

شاہ محمد منظر و جمیع متعلقین و مریدین اس صدمہ جاننا کہ سو کمال مضطر بنایت بقیاری
 گریبان و نالان تہو حضرات مذکورین باوصف استقامت و تمکین باواز گریہ فرمایا
 نماز جنازہ غائب بعد نماز جمعہ بموجب مذہب شافعی مدینہ شریف میں بحیثیت خلائق
 و کثرت ازدحام پڑھی گئی بہت مردم خواب میں بعد وفات شریف زیارت کے
 مشرف ہو حضرت عم شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہو میں نے دیکھا کہ آپ
 پیر مکان میں تشریف لائے مجھے فرماتے ہیں قرآن شریف کہو لو سورۃ قُلْ
 أَقْلَمُ الْمُؤْمِنُونَ ۵ کمال بموجب فرمانے کے نیز سورۃ مذکورہ نکالی پھر مجھ سے فرمایا
 کہ شروع سورۃ سے پڑھو اول سورۃ سورۃ میں پڑھتا تھا آپ کہتے تھے آیۃ تشریف
 اُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرْتُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
 تک سنکر فرمایا بس کرو اور تشریف لیگئے اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مومنین
 کو ساتھ اوصاف کمال کو ذکر کیا ہر جہاں آیت مذکورہ قرآن شریف میں ارشاد
 فرمائی یعنی اون مومنین کیو اسطرح جنت میں عزت اور بزرگی ہو اور سچی و راست جنت
 فردوس میں جنت نے اشارہ مصداق ان آیات اور جزا کا اور عزت و درشت
 جنت فردوس کی اپنی ذات گرامی کی طرف فرمائی راقم سوزنہ آتش دوزی کو اپنے
 دیدار فائز الانوار سے مسرور فرما کر اجازت سفردی کہ تین روز قبل انتقال منع
 کیا تھا اور فرمایا تھا بعد دور کے کیا واقعہ درپیش ہو مراد واقعہ سر رحلت تھی
 بطور کرامت کے منع فرمایا تھا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَخَصَّنَا بِفَحْشَاةٍ وَبَرَكَاتِهِ
 وَحَشْرَتَانِي زُمْرَتِهِ وَتَحْتَ لَوَائِهِ وَاسْكُنَّا مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ فِي حَوَائِ
 سَيِّدِ الْاَنْسِ وَالْجَانِّ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الْقُلُوبُ وَالسَّلَامُ آمَنَ

[illegible]

خلفا میں جنگی نسبت یہ الفاظ تحریر ہوں نسبت کل مقامات کی حاصل کی یا سلوک
 تمام بحیا یا طبعی بحیا یا انجام کو پہنچا یا نسبت مقامات احمدیہ کی تا انتہا حاصل کی مراد
 سے یہ ہے کہ حضرت والد نے جمیع مقامات نقشبندیہ مجددیہ میں توجہات و کجیوں کو
 تمام کر کے اجازت و خلافت کے مشرف فرمایا یعنی ایک گونہ مناسبت کیفیت
 مقامات حاصل کی بالترام اوکار و مراقبات نسبت مقامات کے بہرہ یاب ہوئے
 اور ہو گئے اور جبکہ کہ سلوک تمام نہیں ہو رہا ترک اس کے توجہات لی ہیں بشرط
 علم فقیر تبصرہ لکھا جائیگا۔ عصمت مآب عظمت قبا حضرت والد
 ماجدہ رحمہما اللہ تعالیٰ بیعت عمر نوجوانی میں دست مبارک
 حضرت مصنف یعنی جناب جد امجد قدس سرہ پر کی تھی شبہ روز مصروف
 طاعات و عبادات و اوراد و وظائف و اذکار و مراقبات رہتی تھیں اوقات
 عزیز مشغول یاد الہی و مشروبات اخروی و وصول فیوضات معنوی رکھتی تھیں
 ہر شب بعد عشا حضرت مصنف قدس سرہ کے توجہ لیتی تھیں برکات توجہات
 علیہ سے ترقیات حاصل حال فیض مال اوس برگزیدہ عالم تھی وہ برکت
 ملازمت حضرت والد قدس سرہ صاحب حالات عمدہ و واردات بختا تھیں ازار
 ورائض و سنن رواتب کی سنن زوائد مثل نماز تہجد وغیرہ بھی مہیا ممکن ترک فرماتی
 تھیں طبیعت شریفہ مائل رسوم و امور دنیوی مثل عورات زمانہ بالطبع نہ تھی
 بلکہ منہبگی اوں امور کی خلاف طبع مجبوری تھی بالکمال اوصاف ستودہ عبادات
 محدودہ آپ کے کثیر ہیں فضائل جمیلہ و منافع جزیلہ خارج از حد تحریر چارم حبیب
 ششہ بارہ سو چتر بجری مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا بیچ شریف میں نہ نو

ہوئیں نور اللہ مضجعہا شاہ منصور احمد مجددی رامپوری علیہ
 الرحمہ اجل خلفار و عمدۃ اصحاب حضرت والد ماجد بین حضرت شاہ روایت
 علیہ الرحمۃ کے نمبرہ حقیقی نسب النکاح بواسطہ حضرت شیخ محمد عیسیٰ حضرت امام مجدد
 قدس سرہا کو پہونچتا ہر بیعت نوجوانی میں بردست حضرت جد امجد علیہ الرحمۃ
 کی تھی توجہات بابرکات کے چند بھر وہاں پہونچا تو بعد رحلت بخدمت حضرت والد
 محاضر پہونچا رات صادقہ و نہایت رسوخ عقیدت ملتزم صحبت شریف پہونچے
 حضرت کی انہر عنایت خاص و شفقت بسیار تھی حلقہ توجہ میں سب کے قریب
 انکو جاکر دیتے تھے بہت دیر تک مصروف توجہات قویہ و ہمت علیہ انکی نیابت
 رہتے تھے غالباً تا قریب انتہا مقامات مجددی نسبت خاندان گہرہ در
 فرما کر اجازت و خلافت گزشت کیا نسبت باطن خوبی حاصل تھی بہت
 لوگ انکو ہاتھ پر داخل طریقہ ہو کر اور برکات توجہات کے فیض خاندان مجددی
 حاصل کیا حافظ قرآن مجید ماہر علوم و دینیہ مراجعہ اشفاق خلق اللہ پر
 انکو ایسے تھے کہ کسی میں نہیں دیکھیں خدمت محتاجان و غریبان مرد و زن غربت
 قلبی جسم سے زبان سے بال ہر حال واجب جانے تھے تو واضح و شکست و مسکن و تحمل
 و فروتنی و فصاحت و مواظبت بے نظیر تھے بارہ سوا اسی ہجری شہر کہ
 مسئلہ میں انتقال کیا خدۃ اللہ پر ضوایہ و اسکنہ فی جنانہ حافظ جمیل الرحمہ
 مجددی رامپوری علیہ الرحمۃ نسب میں بواسطہ حضرت شاہ محمد عیسیٰ
 حضرت امام مجدد قدس سرہا کو پہونچتا ہر بیعت نوجوانی میں حضرت جد امجد
 قدس سرہا کے دست مبارک پر کی تھی توجہات کے بھی استفادہ ہوئے تھے بعد رحلت

اکثر ملازم توجہات حضرت والد رجب برکت القاس طیبہ علیہا تاور کبر
 بہرہ مند ہو کر مصاحح پر ہمیزگار حافظ قرآن مجید تہو اکثر عمر مدینہ شریف میں
 بسر کی زخمی سعادت حضرت سے نسبت دامادی کو ہستی تہو چند سال ہو گئے تھا
 کیا بقیع پاک میں قریب ہزار شریف حضرت مصنف مدفون ہو شرفہ اللہ بقا
 شیخ محمد یوسف مجددی دہلوی ثم الدینی سلمہ اللہ تعالیٰ
 داماد حضرت والد نسب انکا بواسطہ حضرت خواجہ محمد معصوم حضرت امام
 مجدد رضوان اللہ تعالیٰ عنہا پہونچتا ہی صحبت بابرکت حضرت جدا مجد قدس
 سرہ صغیر سن میں پائی ہو بعد انتقال شریف دست مبارک حضرت والد
 پر بیعت متفق ہو حلقہ توجہ میں حاضر ہو کر بہرہ یاب ہوئے تہو شوق مطالعہ
 کتب دینیہ تفسیر و حدیث وفقہ و تاریخ و سیرا و لیا و مشائخ معصوم کے ہی تھا
 مفیدہ علوم مذکورہ سے حاصل ہو گئی ہو آگے نا نا حقیقی سید ناصر الدین نبیرہ
 مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی میں پیدا ہوا دہلی کی ہی بعد خدایا
 سال شرف جو ار حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معزز رہے
 چونکہ از صغیر سن مخصوص محبت و مودت فقیر میں بوجہ مشابہت مذکورہ کا
 ہندوستان میں ساکن عام پور میں اللہ تعالیٰ کمال فضل و کرم سے خود تر
 محکوم مع جمیع اصحاب و احباب و اہل و عیال معاودت بقعہ طیبہ سے محفوظ
 و سلامتی فائز المرام فرما د آہن حافظ محمد یعقوب مجددی سلمہ
 تعالیٰ انکے برادر حقیقی ہیں حافظ قرآن شریف جوان صالح حضرت خواجہ
 محمد معصوم کے واسطہ سے نسب انکا حضرت مجدد قدس سرہا کو پہونچتا ہی

نانا کے میرہ تحقیقی مولوی سید رفیع الدین صاحب دہلی اہل بیت
 شوق ہوا عشتاقانہ فضا سے کہ کتاب کی یہ تہی بین علیہ پانی پھانک ساکن دیت
 اوصافہ اللہ تعالیٰ شہداء تھا حافظ نواریش باقی مجددی رام پوری
 علیہ الرحمۃ نسب میں بواسطہ حضرت خواجہ محمد معصوم حضرت امام محمد
 قدس سرہا کو پہونچے ہیں ہندوستان سحر حرمین شریفین کو گئے بعد حج و زیارت
 روضہ مقدسہ حضرت والد کے دست مبارک پیبیت کی بالترام صحبت شریف
 و توجہات عالیہ مقام ظلال اسماء و صفات کے دائر اولی ولایت کبریٰ تک پہونچے
 ہوئے بعد اتمثال شریف ملازم حلقہ توجہ فقیر رہے تا مرتبہ قوس بلکہ تادار
 ولایت علیا توجہات لین حافظ جتیر قرآن شریف و بین فطین صالح ذاکر
 شاغل تہو آخر الحال مجذوب صفت ہوئے عین شباب میں دربلدہ بہوپال
 عریق رحمت آہی ہو کر رحمۃ اللہ علیہ مرزا محمد نقشبندی عرف مرزا
 شاہ رخ بیگ دہلوی علیہ الرحمۃ قدما اصحاب اجل خلفا حضرت والد
 سہین اول عمر میں حضرت شاہ غلام علی اور حضرت شاہ ابوسعید قدس سرہا
 کی زیارت اور شرف حضوری سے مشرف ہو کر بیعت طاعت و دست مبارک
 حضرت جہامجد پر کی حسن اعتقاد و کمال خلاص از ابتداء شباب حضرت
 سومو نے کچھ تہو اکثر حاضر خدمت اقدس ہو کر استفادہ ظاہری باطنی
 کرتے حضرت کی نظر عنایت و کمال شفقت از اول ایام حضوری تا آخریات
 ان پر مبذول تہی شل فرزدان محبت فرماتے تہو خدایا تو قریب بادشاہ دہلی سے
 امتیاز حاصل تہا باوجود اشتغال اسور دنیا بحسن عقیدت پیران طریقہ مصطفیٰ

اور اہل بیت و بہ نیاز شدی حضرت موصوف ہو بعد از مرگ اہل و عیال و وطن کر کے
 بہمراہی حضرت ہجرت حرمین شریفین کی بکمال قناعت و حسن استقامت شرف چاہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خدمت جبار و بکشی حرم محرم سے تا آخر دم
 اغراز و دو جہان حاصل کیا و آثرہ اسماء صفات یعنی ولایت کبریٰ تک حضرت جبریل
 سے سلوک طم کیا بعد رحلت شریف حضرت والد قدس سرہ کی ملازمت حلقہ توحید
 اختیار کی سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ تا انتہا طم کیا اجازت و خلافت سے کشف
 ہوئے حضرت والد کی بھی ان پر کمال عنایت تھی بلکہ جمیع اعمام کرام و راقم الحروف کی
 خصوصیت انسانی تھی جیسے اقارب قریب سے ہوتی ہو پردہ حجاب انسانی کسی امر کا
 نہ تھا سب کے محرم راز و معتمد رسالت تھے جو امور فی مابین بطور پیام کر کے ہوتے تھے
 خاص انہیں کی وساطت کے طور پر تھے جو ان امور کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی
 سے طے کرتے تھے تا آخر خیالات حضرت والد استغیثہ توجہات و مہتمم حقائق رہے
 بعد انتقال ملازم تعلقہ توجہات فقیر رہے صاحب فوق و شوق ملازم افکار و مہتمم
 و اوراد و ظائف تلاوت و استغفار تھے صالح و متقی و مہتمم تہذیب و خلق و اخلاق تھے
 اصحاب پیر و صغیر شباب میں یکجا آجندہ کتب و سیدہ میں سماعت دوست فقیر کرتے
 تھے نسبت مقامات نقشبندیہ احمدیہ خوب حاصل تھی راقم الحروف کے کمال راہ طبع
 محبت مربوط و نہایت موانست مودت مانوس تھے کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے
 کمال فضل و کرم جمیع مقاصد دلی پور کے کنز ایک مراد باقی ہے کہ شرف جو محبوب خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جان تن سے نکلتے زیر اقدام پیر و مرشد یک وجہ
 جابر دفن طم اکمل اللہ کہ فائز الہام ہو مدینہ طیبہ میں انتقال کیا پائین انداز مر

حضرت جد امجد بطیح شریف مین مد فون ہو کر بزرگوار حضرت ملا رحمۃ اللہ بھاری
 قد مار اصحاب و خلص نیاز من ان را سخ الاعتقاد حضرت والہ کین مدینہ منورہ
 مین بیعت دست مبارک حضرت جد امجد پر کی مستفید توجہات ہوئے اوسی زمانہ
 شیفہ کمال و فریفتہ جمال حضرت قبلہ تہو اکثر اوقات حاضر خدمت اقدس
 مستفید انظار عالیہ و توجہات سامیہ ہوئے مثل غلام خدمت مین بجان و دل
 مصروف رہتے حضرت کی انہر عنایت خاص تھی بسبب فریفتگی و دوام خدمت
 غالباً مشرف بقدر قلبی ہو کر مخص و طین ہو کر جملہ اللہ بن القدرین ملا نور
 غزنوی برادر ملا فیض احمد غزنوی فرزند شاہ گل محمد غزنوی خلیفہ حضرت شاہ
 غلام علی قدس سرہ حاضر خانقاہ دہلی ہو کر بر دست شریف حضرت جد امجد شریف
 بہ بیعت طریقت ہوئے ملازمت خدمت و حلقہ توجہ اختیار کی سفر صرین شریفین
 مین حاضر تہو مستفید برکات توجہات رہے بعد رحلت شریف ملازم استفادہ
 حضرت والد ہو کر قریب دو سال بہرہ اندوز فیوضات برکات و ولایت کبری
 سلوک کیا معزز باجازات ہو کر مخص بوطن ہو کر چین جوانی مین رحلت حضرت
 کی شرفہ اللہ بوصلہ ملا محمد تاج الدین قو قندمی اکبر خلفاء و عمدہ
 اصحاب حضرت والد مین مدینہ طیبہ مین حاضر ہوئے تہو بعد حج و زیارت روضہ مطہر
 دست مبارک پر بیعت کی چہ سات سال ملازم صحبت شریف رہے حضرت
 انکے حال پر عنایت خاص تھی توجہات قویہ بلیغہ سے معزز فرماتے تہو سلوک
 باطن انتہا کو پہنچا کر نسبت مقامات احمدیہ کی انجام تک حاصل کی اجازت و خلافت سے
 مشرف ہو کر احاطات بلند و کیفیات ارجمند و واردات عجیب و غریب نسبت مقامات

بلکہ ہر مقام کی فردا فردا انکی فہم و ادراک میں آتی تھی جاذبہ عشق الہی سے گرم جو جس محبت
 و محبت بادیہ قربت تھی کثرت اشتغال و مواظبت اذکار و مراقبات سے قلب پر از امیر
 و انور رہتا تھا اصحاب فوق انکی کیفیت باطنی سے نہایت مخطوط ہو تو تھو علوم ظاہری
 پایہ استوار بند حکم تھا بعض علوم دینیہ خصوصاً تصوف حضرت استفادہ کرتے تھے اور
 وجدان قریب برتبہ کشف تھا بعد حالت حضرت محالک روم و شام میں بہت لوگ
 توحید سے مستفیض ہوئے بعض طریقہ نقشبندیہ مجددیہ ہو و عین شباب میں شرف لقاء الہی
 و شرف پہنچنے کی بنا صلیہ پانچ مرحلہ مدینہ طیبہ سے واقع ہو مدغون میں نور اللہ قبرہ
 مولوی فیض القادر بنارس سی عمدہ خلفار و اشرف اصحاب حضرت والد سیوین
 بعد حج و زیارت روضہ مقدسہ دست مبارک پر بیعت کی جامع علوم منقول و منقول
 کاوی فنون فروع و اصول حضرت کی انکو حال پر کمال عنایت مہذول تھی بہت
 دیر تک توجہات بلیغہ سے سرفراز فرماتے تھے صحت ادراک وجدان قریب مرتبہ کشف
 تھا حالات مریدوں کو حضرت رائے دریا فرماتے جو بیان کرتے اسکو صحیح کہتے تھے چند
 مدت التزام حلقہ توجہات کر کے سلوک طریقہ احمدیہ قریب انجام طو کیا مغرب باجائز
 و خلافت ہو حالات باطنی انکو بہت اچھو تھو قوی نسبت ذاکر شاغل تھی صالح تھے
 سکسہ مہذب الاخلاق صاحب حالات اسیل و واردات کمال و تکمیل تھو نفع اللہ
 و مساکر فیہ السلیین سید عبد اللہ بدخشانی اجل خلفار و کمال اصحاب حضرت
 والدین اشرف سادات و الامشان و غلیم مشایخ دیار بدخشان شہر مذکور میں
 تھو مشیخت اباراجداد پر متمکن تھو مرجع خلافت خواص و عوام بادشاہ بدخشان
 مرید باخلاص نہایت الاعتقاد تھا بعد شرف حج و زیارت روضہ منور مقصد

رکھتے تھے تو جہات قویہ سے ممتاز فرما کر پھر مدت ایک سال میں تاحہ خلق سلوک متعارف
 مجددی طو کیا فیض و کلامہ و گمانہ بدست شریف پھنا کر باجارت و خلافت سربلند
 عطا کی خلافت نامہ راقم نے بامر حضرت تحریر کیا تھا الفاظ مناسبت لکھی تھے حضرت
 فرزند فرما کر مزین بھج کر کو انکو عنایت کیا انکو زمرہ خلفائین حضرت نے بہمال
 خصوصیت و محرمی سہر فرما کر کیا تھا اور یہ بھی رسوخ عقیت و صدق ارادت و تہ
 اخلاص و نیاز مندی ذات اقدس میں یکتا تھی بعد حصول خلافت و رجوع
 وطن مرجع و آب مریدین و طالبین ظاہر و باطن ہو کر بہت مردم اوس دیار کو
 انکی توجہات سے فیضیاب نسبت خاندان نقشبندی مجددی ہو کر مرتبہ کمال کو پہنچ
 بَارَكَ اللهُ تَعَالٰی فِیْہَا اَعْطَاهُ وَجَعَلَ اٰخِرَتُهُ خَيْرًا مِنْ اَوَّلِہٖ حَافِظ
 عثمان افندی نوری اتر میری سلمہ اللہ تعالیٰ زبدہ خلیفہ
 و عماد اصحاب حضرت والد سربلند بعد حج و زیارت روضہ مقدسہ بہمال شہید
 حاضر خدمت فیض و رحمت ہو کر مشرف باخذ سمیع طریقہ نقشبندیہ مجددیہ سربلند
 مبارک ہو کر بارادہ صادقہ و اعتقاد و محبت راستہ بالتزام صحبت شریف و توجہات
 منیف ترقیات مقامات و سلوک مدارج عرفان و حصول فیوضات نازہ و دارا
 بوز اندازہ و حالات اہل و کیفیات مراتب تکمیل سے سربلند رہی حضرت نے انکو کمال
 اختصاص و نہایت شفقت سے بہرہ ور کیا تھا یہ ہی کثرت رسوخ اعتقاد و غایت
 محبت و انقیاد میں بظہر حق عاشق زار و شفیقہ جمال پاکمال شل بند بوز بہر جمیع
 خدمات از دل و جان حاضر مرتبہ فنا فی الشیخ کہ وسیلہ وصول الی اللہ کا ہو گیا
 حاصل تھا کہ کم کم ہو گا صاحب ذوق و شوق و حالات بلند و کیفیات ارجمند

ملازم الذکر المراقبہ و ام المصنوعہ المراقبہ المصنوعہ المصنوعہ المصنوعہ
مقامات اندہ تا انجام طو کیا تبصرہ و کلام و دست مبارک و آنکہ پینا کر باجارت
و خلافت مشرف نیابت بر سر شریف شریفی عین شریفین و ہر وہ اندوڑ
جعلہ اللہ ما و یا مصداقہ مولانا مولوی بخاری قوتی عہدہ خلفاء
و خاص اصحاب حضرت والدین از اولاد حضرت خواجہ احمد ایسوی مدظلہ العالی
مشایخ طریقت و صاحب خانقاہ و مرجع طالبین بعد حج و زیارت روضہ شریفہ
بارادہ صادقہ ترک شریعت کر کہ حاضر خدمت عالی ہونے طریقہ مجددیہ میں بیعت
دست مبارک پر کی ملحوظ عنایت خاصہ و توجہات تہذیبیہ و چیت سال ملازم
صحبت شریف و حلقہ مفید رہ کر سلوک طریقت احمدیہ قریب ختام کر کہ اجازت
و خلافت مشرف ہو کر اذکار و اشغال و مراقبات میں مصروف رہتے تھے نسبت
خوب حاصل تھی اپنی وطن میں ہدایت و ارشاد طالبین میں مشغول ہیں زاد اللہ
ارشاد ملا شریف کو لابی اہل خلفاء و اہل اصحاب ارسای حضرت
والدین بعد حج و زیارت روضہ معطرہ بیعت طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت
کو دست مبارک پر کی بارادہ صادقہ و اعتقاد و محبت زائد ملازم توجہات عالیہ
و فیوضات سامیہ رہی ملازمت اذکار و اشغال و مراقبات و ریاضات و
مجاہدات چنانچہ باید و شاید کرتے تھے ادراک وجدان قریب کشف انکوصال
تہا حالات باطنی بغایت صیقل و عنایت بیان کرتے تھے رویت ملائکہ کرام و شاید
ارواح طیبہ انبیاء عظام سے خصوصاً حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا
و علیہ الصلوٰۃ والسلام وقت حلقہ توجہ بار بار مشرف ہونے تھے تھے تھے تھے

حضرت تھیں علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجسمہ عنایت خاص ہو نو و سال
حاضر خدمت رہ کر سلوک باطن نامہ ہمار مقامات احمدی طو کر کے اجازت و خلافت
سے مشرف ہو جو جملہ اللہ المتقین اماما حاجی عثمان افندی القندوی
رومی سلمہ اللہ تعالیٰ عمدہ خلفاء و زبہ اصحاب حضرت والدین سہا
سال سے ہجرت حرمین شریفین کر کے مجاور مدینہ منورہ تھے جب حضرات نے سلوک
بلدہ طیبہ کی حاضر خدمت ہو کر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی و سال
سویز یادہ ملازم توجہات و اخذ فیوضات رہی حالات استہلاک و ضحلال و فناء
و نیستی انہر غالب تھے محذب الاخلاق جمیل الصفات سوا اذکار و مرتبہ و تلا
عبادت اور کام نہ تھا حاکم ثلث کو استاد کامل تھے اکثر ادعیہ و وظائف بخلا
نفیس لکھ کر پیش کر تو پسند حضرت ہوئے حضرت والدین باجارت و خلافت
مغز کیا زاد اللہ فی عرفانہ حاجی عمر افندی رومی زبہ خلفاء و
خامص اصحاب حضرت والدین بعد حج و زیارت روضہ اقدس حاضر
خدمت فیض رحمت ہو کر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی چن سال
مشغول استفادہ باطنی و ملتزم توجہات پر فیوضات رہ کر سلوک طریقہ احمدیہ
قریب انجام کو طے کر کے باجارت و خلافت مشرف ہو کر نسبت باطن خوبھی
کیفیات و حالات اچھی تھی بعد مرض ہو کر وطن کو گھر حال معلوم ہوا
خسہ اللہ بالرضائی الدنیا والاخری حاجی حسین افندی رومی
تاشکبری عمدہ خلفاء برگزین اصحاب حضرت والدین بہ نیت ہجرت حرمین
شریفین وطن سے آکر بعد حج و زیارت روضہ مطہرہ شرف بیعت سے دست مبارک

شریف ہو جو بحال خلوص و خضایت اعتقاد ملازمت توجہات و اخذ فیوضات و برکات
 دس سال کامل کی نسبت مقامات نقشبندیہ مجددیہ سوہرہ یاب ربوہ موافقت از کمال
 و مراقبات و ریاضات و مجاہدہ ترک و تجرید چنانچہ باید و ہوتا ہے کہ تھے نسبت خاندان
 عالی شان خوب حاصل کر کے باجائز و خلافت افتخار حاصل کیا جہاں اللہ من المقربین
 شیخ عسب السمار قرآنی فرزند قاضی بلدہ قرآن اجل اصحاب برگزینہ
 نیاز مندان حضرت مولانا محمد علی بن محمد بن شریفین زاد ہوا اللہ شرفا پند و طبع
 کر کے بعد اوارکان حج و شرف نیابت روضہ انور اقامت بلدہ طیبہ مدینہ
 منورہ میں اختیار کی مستحق کمال حضرت مولانا دست مبارک پر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ
 میں بیعت کی نحو طاعت بی پایان و الطاف فراوان ربوہ التزام از کار و قرا
 و نغی اثبات و حضوری حلقہ توجہات نسبت طریقہ احمدیہ سوہرہ یات ہو تجلیات
 اسماء صفات سو گذر تجلیات ذات تک توجہات حضرت سے مستفید ہوئے بعد از
 شریف تا وقتیکہ فقیر راقم حاضر بلدہ طیبہ تہا ملازم حلقہ توجہات مقامات فوقانی میں
 توجہات لین فقیر نے اجازت و خلافت او کو دی مرد صالح متقی متواضع حاکم
 انزوا و خمول میں اوقات بسر کرتے تھے مرتبہ حصول کلمہ و استہلاک و ضحک انشتی
 کا خوب حاصل تھا اوقات عزیز بیا و خدا کے جل و علا و اعراض از ماسوا و ملازمت
 طاعت و عبادت مصروف رکھتے تھے چونکہ اکثر سلوک خدمت حضرت میں طو
 حیا لہذا انکو زمرہ خلفاء میں داخل کیا علاوہ ازان یہ امر ثابت ہے کہ خلافت
 نامہ خلفاء کو کہ بوقت اعطاء خلافت عطا ہوتی تھی حضرت والد راقم الحروف سے
 تحریر کراتی تھے موافق حال ہر شخص کو الفاظ مناسب خلافت نامہ میں فقیر اپنی

فراسبت کے مندرج کرتا تھا حضرت پسند فرما کر عنایت کرتے تھے جملہ اللہ من
 المقربین العارفين حاجی ملا ولی قرانی خالص نیاز مندان حضرت سید
 بعد حج و زیارت روضہ معطرہ دست مبارک حضرت پر بیعت کی حلقہ تھی
 منبع البرکات کو ملازم رہی توجہات مقامات مجددیہ سے غالباً تا ولایت علیٰ فضیلت
 ہو کر بعد انتقال حضرت فقیر نے اجازت طریقہ شریفہ دی بارگاہ فیما اعطاء
 حاجی حسین قرانی عمدہ خلفاء وزبده اصحاب حضرت والدین بقصد ہجرت
 عربین شریفین وطن سے آئے بعد حج و زیارت روضہ معطرہ بیعت طریقہ نقشبندیہ
 مجددیہ حضرت کو دست شریف پر کی کثرت اذکار و اشغال و ریاضات و
 مجاہدات میں بڑی نظیر تھی حالات عظیمہ و واردات فحیمہ انہر طاری ہوئی تھی برے
 صاحب فوق و شوق و آہ و نالہ و بکا نحو مشاہدات و متفرق کیفیات رہتے
 با خدا یگانہ و با خلق بیگانہ انکا وصف حال تھا حضرت کی انہر عنایت خاصہ
 یہ بھی شیفہ و فریقہ از جان دل تھوچھ سات سال خدمت شریفین سلوک
 طریقہ مجددیہ توجہات حضرت کے تا فوق مراتب تجلیات و اتیمہ طو کر کے باجائز
 خلافت ممتاز ہو کر بعد رحلت شریف ملازم توجہ فقیر تھو نادانہ فی عرفانہ حاجی
 حامد مرغینانی زبده خلفاء حضرت والدین بعد شرف حج و زیارت روضہ
 منورہ حاضر خدمت بصدق ارادت ہو کر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت دست
 شریف سے سر ملند ہو کر ملازم حلقہ توجہات پر فیوضات سے غالباً تا ولایت کبریٰ
 سلوک کر کے مرتبہ اجازت حاصل کیا مخلص بوطن ہو حصہ اللہ بقدرہ
 حاجی محبوب و بخاری عمدہ اصحاب حضرت کے ہیں بعد حج و زیارت روضہ منورہ

دست شریف پر بیعت کی چند مدت حاضر خدمت عالی رہی بعد شرف اجازت
 مریض ہوئے جو جملہ اللہ من الہامین حاجی ملا عبدیہ شریف
 خالص اصحاب حضرت والد سہین بعد حج و زیارت بلوچہ طیبہ بیعت شریف
 بیعت کی چند مدت توجہات عالی سہی استفادہ فرماتے اجازت سے مریض ہوئے
 مریض ہوئے رزقہ اللہ الاستقامۃ سید ناصر و سید بلوچہ
 علیہ الرحمہ نبیرہ و سجادہ نشین حضرت خواجہ میر درد خالص اصحاب شریفین
 خلفا حضرت والد سہین اول حاجی دوست محمد علیہ الرحمۃ کو دست پر بیعت کی
 چند اوکی توجہات سہی بہرہ یاب رہے بعد ازاں بقصد حج و زیارت روانہ
 حرمین شریفین ہوئے کہتے تھے کہ جب مکہ معظمہ میں پہنچا جناب الہی میں عرض کیا
 کہ جو بزرگان طریقت اس خاندان عالی شان کی یہاں موجود ہیں اونہیں جو
 کامل ہوا و سن بزرگ کی زیارت پہلے مشرف ہوں جب حرم محترم میں
 داخل ہوا اول نظر حضرت کے جمال باجمال پر پری شش معنوی ایسی ہوئی
 جو اختیارانہ حاضر خدمت ہو کر قدموں میں مشرف ہوا اور یقین کامل سمجھا
 کہ کاملترین مشائخ وقت حضرت کی ذات فاضلہ البرکات سے چنانچہ آپ کے
 دست مبارک پر تجدید بیعت کی و بکثرت اخلاص و عقیدت ملازمت صحبت
 شریف و توجہات منفی اختیار کی ایک سال سے زیادہ خدمت عالی رہی چنانچہ
 سلوک طریقہ مجددیہ کا آپ کی توجہات سے فوقی ولایت علیا تک طو حیا و کمال
 نسبت مقامات و وجہ کیفیات کا کما حقہ انکو حاصل تھا نسبت بزرگ
 کہ مقامات فوقانی کی سے زیادہ مناسبت رکھتے تھے التزام اذکار و اشغال

و مراقبہ جیسے چاہیے کرتے تھے حضرت نے اجازت و خلافت عطا کر کے مخلص کیا بعد
رجوع و صن ہدایت و ارشاد طالبین بلدہ خود و دیگر بلاد مشغول رہتے تھے اوقات
غیر مصروف ذکر و فکر و مراقبہ و عبادت و طاعت رکھتے تھے و قنیکہ فقیر راقم
وارد مہندستان ہوا بجمال محبت و خصوصیت و اعتقاد پیش آؤ سب کو
باطن تا انجام طمہ افسوس کہ بعالم شباب ۱۲۹۹ بارہ سو ننانویں ہجری
میں عالم فانی سے ترک تعلق کر کے راہی عالم باقی ہوئے شرف تقاسم کہ
مقصود عمری تھا فائز المرام ہوئے اپنی غم خوار و نین کہہ سکے بھلا یا دکرین
غم مجنون کرین یا ماتم فرما دکرین پچھلے دن کئی ماہ گزرے تھے کہ قبر انکی کھولی
جیسا دفن کیا تھا بلا تفاوت و سیاہی پہلے سر نور دیکھا اسکنہ اللہ فی اعلیٰ
اجنان و شرفہ باللقار و الرضوان صوفی دراست اللہ نگالی
عمدہ خلفاء حضرت والدین اول بہ نیت خدا طلبی شاخ چشتیہ وغیرہ کی محبت
میں رہے مجاہدات و ریاضات شاقہ کین سکین کھین حاصل نہوتی بعد حج
و زیارت مدینہ منورہ دست شریف حضرت پر مشرف بہ بیعت طریقہ نقشبندیہ
مجددیہ ہو چنڈ سال خدمت فیض رحمت میں حاضر رہے سب کو طریقہ مجددیہ قریب کام
حضرت کی توجہات ہو طمہ کیا اجازت و خلافت سے سربلندی حاصل کی ذکر و شغل
و مجاہدہ و ریاضت میں مصروف رہتے تھے حضرت کی خدمت خاصہ سے سرفراز
تھے اوصلہ اللہ مراد ملا محمد یوسف بخاری کی بعد حج و زیارت روضہ
شریفہ دست مبارک حضرت پر بیعت کر کے ملازم حلقہ توجہات رہے غالباً تا
ولایت کبریٰ سب کو گیل بعد رحلت شریف راقم سطور نے اجازت طریقہ دی وقفہ اللہ

لما یخیر ویرضاه سید عبدالقادر با ششم مدنی سلمہ اللہ تعالیٰ خلص
 استفیان حضرت والدین عمرہ اعیان بلدہ طیبہ حضرت کے دست مبارک پر
 بیعت کر کے قریب ایک سال ملازم حلقہ توجہ رہو توجہات عالی سوچندہ تقاماً
 میں فیضیاب ہوئے جملہ اللہ من انصافین شیخ ابو الحسن ستان مدنی شیخ طیف
 ستانیہ عمدہ اکابر مدینہ منورہ بذات خود اور اہل اجداد انکے شاخ طریقت و
 مرجع و آب بلدہ طیبہ تھے صفحہ میں حضرت جہد قدس سرہ کے دست مبارک پر
 نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی بعد ازان حضرت والد قدس سرہ کی خدمت حضرت
 میں حاضر ہو کر تجدید بیعت کی زیادہ از یک سال استفیہ توجہات عالیہ رہے
 حضرت انکی خوش ہمتی اور سعادت سیر سلوک باطنی کی تعریف فرماتے تھے
 تا ولایت کبرئے توجہات لیکن میں عین شباب میں شرف تقا الہی سے شرف
 ہو کر جمل اللہ اچھے شواہ شیخ عبدالکافیہ لیا سس مدنی خاص خالص حضرت
 والدین اکابر اہل مدینہ منورہ بکمال عقیدت حضرت کو دست مبارک پر بیعت کی
 شیعہ کمال و فریقہ جمال حضرت تھے توجہات عالیہ خدمات لائق سے بہرہ یاب
 رہو عالم شباب میں انتقال کیا نور اللہ قبرہ سید امیر نواب صاحب ریحی سلمہ
 تعالیٰ عمدہ نیاز مند ان و خلص استفیان حضرت والدین دو مرتبہ شرف
 حج و زیارت روضہ اقدس سے افتخار حاصل کیا مرتبہ اولی جب وار وید
 منورہ ہوئے تھے بکمال اخلاص و نہایت عقیدت دست مبارک پر بیعت کی
 چند سے التزام حلقہ توجہات سے بہرہ یاب رہ کر مراجعت وطن کی بوجہ
 سال دو بار وار وید مکہ معظمہ ہو ادا رفسک سے فارغ ہو کر بلدہ طیبہ

میں آنی قریب ایک سال اقامت کی مخصوص غنایات و الطاف حضرت ہوئی کہ
 ہر سہ وقت بہر استفادہ توجہ میں حاضر ہوتے توجہات خاصہ سے مستفید ہوتے تھے
 کی انپر کمال شفقت و محبت خاص تھی یہ بھی شیفۃ کمال و فریقۃ جمال تھے باوجود
 قلت غنا خدمت زیادہ اپنی استطاعت کے بجالاتے نعم المال الصالح للرجل
 الصالح انکا وصف حال پر کسر نفسی تو اضع و مسکنت حسن اخلاق و مراحم اشفاق
 جمیع بندگان خدا پر خاص صفات جمیلہ انکو ہیں جو احسان و محبت حضرت الہ
 او فقیر راقم الحروف کے رکھتے ہیں حد بیان سے باہر ہیں انکے فرزند ان دلہن میل
 نظہ الحق و حافظ نصیر الحق نے بیعت طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں دست
 فقیر پر کی ہے اللہ تعالیٰ کے بركات انھاس حضرات انکو مقاصد دلی و آرزو و باطنی
 برکات اور توفیق اعمال صالحہ انکو اور انکی اولاد کو عنایت فرماؤ صلاح و
 تقویٰ و کمال ظاہری و باطنی و برکت عمرین عطا کرو آمین مولوی ابوالسکاک
 بھاری علیہ الرحمہ نیاز مند حضرت جد و حضرت والدین جس زمانہ میں کہ تھے
 و ہجرت صومالیہ میں تھے بقصد حج و زیارت مدینہ منورہ میں آئے تھے
 حضرت جد قدس سرہ پر بیعت کی چند حاضر رہے مگر محبت وطن کی بعد چند سال
 ہجرت کر کے سکونت بلدہ طیبہ سے مشرف ہوئے حضرت جد قدس سرہ نے حالت
 فراموشی تھی لازم صحبت حضرت والد ہو گئے حلقہ توجہ میں صبح و شام مستفید توجہات
 ہو تے تھے باوجود غنا کمال محبت و اعتقاد حضرات میں بھی درجہ بلند حاصل تھا ارتباط
 و خصوصیات حضرت والد بلکہ جمیع حضرات اعمام و فقیر سے ممتاز تھے سبکی و ولایت
 کبریٰ حضرت والد کی توجہات سے کیا خدمت مالی بھی بقدر حوصلہ کرتے تھے بقصد

در سیه پیری تھیں علم حدیث میں ہم سبق راقم تھی آخر احوال بسبب شریعت لکھنے سے
 صغیر انا تحقیق ہو کر حضرت شایخ غیر طریقہ مجددیہ پاس چند روز خفیہ جاسے تھی
 توبہ کر کے مدینہ شریف میں رحلت کی بقیع میں قریب فرار حضرت جدہ قدس سرہ
 ہو کر غفر اللہ لہ نواب اسد اللہ خان عرف نواب گل علی خان
 رئیس رام پور علیہ الرحمۃ قدما اصحاب محمد نیاز مند ان حضرت والد
 قدس سرہ میں صغیر سو مجھوں بدایت و امور خیر تھو زمانہ ولیعہدی میں بکمال
 اعتقاد و دست مبارک حضرت پر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی چنانچہ کیفیت مختصر
 بیعت و تشریف آوری حضرت برامپور فصل اول احوال حضرت والدین مذکور
 ایک ماہ کامل ہر سہ وقت حلقہ توجہات میں حاضر ہو کر توجہات قویہ و مستفیضہ
 اثر توجہات کا تادم آخر انکی ذات میں موجود تھا علوم ظاہری میں بھی استفادہ
 حاصل تھی حصہ مسافن فارسی میں اوستا و تہتین کتابین زبان فارسی میں
 تصنیف کی ہیں ایک کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت میں نام
 او کا قندیل حرم دوسری کتاب بطور مرثیہ حضرت والدہ بنتقال
 حضرت لکھی ہیں نام او کا ترانہ غم تیسری بطور انشا کہ شامل نظم و نثر ہو فصاحت
 و بلاغت ان کتابوں کی مشہور و معروف ہے نظم فارسی میں کلیات اہل طہران
 کہ اہل زبان میں مقرر فصاحت ہو کہ تقریباً اوسپر لکھی ہیں زبان اردو میں چار
 دیوان ہیں پابندی عقائد اہل سنت و جماعت اور اجراء احکام شریعہ کا ملحوظ رکھتے
 تھے باوجود مسند ریاست و راحت و آرام حج کو گوارا کران بخوبی ادا کو زیارت روضہ
 مقدسہ نبویہ کو شرف و وجہان حاصل کیا قدر دان علماء و شایخ وغیرہ تھے
 ہذا انکی ریاست مجمع اہل کمال شہی اولاد حضرت امام مجدد اور اس جہت میں
 شریفین کی مراعات بلکہ واردین جہادین کی حسب مراتب کرتے تھے حسین

عقیدت بہ نسبت اپنی سیر طریقت یعنی حضرت والد فقیر کو بجست راسخ تھے لہذا تعلیم و
 مراعات بہ نسبت فقیر راقم الحروف کو نہایت ملحوظ رکھتے تھے اور صاف کمال شل
 انتظام ریاست و عقل و فطانت وغیرہ میں فخر سلف پیشوا کی خلف تھے قبل از زمان
 وفات نو دس سال سخت امراض میں مبتلا رہے نظم و نسق ریاست میں فرق نہ تھا
 جمادی الاخری سنہ ۱۲۸۰ تیرہ سو چار ہجری میں رحلت کی مدفن اچھا پایا کہ ماہین
 قبہ حضرت حافظ جمال اللہ نقشبندی و فرار شریف عمی شاہ محمد عمر مجددی مدفون
 ہوئے غفر اللہ لہ **نواب محمد مشتاق علیخان صاحب بھادر والی ریاست**
رام پور زاد اللہ عمرہ و اقبالہ او کو فرزند ارجمند سند نشین ریاست ہوئے
 صغیر سن سو مالوف حسن اخلاق ہیں زمانہ ولیمہ دی میں کہ فقیر راقم الحروف
 وارد رام پور ہوا اتہار و ابط محبت و اختصاص سے پیش آتے تھے بارہا فقیر خانہ
 آفریقہ کو سرور کرتے بیعت طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ میں دست فقیر
 کی ہوئے بعد سند نشینی ریاست ارتباط و مراعات بہ نسبت اس فقیر کو مثل سابق ملحوظ
 ہیں اللہ تعالیٰ انکو نعم اخلف کرے اور توفیق مرضیات خود بجزمت پیران عظام عطا
 فرماوے آمین اور ہر دو فرزند دلینہ محمد حامد **علیخان صاحب بھادر** و **علیخان**
حال اور محمد ناصر علیخان عرف منجھو صاحب بھادر کو ملواری توفیق بانی کرے اور اہل بیت
صاحبزادہ محمد علیخان عرف چٹن صاحب بنیرہ نو فوجی سعید خان جو ام
 جسوقت میں نواب صاحب بھادر حال ذوقہ سو بیعت کی تھے بیعت او کو انھوں نے بھی کی
 تھی علوم نقلیہ و عقلیہ مولوی غلام اکبر خان مرحوم سو اور مولوی عبد الحق صاحب
 سے تحصیل کئے استعداد اچھی حاصل کی یعقوبہ اہل سنت و جماعت و باعقاد شایع طریقت

روایت ہے کہ حضرت صاحب بھادر نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد فقیر کو بہ نسبت اپنی سیر طریقت یعنی حضرت والد فقیر کو بجست راسخ تھے لہذا تعلیم و مراعات بہ نسبت فقیر راقم الحروف کو نہایت ملحوظ رکھتے تھے اور صاف کمال شل انتظام ریاست و عقل و فطانت وغیرہ میں فخر سلف پیشوا کی خلف تھے قبل از زمان وفات نو دس سال سخت امراض میں مبتلا رہے نظم و نسق ریاست میں فرق نہ تھا جمادی الاخری سنہ ۱۲۸۰ تیرہ سو چار ہجری میں رحلت کی مدفن اچھا پایا کہ ماہین قبہ حضرت حافظ جمال اللہ نقشبندی و فرار شریف عمی شاہ محمد عمر مجددی مدفون ہوئے غفر اللہ لہ نواب محمد مشتاق علیخان صاحب بھادر والی ریاست رام پور زاد اللہ عمرہ و اقبالہ او کو فرزند ارجمند سند نشین ریاست ہوئے صغیر سن سو مالوف حسن اخلاق ہیں زمانہ ولیمہ دی میں کہ فقیر راقم الحروف وارد رام پور ہوا اتہار و ابط محبت و اختصاص سے پیش آتے تھے بارہا فقیر خانہ آفریقہ کو سرور کرتے بیعت طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ میں دست فقیر کی ہوئے بعد سند نشینی ریاست ارتباط و مراعات بہ نسبت اس فقیر کو مثل سابق ملحوظ ہیں اللہ تعالیٰ انکو نعم اخلف کرے اور توفیق مرضیات خود بجزمت پیران عظام عطا فرماوے آمین اور ہر دو فرزند دلینہ محمد حامد علیخان صاحب بھادر و علیخان حال اور محمد ناصر علیخان عرف منجھو صاحب بھادر کو ملواری توفیق بانی کرے اور اہل بیت صاحبزادہ محمد علیخان عرف چٹن صاحب بنیرہ نو فوجی سعید خان جو ام جسوقت میں نواب صاحب بھادر حال ذوقہ سو بیعت کی تھے بیعت او کو انھوں نے بھی کی تھی علوم نقلیہ و عقلیہ مولوی غلام اکبر خان مرحوم سو اور مولوی عبد الحق صاحب سے تحصیل کئے استعداد اچھی حاصل کی یعقوبہ اہل سنت و جماعت و باعقاد شایع طریقت

مربوط ہیں اللہ تعالیٰ انکو توفیق اعمال حیر و استقامت راہ حق عطا فرماوی۔
 صاحبزادہ محمد صفدر علی خاں صاحب رامپوری سلمہ اللہ تعالیٰ
 نبیرہ نواب محمد یار خاں صاحب مرحوم خالص نیازندان حضرت والدین زمانہ درود حضرت
 برامپور سبب خصوصیت نواب صاحب مرحوم رام پور بصدق ارادت حضرت بیعت
 کی بسبب برکت بیعت انکو بجنسین بہ نماز و روزہ و حسن عقیدت پرانہ طریقت
 مستاز ہیں علی الخصوص بہ نسبت ایک پیرو مرشد حضرت والد قدس سرہ اس
 راقم فقیر سے بھی کمال محبت و اخلاص رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو مقاصد دلی کو
 کرے اور زیادہ تر توفیق اعمال صالحہ اور پیروی راہ ہدایت عطا فرماوی۔ آمین
 میر محمد خاں صاحب رسالہ دار خاص نیازمند راخ الاعتقاد ہیں ہنگام درود حضرت
 برامپور بوجہ کمال خصوصیت نواب کلب علی خاں مرحوم دست مبارک حضرت پر طرفہ
 نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی تا وقت قیام حضرت ملازم حلقہ توجہ وغیرہ اکثر دیگر شیفہ
 نظر عنایت خاص ہو کسب سبب منوی شیفہ و فرقیہ حضرت ہیں۔ راقم سے بھی
 کمال اتحاد و محبت قلبی رکھتے ہیں۔ رقیق القلب کثیر الاخلاق فن بندوق و پتہ کو استاد
 مسلم ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ خاتمہ احوال مختصر مؤلف کتاب اتم سطو خاکیا
 درویشان بلکہ بدنام کنندہ ایشان محمد مصوم کان اللہ لہ
 بظاہر آپکا ایک ہی فرزند باقی ہو لیکن درحقیقت سگ ستانہ فیض کاشانہ سو بھی کمتر و بزرگ
 اسر و سیارہ بکر دار شیت خصال بد احوال کو نسبت آپکو نبی بالکل بے محل و محض جیاہر
 کہ منسوب منسوب الیہ میں کچھ تو مناسبت جیاتی کہ نسبت محقق ہو بہاں ہر اسر منفقود ہو کوئی
 قول کوئی فعل کوئی عادت کوئی خصلت ایسی نہیں ہے کہ شایان صحت انتساب ہوگی انجاء
 جہاں تاب کجا بد از خنایر و کلاب جتنی اعمال ہیں رکوش خود کانی سوئے افعال فبیہ اعمال
 و اتباع نفس و شیطان کے تمام عمر میں کوئی کام حسنہ مجسم سرزد نہوا تمام جہان میں
 مجسمی عاصی تر کوئی فرد بشر نہوا کاتب یسا کثرت کتابت عصیان عاجز مدام کاتبین
 بسبب معدومیت حسنات بحال راحت آرام آدم زیر بار عصیان نسبت

انتم از پاؤ گز نه گیری دست و مغفرت دارم امید از لطف تو و زانکه خود فرموده لا تقنط
 همه با هواد بوس ساختنم و با صبح نپرداختنم بے گز نه گشت برین
 با حضور دل نه کردم طاعتی شرمندہ شوم اگر برسی علم ای اگر الا کرین بیامرزید

للموئف

نہوگا کوئی مجھ از شنت افعال	یہ کہ بدترین سبھی سو میرا اعمال
ہمیشہ رہتی ہے غفلت شکاری	یہ کھان مین ہون کھان پر میرا

اگر بتوسل شایع کرام و ابار و ابد و عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم امیدوار غفرار رحمہم
 جل جلالہ و ہم نوالہ و دستگیری رحمۃ للعالمین علیہ افضل صلوٰۃ المصلین و ازکی سلامہ
 المسلمین رہتا ہوں والا محمد سیاہ کار کا حال بجز خضارت و محرومی اور کہ نہیں ہے
 سکین حسن بیگویت اوقت عشاق تو خوش و گرسن ازینا خستہ و کارشیا
 کن مرا و المی و مولائی بتوسل و سائل غلی اس نا اہل کو بھی مانیت آبا کرام
 رویت جمال بے مثال و مشاہدہ آفتاب عزت و جلال و وصول کعبہ مال
 و اتباع سروریکانات علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل النحیات و توفیق اعمال
 مرضیات و افاضات نسبت حضرات تمنا قلبی و آرزوئے دلی سے
 فائز المرام فرماؤ و در شرف زیارت بیت اللہ العظم و روضہ مطہرہ رسول اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم سے مع اہل و عیال و اصحاب بجمال صحیح و سلامتی مشیت
 فرما و تاحیات و بعد المات ووری صوری بھی واقع ہوئے کہ نیم لایق درگا
 سلاطین - امید با امید پشاہان چہ عجب گزینوا زندگدارا گا ہی بہ نکاہی سے
 کہ خوشو دیارب کہ خوشرب و طحا کنم کہ بکہ منزل و کہ در مدینہ جاکنم للموئف

ایک نظر بین فکین احوالہ للعالمین ہے	مضطرب کردہ مرا آن چشم تو ابرو تو
ظاہراً دوست و کلویم بہتہ بخیریت	این چه باشد میکشد بر لختہ مار سب
جان عالم میرود از جیش نیش تمام	این چه طرفہ وصف دارد حلقہ گیسو

لمحرف

دل میرا اشتیاق نور ہوتا کی طیان	کب تک زمین ہند میں حضرت میرا
پھونچا تو گر شمیم مزار رسول	جان کونیا لطف نسیم سحر کرون
ہو جاؤ گری قبول تو ہے فخر و تہجان	جان کومین نذر حضرت خیر البشہ کرون
یار بھو اب مدام روی دلی حصول	ہر وقت سو گنبد اخضر کرون
حضرت رشید حق کو توسل ہو دعا	معصوم عرض حضرت خیر البشہ کرون

ہون معصوم کی سبب حصول
بحق امامین وز ہر اہتول

ولادت اس ذرۃ بمقدار کی دہم شعبان ۱۲۳۰ بارہ سو تریسٹھ ہجری دہلی میں
اندرون خانقاہ عالم پناہ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ واقع ہوئی
تاریخ ولادت منظر حسن ہو آنکھیں کھلیں تو اولیاء کالین اور علماء راہین کو دیکھا
مرتبہ خاص اپنا حضرت صنف یعنی جد امجد قدس سرہ کو پایا آپ ہی کو طفل طفت
میں تربیت پائی مستفید توجہات و ملحوظ شفقت و عنایات رہا بجمال الطاف فقیر
خود طلب فرما کر شرف بیعت اپنے دست مبارک پر امتیاز بخشا تربیت ظاہری و باطنی
کا نسبت اس غلام کو نہایت خیال فرمائی تھو بعض اوقات میں قرآن شریف
یاد کراتے تھو ہمیشہ سنتو تھو جب حفظ قرآن پختہ ہو فارغ ہوا تمام و کمال فقیر

سنا وقت ختم بہت دیر تک عاکی اپنی مسینہ معارف گنجینہ سولگیا یا خلعت یعنی جیبہ پہن کر
 اپنی دست شریف سے اس نا اہل کو پہنایا التزام صحبت حضرت والد کی وصیت کی توجہ حضرت
 شریف حسب وصیت آپ کے خدمت حضرت والد ماجد کس سرہ میں حاضر رہا استفادہ
 طاہری باطنی آپ کو کیا جو عنایات و الطاف اس ناچیز پر مبذول فرما کر لائقہ و لائقہ بن
 اپنی توجہات قویہ کو متہار مقامات نقشبندیہ مجددیہ کسب لک نصیسی واجمالی پہنچا یا لک اپنی
 حیات میں ۱۲ بارہ سو بیاسی ہجری مکہ معظمہ کو واسطو ادار حج کو تشریف لے گئے تھے کہ
 اوتھو اس نا اہل کی انیس سال کی تہی قایم مقام اپنا اور بزرگوں کا کیا اور جو حاصل کیا
 آپ کو حاصل کیا جو پڑھا آپ سے پڑھا بعض کتب فقہ و اصول علم اصغر شاہ محمد شمس
 و بعض کتب حدیث حضرت شاہ عبد الغنی سوڑہین سند حدیث سلسل بالا ولایت بھی
 آپ کی و نیز اجازت عیامہ از جانب عالم علامہ شیخ صدیق کمال کی و روایات جامع
 سلسلات و مرویات شیخ جویشا سلات علامہ ابن عقیلہ و ثبت شیخ عبد الرحمن
 تیزبری میں مسطور ہیں حاصل کی اکھ شد ثم اکھ شد تازمانہ تحریر رسالہ فی الفقیر کثیر
 فرزند و لکندہ ہیں فرزند اکبر ابو طاہر محمد سیف الدین بستم دی تجربہ ۱۲ بارہ سو
 اٹھانوہ ہجری بلکہ رام پور میں پیدا ہوا تاریخ ولادت محمد عبد الغنی سوڑہین دیگر تاریخ ولادت
 منظومہ مولوی حمید الدین خاں مرحوم و پلوی نبیرہ مولوی رشید الدین خاں مرحوم

قطعہ تاریخ

شیخ النوار احمد سعید	تجلی ز عرفان عبد الرشید	چراغ مجد و شیعہ عمر	چو آند خلوت بخلوت پیر
چنان ز بکرازیستی علم	کہ از قاف تا قاف بکسبت	بہرام دم کہ آن غم بکسبت	کل باغ محصوم گنجہ حمید

فی الحال ہفت سالہ ہے حفظ قرآن شریف میں مشغول ہے آثار حصول کمالات طاہری باطنی
 اوس میں موجود ہیں اللہ تعالیٰ محمد صالح مثل اجداد عظام وارث اتم او کا کرے آمین۔

فرزند دوم ابو شرف محمد عبد القادر چهارم و فقید سلسله شیریه سوایک چرخ
 بلده رام پورین ولادت یوفی تاریخ ولادت مطهر قیوم یوفی الحال سه ساله در
 شمارش و وراثت اجدادی اوس بن ظاہر بن آتش تعالی اوس کو مانند اسلاف کبار
 و قابل کرد آیین - فرزند سوم ابو الفیض محمد عبد الرحمن اشتهار دین تقیه
 سلسله شیریه سوچار هجری بلده رام پورین متولد یو تاریخ ولادت مطهر الحسین
 ایک ساله یو آتش تعالی اوس کو نعم متقی کردی ظاہر و باطن میں شل بزرگان خیار عالی
 نسبت فرما دی آیین - بعض اصحاب فقیر بھی اجازت و خلافت یافتہ نسبت مقامات
 اس خاندان عالیشان یو حسب استعداد گو نہ پرہ و بین - حافظ نسیم احمد صاحب
 مجددی میان دانش باقی صاحب مجددی ملا فقیر محمد کولابی ملا برات محمد خشتی
 میان عبد الرحیم مرحوم بلند شہری ملا یوسف بخاری مولوی محمد حسین چشتی
 ملا نذر محمد بخاری عبد القادر خان مرحوم رامپوری ملا عبد الرحیم کولابی ملا
 عبد اللہ پیشاوری ملا عبد الکرم مرحوم پیشاوری حافظ محمد جان رامپوری
 ملا اشرف نیری مولوی عبد اللہ صاحب لکھی پرچکی کہ عالم علوم مقبول و قبول
 بین عبد الرحمان رامپوری محمد بشیر خان رامپوری حاجی نیا محمد خان
 صاحب مراد آبادی صاحب استعداد بلند و حالات ارجمند ہیں سلمہ اللہ تعالی
 و خیرم بقرہ اللہ تعالی ان سب کو وسیلہ مشایخ کرام رضو اللہ تعالی عنہم مراتب
 قنار اتم و بقار اتم و مودہ ام حضور و اکامی و تصفیہ قلب و تزکیہ نفس و قلوب و تجلیات تہ و منہارت
 مقامات نقشبندیہ مجددیہ و مشرف فرما کر مصروف ہدایت و ارشاد خلق کرے آیین
 چوس خاتمہ اشعار نعمت نبوی منطوہ مصنف عفا اللہ عنہ و منہ ختمی ابلی
 غزل فارسی
 ایک از انوار حق جمیع مجال رویتو سجده گاہ اہل دل بانشد ختم جبروتو

حافظ حسین علی رامپوری حافظ صاحب اسرار کرامت و شادمانی طالع و خصلت و کرامت و شادمانی

محل چشم عاشقانیت یا سوال شد
مصحف رخسار حضرت مطلع انوار شد
ظاهر دست گلویم بسته زنجیریت
جان عالم میوه از جبینش تنگام
جان و دل را من فدای کف دستم
افضل خلق خدا بوشه ذات قدرا
یک نظر برین فکین ای رحمته للعالمین
بو تو مشک بودی عنبر کمر معصوم

زان سبب سایه نثار و قانع گنج نیو شد
منبع نور خدا باشد جمال ریو شد
این چه باشد میگذرد هر لحظه با اسو شد
این چه طرفه و نصف دارد حلقه گنج
گر نمای یک نظر آن گوشه ابرو شد
بهتر از کون و مکان باشد میرکیت
مضطرب کرده مرا آن چشم تو ابرو شد
مست کرده جگر و جانم یا بنی شبنم

قطعه

کھا اک روزینو آج معصوم
جواب اس مسئلہ کا دیو شافی
یہ کہ عشق کا چرچا ہو سب میں
یہ نہ کہس تا کتی ہو کہو ہر دم
یہ کہسکا دانع ہو لالہ کو دل میں
مہ و خور پیر تو ہیں کہسکی طلب میں
یہ شمع بزم کیوں جلتی ہو تا صبح
یہ کیوں ماہی کو بنیابی ہو جزم
رہا کرتا ہو گریان ابر تر کیوں
نہ سودا سب کے سر میں کیوں بکلا
یہ کہسکا عشق میرا تو ہر اک میں

فراست کا تمہاری امتحان
وہ کون ایسا ہو جو جان جہان
چمن میں کیوں نہ تھو بلبلان
گریبان گل کا کیوں شل کشان
ہمیشہ کہسکی سوسن مرخ خوان
بلا گردان یہ کہسکا آسمان
یہ کیوں پروانہ ہر شب جان فشان
یہ کیوں دریا ہمیشہ پر فشان
یہ آتش سنگ میں کیسی بخان
یہ کہسک حسن کا عاشق جہان
یہ کون ایسا حسین و مستان

کھا اوستو کہ وہ بین شاہ جوان
 بچہ سودا سب کے سرین ہوا نصیب کا
 وہی بین پیشوا کبر و عالم
 وہ بین برج عرب کے ماہ کال
 ہو بختہ عرش ہو مقداد نصیب کا
 شفیع روز محشر بین او نصیب کے
 محمد مصطفیٰ ہو نام او کا
 ہونٹہ کسا کرے تو لف او کی
 کرے معصوم کو بچاؤ کی تو

فدا او نہ ہر ساری روح و جان
 او بھین کیوا سٹے کوئی مکان پر
 ثنا او کی تو جان عاشقان پر
 منور او کی جلو سے جہان پر
 مکان او اس شاہ کار شک جنان پر
 کرم پر اعتماد عاصیان پر
 محب او کا خدا تو افسر جان پر
 کہ خود اللہ چمکا مدت جوان پر
 زبان نطق اسجا ہے زبان پر

غزل ہارو

بدتر ہو خار خوش ہو گراؤ ہارو
 چہرہ سواب نقاب شاہا ہارو
 ہر روز جان فدا میں کرو گناہی
 جلوہ ہزار رتھو بین پیش نظر دام
 ابرو ہار و گلشن گلزار سب ہیچ
 شاہ ریل کو روضہ اقدس پہنوشا
 معصوم کو مدینہ بین حضرت پلائی

عشق نبی کار رہتا ہو محلو حمارو
 بیتاب کر رہا ہو مجھو انتظارو
 آیا کرین الہی وہ بہر شہکارو
 احسان مجھ پہ کرتا ہو بھر انتظارو
 عشق نبی کی رشتی ہو دل میں ہارو
 آتا ہو میری دل میں بھی بار بارو
 رہتا ہو اب فراق ہو دل بھیرارو

غزل دیگر

پہنچا تو ہی مدینہ میں جھگڑا ہارو

خون جگر نکالو گناہیرا نصیب ہوش

او شاه دوسرا مجبور ابوبلائی
 محشر میں آپسوشہ والا نہوں جدا
 معدوم ہو جہاں سوتیرا نشان ہو کم
 آرام اب نہیں مجھ و ہجر رسول میں
 پہنچو نگاہ امید فضل خدا میں
 معصوم کو بلا کو وہ جلوہ دکھائیگا

دل میں سوا حضور کی باقی نہیں ہو
 رکھتا ہی میرا یہ دل اندوہ نہیں ہو
 کتبک رکھو گی مجھ کو بتا تو ہمیں ہو
 یارب پوری ہو نکلے وہیں ہو
 اب مدینہ کی مری دلو قرین ہو
 دل میں ہر شوق دید کی خلوت ہو

غزل دیگر

سہ سحر اگر شب روزا وہاں کتبک
 شوق دیدار میں حضرت کے تریا ہو نام
 کیوں نہیں جاتا اگر شوق ترا سچا
 مرض عشق و محبت ہی بنی کاہدم
 مطلع نور بجلی میں ہو صبح امید
 میں بھی شتاق نظارہ ہو خدا را
 ضبط کی تاب نہیں باقی ہمارے دل میں
 دل میں رہتا ہی شب روزا کتبک
 شہر شید و وہ جان عرض میرا

سہ سحر اگر شب روزا وہاں کتبک
 دیکھو صورت زیبا وہ دکھائی کتبک
 جوئی جوئی تو کر گیا یہ دعا کتبک
 ہو گی صحت بکھی مجھ کو وہاں کتبک
 شب فرقت کی یہ ظلمت ہے خفا میں
 آپ غیر و شو کر نیکی یہ وفا میں کتبک
 عزم ہجران نہیں اب تو چہا میں کتبک
 ایندو بار میں ہکو وہ بلا میں کتبک
 ہو گی معصوم یہ دور کی جہان میں

غزل دیگر

یارب بسو دوادو شرب سفر کرو
 اگر کچھ جو شوق میں گریہ کرو
 دل میرا اشتیاق مدینہ سے ہو طیار

خاک در رسول کو گھل ابھر کرو
 عالم کو آہ و نالہ سے زیر کر کرو
 کیونکر زمین ہند میں حضرت مسکرو

میر جی شکیب سیرا جسم غمضی
پہنچا کر شمیم فرار رسول کی
نہ نصیب او نہا کہ انتہ و چہرہ و کبریا
ہو جاو کر قبول تو ہو تجر و جہان
حضرت غم فراق تو ناہ تو انہیں
اپنی ہی در کا کھجو حضرت گدا کھجو
یار ب ہو اب مراد مر و دل کی حصول
حضرت شہید حق کہ تو دل سے دعا

دل میں خیال روئی منور کر گرون
جان کو نیاز نطف نسیم سو کر گرون
کبتک غم فراق میں شام و صبح کر گرون
جان کو میں نذر حضرت خیر البشر کر گرون
کیونکر بیان ناشدت در و جگر کر گرون
کبتک میں آہ و ناله یہاں در بدر کر گرون
ہر وقت سوئی گنبد اختر نظر کر گرون
معصوم عرض حضرت خیر البشر کر گرون

غزل دیگر

جبکہ اصل علی صدر لعلی یہی تو ہوں
جلو نہ نور خدا بد را کہ جی یہی تو ہوں
لقد العراج میں کھتو تھو سب سے پہل
اگر میں انبیا آپس میں سب گفتگو
حاصل ان عرش فو دیکھا جو او میں آپ کو
دستگیر یکساں چارہ ساز عاشقان
مقدار انبیا و پیشوا تو اولیا
مخصل سیلا دین ہو تا آؤ کجا پی فلو
بہر سکین کھتو معصوم کو شاہ سید

تاجدار بلقی شمس الضحیٰ یہی تو ہوں
دیکھو حضرت محمد مصطفیٰ یہی تو ہوں
جنکا طالب خدا وہ نہ تھا یہ تو ہوں
ہم میں عالم مرتبہ پیش خدا یہی تو ہوں
کھتو تھو سب صدر آؤ ان دنیا یہی تو ہوں
شافع کل عاصیان روز جزا یہی تو ہوں
بادشاہ و دوسرا خیر الورا یہی تو ہوں
کچھ بصیرت چاہو وہ نہ تھا یہی تو ہوں
جنکا خواہان دل ترا وہ دلربا یہی تو ہوں

غزل دیگر

سند آنخونی لب فرشن بچانی ہوتی

سہری محفل میں جو حضرت کی رسائی تھی

جان شاد و زمین فدا جان مین کرد
 چل مدینه کو بلایا بر تخته حضرت
 زنده بود جانا اچھی کشته فرقیت حضرت
 غش پر غش آدی تین فرقیت بر جان
 روضه حضرت محبوبه ای سیل
 ہو تا سر سبز اچھی مرا نخل اسیر
 آستانه جوئی کا چھ ملتا ایکسار
 میفت ایدم کی دولت نو سیمتا ناخیز
 چشم یعقوب کی بیانی بخانی هرگز
 یچا لیر بیاتہ رشید و جہان

آپ کو حضور سے زیارت تو کہہ لائی ہوئی
 یہ سداۃ شش فرشتوں کی سنائی ہوئی
 نسب سے ہر سر تو ایک بات سنائی ہوئی
 ہو تو کف او کی عدا کا شش گہرائی ہوئی
 یہ غزل کا شریعہ اچھین سنائی ہوئی
 دو دو سبزی گیند نظر آئی ہوئی
 شش مہتاب سب سے اپنی دکھائی ہوئی
 جس کو حاصل در حضرت کی گدائی ہوئی
 خال پا اچھی آنکھوں میں لگائی ہوئی
 کا شریعہ محض وہ یہ اسیر لائی ہوئی

میں نے سنی ہوئی

رشید جہان عرض فرمایا
 امام شریعت نے فرمایا
 محمد محمد ہو و روزانہ
 سبطا و فرقیت کہتے
 شبے روز رہتا ہوا مضطرب
 نہیں او کو رحمت شہید
 ہوا کام جبر ان کو اسکا
 جو اتنا ہو اسکو خیال
 وہ حاضر مواجہ بنی
 وہ چو کہتے کہ کہتے
 شش و روز رہتا ہوا
 ہو او کی اچھی ہوئی

حضور سے اچھی خبر لائی
 غریب و حامی ہو چکا
 وظیفہ ہوا اسکا بھی
 شہا حال خستہ کی
 تر پتا ہو فرقیت شاہ
 خدا کو لیا اسکی کرم
 ہر رحمت ہمارے پر خضر
 تو ہو تاج صند او کی
 بصد شہید رہنا صلوات
 وہ کہتا کہ مجھے بھی
 لطف لطف کی اسکی
 رہا تو فغان فغان

کہ اسو خیر عالم شفیق الود
 مری عرض سے کہتے ہو
 سیر و حضرت محض
 وہ ہوا ایک جان و وفادار
 گزرتی ہوا کی بصد اضطراب
 گدا ہر تہا رہا غلام
 شریک اسپہ رحمت کی لطف
 حضور میں وہ اپنی جو کرتا
 وہ قبر قدس کو پہناتا
 وہ لطف عالی جو ہو تیرا
 وہ لطف عالی کو سبب کر
 نہ چاہیں اسکو نہیں جو تیرا

حبیب الہی شہد و سرا
 کہ ہوا ایک عاشق تہا لول
 جدائی ہو جید و معنوم
 کرم او سچے رسول خدا
 جدائی کا رہتا ہوا ہر دم
 علیک الصلوۃ علیک السلام
 تو ہو جا حاضر ہی انکس
 وہ رہتا میں دل و شہاد
 فدا جان کرنا وہ لول نہا
 کر او کی کیا اب شہاد
 رہتا ہوا ہر دم وہ خستہ
 وہ کہتا ہوا ہر دم شہید

عرفانست و هر سطرش ابرو و جمیله ایقان بر دانه اش مهر درخشان رنهایست و
 میر نقشه اش اختر تابان پارسائی هر الفشرا نگشتت شهادت تحقیق است و هر شش حرفش
 کند گرون تدقیق لغزش رستان ارباب قال است و هر معیشتر جان پسند صاحبان حال
 بین اسطوشل نهار کوثرش نکان کمال است و آره شوشن رهروان منزل وصال
 سفیدی او روشنائی چشم سحر خیز و شعاران است و سیاهی او سیه بصیرت شبانه داران
 افتخارش فتح باب شارات است و است و اخلاصش ختم امارات و ولایت تصنیف لطیف
 عالم و عامل و معلم علوم شریعت و طریقت سالک و یار و مسالک معرفت و حقیقت قدوه
 ششایخ زمان زبده فضلاء دوران خلف اصفیا و ارث اولیا موصوف عرفان محمد علی

سنبج صدق و صفای شاه محمد معصوم	سنبهل حلم و حیا شاه محمد معصوم
احمدی فقر ز میراث اکابر دارد	یادگار کبریا شاه محمد معصوم
یاد حق مدح نبی شغل هدایت دارد	روز و شب صبح و بسان شاه محمد معصوم
صورتا خادم موش بود و در معنی	خادم خیر و رایشاد محمد معصوم
از عرب سایه الطاف عظیم رحمان	آمده بر سر پادشاه محمد معصوم
از تقاضای کمال شرف ذات آمد	قدردان شد پادشاه محمد معصوم
بود در همت ز دست جهل فقر خراب	قصر او کرده بنیاد شاه محمد معصوم
جذره جبهه پیداشت سعید دوران	جانشین سعدا شاه محمد معصوم
با جنابش اوزنگ تدلی دارد	جان و دل وقف و لاشاه محمد معصوم
فقر را کرده غنی از فقرای هندی	بخشدش برگ و نو شاه محمد معصوم
جملگی فضل و کمال آمده موردی او	جانشین کمال شاه محمد معصوم

حافظ و عالم و صوفی و حقایق نگاہ	مقدار علمات شاہ محمد معصوم
صاحب جود و سخا منظر انعام و عطا	چارہ ساز غیاث شاہ محمد معصوم
جود ناز و بخش خلق بطبعش ناز	حق نشان کردہ ادا شاہ محمد معصوم
پیست دارد تو اضع سر عالی رتب	سرفراز دوسد شاہ محمد معصوم
محتش بین کہ بہ نیر و فروغ باز	ماہ ساز در سخا شاہ محمد معصوم
حل کند نگتہ ویرینہ اہل عرفان	ترجمان قدما شاہ محمد معصوم
ببری قوت اگر ضعف بیاری پیش	دستگیر صفات شاہ محمد معصوم
ذات او بہت پئے علم و تصوف مجا	نامن شرع و ہدایت شاہ محمد معصوم
آمدہ بدر نطلمت کہ ہر ہندستان	سو کھنڈ شاہ محمد معصوم
صورت ثانی و بینم کہ بعضی دارد	در بقا عین فنا شاہ محمد معصوم
ای تمننا بہ تکلف نہ شود کہ بود	لائق مدح و ثناء شاہ محمد معصوم

تقریظ و اپیزیر نو خال بوستان شاعری غنچہ نو خیز سنخوری عزیز
 از جان حافظ احمد علیجا احسان بخش بشوق رامپوری سلمہ الملک العلی
 حمد اوس نخلینہ ان گلستان دوعالم کو سزاوار ہے جسے صرف ایک
 حرف حکم کن میں بسا تین کو خیابانجائی مقصود ارستہ و گلہاؤ مراد سو پیرا
 کیا چمنستان حقایق مخلوقات کو مذاق معرفت اور شتیاق کیفیات صلت
 دیکر محمور بادہ بھار حقایق مودت اور سحر شار رونق ریاض محبت فرما کر
 میرا دہن ذوق خمیر خلقت کر کے اوسکے مذاق میں شغل خاص اوپر
 لئے پیدا کر دیا۔ تفت کے پیش بھاموتی اوسر حسان جہانیا

اور مطلوب روحانیان کو روضہ مطہرہ و منورہ پر چھاور کے قابل ہیں جسکی بنا
 حکام میں ہر ذمی پرورش دولت جاوید کے پہلو بچھے چمنستان کی خوشاچھینی کا
 آرزو مند ہر نور آفتاب جہان تاب رسالت سبب قرب شام قیامت کیا دکھاتا ہے
 شام کے قریب اوسکی نوائی اور چمکیلی شعاعوں کا جہل لانا سا فران باد یہ غریب
 کالی کالی شام صیبت کی آئیوالی بلا سے ڈراتا ہر سطح مشرق سوتا رکی کا دم بدم
 بڑھتا شب تاریک کی بلا خیر سوچیں اوٹھنے کی وحشت انگیز جنب رسنا تا ہے ایسے
 پر مہول وقت میں کسی گم گشتہ بیابان بلا کے دل سے پوچھنا چاہو کہ سنسن
 جنگل میں ہوا کے پر زور جہون کے گنج ان جہاڑیوں میں ٹکرا کر کسی مہینٹ ناک
 آوازین پیدا کرتی ہیں۔ اور کسی عجزہ شکستہ خاطر بے یار و مددگار کو نازک
 دل پر اون سخت اور بہیمانک آوازوں سے کیسا صدمہ پہنچتا ہے آفتاب
 رسالت کے پرانوار شعاعوں سے ایک مدت ہوئی کہ اسلامی دنیا کے مسافر و
 انکھیں محروم ہیں البتہ اون پر نور شعاعوں سے جو درجہ روشن ہو چکے تھے وہ کبھی کبھی
 جگنو کی طرح ضرورتاً انکھوں کا نور بڑھانے میں کمی نہیں کرتے لیکن افسوس افسوس
 جہالت کی تاریکی نے چار دانگ عالم کے سطح میں اپنا ایسا سکہ بھلا لیا کہ اسے
 روشنی بھی روز بروز کم ہوتی جاتی ہو جسکے باعث سو مذہبی گاشٹو نمین جو عارضی غبار
 پیدا ہو گئے وہ بھی گل سرسبد تنو کا دعویٰ کرنے لگو اور پرانوار انکھیں اون
 کاٹون کے چتے میں ایسی ہی مصروف ہیں جیسے کبھی اصل پہلو یوں۔ کیے خیر میں
 مشغول تھیں اہل اسلام کی دستگیری اور بھاری کا شاید ایشو سے بہتر کوئی موقع نہیں
 ہوا کہ تشنہ لب اسلامی صورتیں پانی کی خواہش میں سیراب ہو دوں

ربی بن احمد اللہ والنتہ کہ قدوة السالکین زبدة العارفين نو نہال گلشن شریعت نو باوہ
 چمستان طریقت عالیجنا فضیلت آب ہوا ناساہ محمد محصوم صاحب نقشبندی مجددی
 ادام اللہ تعالیٰ علیہ علی رؤس الطالبین نے اس مذہبی جہاز کو خیال باطل اور قصور
 عاقل کے گرد آب گنج بچانیکلی پوری پوری کوشش فرمائی اور صحیفہ مبارک سعید الدین
 فی مولد سید الانس و النجان تالیف لطیف تاج العلماء الراحمین وزبدة
 الاولیاء العارفين قطبجہان غوث زمان جناب حضرت شاہ احمد سعد دہلوی
 نقشبندی مجددی نور اللہ مرقدہ کو مشہر فرمایا عاشقان صادق رسول الشفیع
 صلی اللہ علیہ وسلم آلہ واصحابہ رب المشرقین والمغربین کو مشہر فرمایا ان راہ
 اسلامی کو دیو کا دینے کا کوئی موقع نہیں رہا اور اہل اسلام نے اس راہ غیر مستقیم
 نجات پائی جسکا باعث وہ میلاد خوان جابل تھو جنہوں نے اپنی رونق بازار کو واسطی
 روایات ضعیفہ یا موضوعہ کو شامل ذکر خیر میلاد کر کے اپنی اوسا سعین کے لیے ذکر
 میں عمارت کی نیو ڈالی تھی انہیں وجوہ سے اسلام کو اتفاقی اصول میں مخالفوں
 اختلافی درخت جڑیں پکڑتے گئے۔ سبحان اللہ کس تحقیق و تدقیق سے روایات
 صحیحہ کے درشا ہوا رساک تحریر میں پروئے ہیں جنکو دیکھنے سے آنکھیں علیحدہ خد
 نور پر چمکی پرتی ہیں اور دل الگ محمول ذات ظہور تاثیرات روحانی ہیں بخالفہ
 ذکر میلاد شریف کی جہالت کچھ بے ہو کوئی صفائی کو جس نے ایک رسالہ
 تالیف فرما کر شامل کیا ہے جسکا نام حسن الکلام فی اثبات المولد والقیام
 ہے۔ کیا انہیں وہ کور چشم جو باوجود دعویٰ اتباع سنت نبوی اس ذکر خیر سے
 مانع ہیں آمین۔ دیکھیں۔ اور ان کے قول و افعال سے پشیمان ہوں۔ کہ آہ کراہوں

بوجہ نقصان محبت حضرت محبوب حمان سردار دو جہان کہ موجب نقص ایمان ہے
 کس دلیری اور کج روی سے نا فہم مسلمانوں کو مراتب عالی پر فائز ہونے سے روکا
 اور کیا کچھ اپنی طغیان و عقائد کے فیصلوں پر افتخار ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ یہ جو ہر
 بے بہا معدن فیض سے دیر کو نکلے ورنہ مخالفین کو اس قدر بھی جرأت نہ ہوتی۔ آخر
 میں وہ نادار تحفہ حضرت کی تالیف یکدشال چو سکانام ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین
 ہے۔ یہ انمول ہیرہین جسکو دیکھنے کو لئے مسلمانوں کی آنکھیں ہمیشہ منتظر رہتی ہیں
 اہل اسلام کی قدیمی تاریخ دانی کا شعبہ جسکو تذکرہ یا ترجمہ کہا جاتا ہے انہیں صفحہ گزشتہ
 بہترین اذکار میں سہولتیں ہی ذکر ہیں اول خدا کا ذکر پہر اسکو رسول مقبول
 صلی اللہ علیہ وسلم کا اسکو بعد اون لوگوں کو اذکار شریف جو اپنی کلی و جزی
 خواہش کو محبت خدا تعالیٰ و عشق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا
 کر چکے اور مروج احکام شریعت و معارف حقیقت ہوئے۔ اس نسخہ مستبرکہ میں
 یہ تینوں معاجین مختلف الہیۃ و متفق الخاصیۃ ایک ہی جگہ جمع ہیں۔ اے اللہ تو
 سب مسلمانوں کو توفیق عطا کر کہ انکی بے نور آنکھیں مرتے وقت تک اس مجموعہ
 مستبرکہ کی سیر سے کسب نور کرتی رہیں اور ہر فرد بشر دل کی طرح اپنی پہلو میں
 اسکو جگہ دے۔ آمین۔

قطعہ تاریخ ریختہ قلم جو اہر رقم صدر علم و حیا منظر علم و ذکا جامع لا
 سحر البیانی و قاف و قایق سخندان و استاد بطریق جناب شیخ المیر صاحب تہذیب و تعلیم

فرزند رشید شاہ حق امین کا
 صاحب و مدبر ہوزبان کو تحسین کا

معصوم صفت شاہ محمد معصوم
 صاحب کونین

<p>لکھن میں چھپوائیں وہ کتابیں آؤ رنگین ہیں مضامین ہدایات کے تاریخ کی مجھ سے جب تھی فریاد حیرت یہ ہوئی کہ میں اور اسکی تاؤ خجالت ہوئی بے بضاعتی سربہ آخر کہا دل نے کہ تمہیں یہ فرض تب مینو کہا مصرع تاریخ کھیر</p>	<p>ہر جن سے فروغ دیدہ حق بین کا ہر صفحہ پر رشک داس گلچین کا کیا حال کیوں اپنے دل انگیز سما یہ لفظ ہی حسین آئے تلمیق کا تقدیر کو پھلے دیر تک میں چہرے کا عصفور کو پاس چاہے شاہین کا مجموعہ تبرکات اہل دین کا</p>
--	---

نتیجہ تاریخ منظومہ شاعر عذب البیان ماہر فنون زبان
 سالک مسلک سقیم شمس امیر اللہ صاحب تخلص تسلیم سلمہ الکیم

<p>فخر جہان والا کھرنیکو صفت قدسیہ راہ خدا کے پیشوا پرو جان کرہنا سلطان اقلیم بیان شیرین سخن شیرین لکھا رسالہ اک نیا ترتیب مجسمہ غنیہ اول میں تعریف نبی سیلا حضرت کی خوشی دوم رسالہ میں لکھا حال کیا لاکہ کیا کیا سوم میں بنیام اثبات سیلا دویم</p>	<p>سرشتہ علم و ہنر دریا سے اسرار قدم شمع شبستان ہدی نورہ فیض اتم اسرار دان حضرت میان معصوم ہر حکم حالات و ذکر اصفا فرماؤ خوبی سو رقم تصنیف فخر ہر ولی احمد سعید ذی حشم اسلاف کی مع و ثنا یعنی اب وجد کو شیم آموغیب خاص عام تعلیم حضرت مجوز کم</p>
---	---

چپ کر یہ مجموعہ ہوا مشہور حیدم جا بجا
 کہو لگی طبع رسالہ لازم ہو گئی کرنا رقم

برای لاکون صفحہ کی ایک محسوس پیرمین شینا توئی	آئینہ کو بنی حیرت اسکا اعجاز کی کراست	اسکا صانع خود بخلاق ای تمنا یہ دولت نایاب	اسکی رحمت اوسکی رحمت شاہ معصوم کی عنایت
مثنوی ملح کو مبارک نختہ قلم عبرت رقم جناب لوی محمد حسین صاحب جلیس برکتنا السلا			
مرحبا آموخو حکیم مصطفیٰ	مرحبا آسناخ نخل مطفا	مرحبا آموخو حکیم جان بزم	مرحبا آموخو شاہ درین
مرحبا آموخو بدر صدیقا	مرحبا آموخو کشتی صفا	مرحبا آموخو فخر الانبا	مرحبا آیت خیر الورا
مرحبا آموخو باد کو سبل	مرحبا آیت مقصود	مرحبا آیت جانان	مرحبا آیت ایمان
مرحبا آیت نور احمد	مرحبا آیت لطیف صمد	مرحبا آیت راز نیا	مرحبا آیت رفیع نیکان
مرحبا آیت مرجع روحان	مرحبا آیت مقصود ان	مرحبا آیت سادات دین	مرحبا آیت رحمت روحان
مرحبا آیت غنیض کرم	مرحبا آیت فخر و زحیم	مرحبا آیت سر و ستار	مرحبا آیت خستہ جان و بی
مرحبا آیت کلین کبریا	مرحبا آیت فخر و زحیم	مرحبا آیت سنیان استبداد	مرحبا آیت زباز و یقین
مرحبا آیت رحمت کے قلم	مرحبا آیت فخر و زحیم	مرحبا آیت شمع بزم معرفت	مرحبا آیت چشمہ سار رحمت
مرحبا آیت قدس حال	مرحبا آیت شان و تلال	مرحبا آیت راه جان معرفت	مرحبا آیت آسمان معرفت
مرحبا آیت کسانا مرحبا	مرحبا آیت کسانا مرحبا	مرحبا آیت گلی تلی مرحبا	مرحبا آیت گلی تلی مرحبا
رونق افزایم کے بہان	یہ زمین غیر پست و پیمان	جس سے حاصل تیرہاری دید	جان ایمان چشم و دلی عید
جان شہار دید سے بشاد	خانہ ایمان بہت آباد	یہ جو زمین تیرہاری دید	بہو لیوت خیرین انکھویان
جسکے ہی اذن شفا عام	انکا بھی مقصود اچھے کام	پیش حق کی شفاعت	اس تمنا کی خبر بھی لیجیو
جب اللہ تعالیٰ دین شفیق	کبھی میرے سفارش ارفع	خدا صلوٰۃ و سلام کا	بر تو و مولای تو ای سر فرزند

۱۔ محمد و اللہ کہ کتاب تطایف کرا سعید بن فی سیرۃ الوالد بن تصنیف شفیہ سیاح
بیدار شریعت سیاح بحر طاقیت قدوة الیکین زبدۃ العارفین عالیجناب فضیلت ما جناب
حضرت شاہ محمد معصوم صاحب نقشبندی مجددی دامت اللہ تعالیٰ ظہرہم تبارخ یا زرم
ماہ مبارک شعبان شمس ہجری بقلم نادو رقم منشی محمد علیخان عرف دولہ خان تلمیذ
بنامہ لانا الہی بخش صاحب مرجان رسم رامپوری۔ در مطبع مطہر النور تامل مسجد حرم
بحلہ طبع آریستہ ویراستہ گردید۔ ۱۔ ۱۔ اللہ سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ اس تحفہ ناز
رید کر صفائی قلب حاصل فرمائیں۔ گوئی صاحب بدون اجازت اس فقیر کو قصد طبع مکرر